ماہنامہ جہد حق

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

HRCP

Monthly JEHD-E-HAQ - May 2016 - Registered No. CPL-13

جلد نمبر 23...... شمارہ نمبر 5 ......مئی2016..... قیمت 5روپے

انسانی حقوق کے عالمی دن

مئی

3 مئی	آزادی صحافت کا عالمی دن
8-9 مئی	دوسری جنگ عظیم میں جاں بحق ہونے والے افراد کو یاد کرنے اور ان سے یکجہتی کا دن
10-11 مئی	نقل مکانی کرنے والے پرندوں کا عالمی دن (یو این ای پی)
13 مئی	''ویساک''، پورے چاند کا عالمی دن
15 مئی	کنبوں کا عالمی دن
17 مئی	ٹیلی مواصلات اور معلوماتی اداروں کا عالمی دن (آئی ٹی یو)
21 مئی	بحث مباحث اور ترقی کے لیے ثقافتی تنوع کا عالمی دن
22 مئی	حیاتیاتی تنوع کا عالمی دن
23 مئی	زچگی کے دوران پیدا ہونے والے گھاؤ کے خاتمے کا عالمی دن
29 مئی	اقوام متحدہ کے امن فوجی دستوں کا عالمی دن
31 مئی	تمباکو نوشی کی ممانعت کا عالمی دن

17 اپریل 2016، حیدرآباد: ایچ آر سی پی نے کسانوں کے عالمی دن پر گروی مزدوری کے خلاف ریلی کا اہتمام کیا

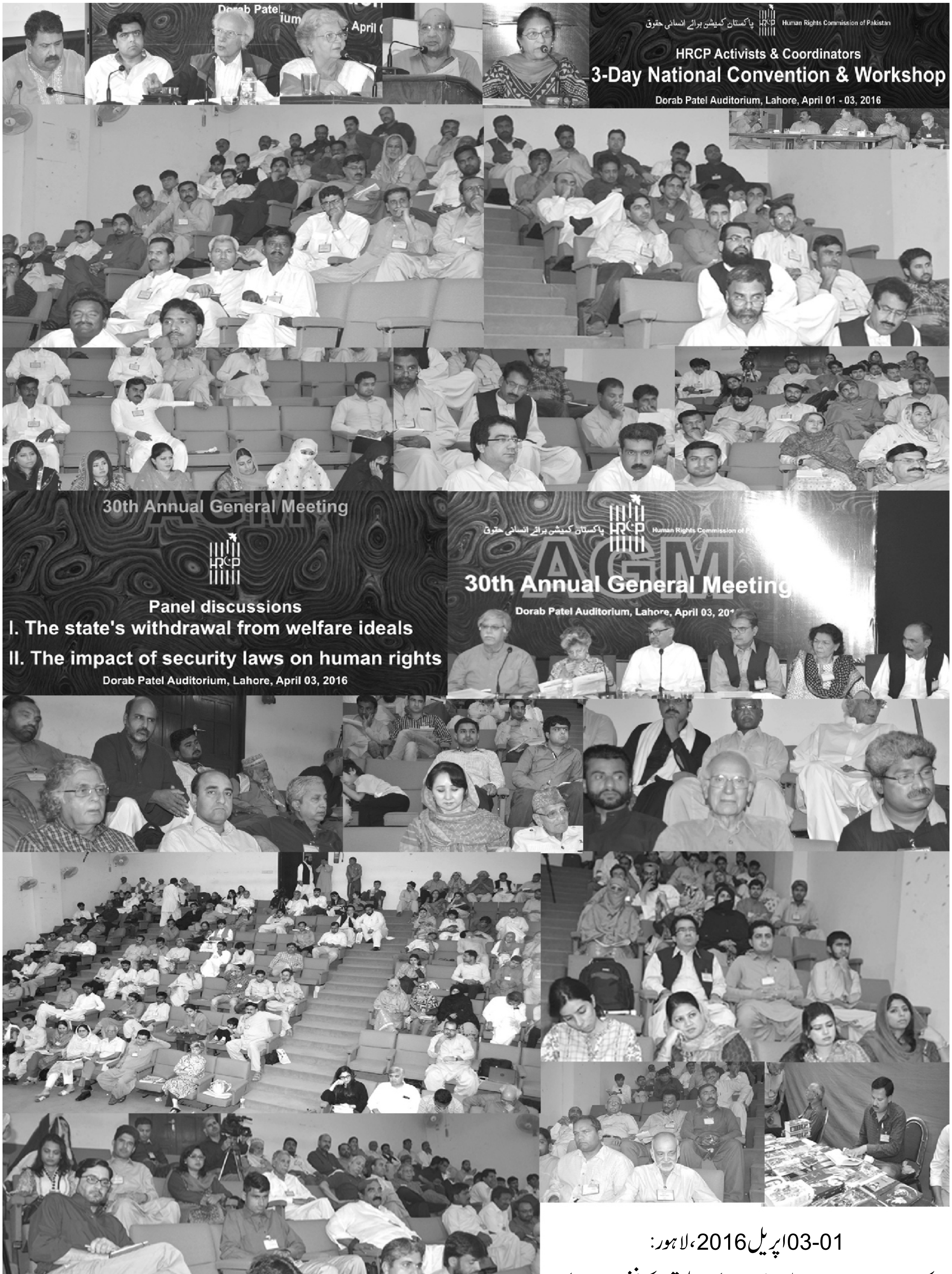

03-01 اپریل 2016، لاہور:

ایچ آر سی پی نے اپنے فعال کارکنان کے لیے قومی کنونشن کا انعقاد کیا

حسابات کا گوشوارہ

31 دسمبر 2015 کو کمیشن کی مالی حیثیت کے خلاصے کا متن درج ذیل ہے

وصولیوں اور اخراجات کا گوشوارہ:	2014	2015
وصولیاں	**000,روپے**	**000,روپے**
عطیات/چندے	122,419	133,079
دیگر وصولیاں	4,263	3,607
میزان	**126,682**	**136,686**

اخراجات	000,روپے	000,روپے
سرگرمیوں کے اخراجات	110,709	129,532
انتظامی اخراجات	10,923	6,832
سٹاف گریجویٹی اخراجات	-	15,727
دیگر آپریٹنگ اخراجات	497	309
مالی اخراجات	143	60

بیلنس شیٹ

	2014	2015
فنڈز	**000,روپے**	**000,روپے**
عمومی اثاثہ جات	38,280	38,279
خسارہ مستقبل کی سرگرمیوں کے لیے دستیاب	15,590	(184)
میزان	**53,870**	**38,095**
مشتمل		
مستقل اثاثے	18,183	17,470
سرمایہ کاری، بنکوں میں جمع رقوم اور کل رواں اثاثے	38,687	31,687
ادائیگی گریجویٹی	(2,354)	(11,186)
میزان	**53,870**	**38,095**

(نوٹ: اپریل 2016ء کے شمارہ میں ایچ آر سی پی کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ کے ساتھ یہ گوشوارہ شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس لیے شامل اشاعت ہے۔ ادارہ)

فہرست

ایچ آر سی پی کی جاری کردہ پریس ریلیزیں 5

پنچائیت کے حکم پر محنت کش خاتون کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا 8

انصاف کے منتظر بچے 9

اور پھر وہ نغمہ سرا ہو گئے 11

رجعت پسندی کا چیلنج 15

جڑواں ریاستوں کی کتھا 17

کاری، کارو کہہ کر مار ڈالا 18

جنسی تشدد کے واقعات 18

عورتیں 23

اقلیتیں 24

انکوائری کمیشن برائے جبری گمشدہ افراد نے جن کا سراغ لگایا اور جن افراد کا سراغ نہیں لگایا گیا 25

تعلیم 30

ایچ آر سی پی کے فعال کارکنان کا قومی کنونشن/سالانہ تربیتی اجلاس 31

انتہاپسندی کی روک تھام اور رواداری کے فروغ کے لیے منعقد تربیتی ورکشاپس کی رپورٹس 35

خودکشی کے واقعات 40

جہد حق پڑھنے والوں کے خطوط 52

موجودہ جنگی رجحان جمہوری نظام اور حقوق کے لئے نقصان دہ ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقو (ایچ آر سی پی) نے کہا ہے کہ سویلین کنٹرول میں آنے والے تمام اداروں کی ملٹرائزیشن جمہوری نظام کو تباہ کر رہی ہے اور یہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں بری طرح متاثر رہی ہے۔ ایچ آر سی پی کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان آزادیوں کو سکیورٹی کے نام پر محدود کیا جا رہا ہے۔

اتوار کو ایچ آر سی پی کی ایگزیکٹیو کونسل اور سالانہ عام اجلاس کے اختتام پر جاری ہونے والے ایک بیان میں کمیشن نے کہا: ''ایچ آر سی پی کو سویلین اداروں اور محکموں کی موجودہ ملٹرائزیشن پر سخت تشویش ہے جس سے جمہوری نظام کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کا افراد اور گروہوں پر بھی نا قابل تردید منفی اثر پڑ رہا ہے۔ ایچ آر سی پی ایک مرتبہ پھر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ فوجی کارروائیوں کی سویلین نگرانی کو بغیر کسی استثنا کے یقینی بنایا جائے اور لوگوں کو اس حوالے سے ہونے والی پیش رفت سے آگاہ کیا جائے۔

''اظہار رائے، میڈیا، احتجاج، تحریک اور اجتماع کی آزادی کی 'نیشنل سکیورٹی' اور ''قومی مفاد' کے نام پر نہ صرف خلاف ورزی کی جا رہی ہے بلکہ انہیں محدود بھی کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ حکومت کے ترقیاتی منصوبوں پر حقیقی خدشات کے اظہار کو بھی 'قومی مفاد' کے خلاف قرار دیا جا رہا ہے۔

''خاص طور پر چین پاک اقتصادی راہداری (سی پیک) حکومت کی نظر میں اتنا مقدس ہے کہ اس کی تفصیلات کے بارے میں کسی معلومات کا تقاضہ کرنا یا اس کے نفاذ کے بارے میں تحفظات کا اظہار کرنا بھی وطن پرستی کے خلاف سمجھا جا رہا ہے۔ چھوٹے صوبوں اور گلگت بلتستان نے ملک کی مختلف وفاقی اکائیوں میں سی پیک کے اثرات اور اس کے امتیازی اطلاق کے حوالے سے متعدد تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ ایچ آر سی پی سی پیک منصوبے کے ماحولیاتی اثرات کے فوری اور مکمل جائزے کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ اس منصوبے کے بے دخل ہونے والے افراد پر اثرات اور مقامی لوگوں کو اس حاصل ہونے والے فوائد کا بھی اندازہ لگایا جائے۔

''بلوچستان میں گوادر بندرگاہ کی تعمیر کی وجہ سے ہزاروں ماہی گیر روزگار اور رہائش سے محروم ہو گئے ہیں۔ جب مقامی آبادی گوادر میں ترقیاتی پالیسی سے متعلق اپنے تحفظات کا اظہار کرتی ہے تو اسے دھمکایا جاتا ہے۔

وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا) میں اطلاعات کے مطابق سکیورٹی فورسز نے سزا سے استثنا کے ساتھ لوگوں کی املاک پر قبضہ کر لیا ہے۔ کچھ دیہات میں طاقت کے حد سے زیادہ استعمال کی دلخراش اطلاعات موصول ہوئی ہیں جہاں کوئی بھی گھر سلامت نہیں رہا اور مقامی آبادی کو اس حملے سے بچنے کے لئے محفوظ مقامات پر پناہ لینا پڑی۔

یہ بات انتہائی اہم ہے کہ سکیورٹی فورسز کو کھلی چھوٹ نہ دی جائے اور حدود سے تجاوز کی روک تھام اور احتساب کو یقینی بنانے کے لئے ان کے آپریشنز کی سخت نگرانی کی جائے۔ حراست میں موت، نام نہاد پولیس مقابلوں اور سکیورٹی فورسز کے ہاتھوں ہونے والی ہلاکتوں کے تمام واقعات کی نگران کمیٹیوں کے ذریعے تحقیقات کرائی جائیں۔ یہ کمیٹیاں سول سوسائٹی کے اداروں کے نمائندوں پر مشتمل ہونی چاہئیں۔

دسمبر 2014ء میں آرمی پبلک اسکول پر حملے کے بعد انسداد دہشت گردی کے لئے بنائی گئی حکمت عملی پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ نیکٹا کو فعال بنانے اور پولیس، عدلیہ اور مدارس میں اصلاحات لانے کے لئے کوئی پیش رفت نہیں کی گئی۔ اب تک نصاب پر کسی قسم کی معنی خیز نظر ثانی نہیں کی گئی۔ نفرت انگیز تقریر پر محض چند افراد کے خلاف کارروائی کی گئی۔

''عدالتی فورمز کو ایذا رسانی کے تمام الزامات کی تحقیقات کرنی چاہئیں اور جب قیدیوں کو ججوں کے سامنے پیش کیا جائے تو انہیں ان کا معائنہ کرنا چاہئے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سکیورٹی فورسز نے انہیں تشدد کا نشانہ نہیں بنایا۔

''ایچ آر سی پی کو اقلیتوں اور خواتین کے لئے مخصوص نشستوں پر انتخابات کے انعقاد کے طریقہ کار شدید تحفظات ہیں۔ نمائندگی کی موجودہ سکیم منتخب افراد اور ان رائے دہندگان کے ساتھ ناانصافی ہے جن کی وہ اصولی طور پر نمائندگی کرتے ہیں۔ اراکین پارلیمنٹ کو قانون میں ترمیم کرکے ایک مخصوص نشستوں کے لئے ایک ایسا فارمولا تشکیل دینا چاہئے جو کردار کے اعتبار سے نمائندہ ہو اور جو سیاسی جماعتوں کی بجائے رائے دہندہ کی پسند پر مبنی ہو۔

''ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ فاٹا میں رہنے والے لوگوں کے ساتھ امتیاز کا بلاتاخیر خاتمہ کیا جائے۔ اعلیٰ عدالتوں کا دائرہ اختیار فاٹا تک وسیع کیا جائے اور اس کے شہریوں کو اپنے حقوق کا تحفظ کرنے کے قابل بنایا جائے۔

''ایچ آر سی پی نیوز میڈیا پر بڑھتی ہوئی اعلانیہ اور خفیہ پابندیوں کی مذمت کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ میڈیا کے ادارے اور صحافی اپنے پیشہ ورانہ وقار اور آزادی کا تحفظ کریں گے اور میڈیا کے خلاف سازباز کرنے کی تمام کوششوں کی مزاحمت کریں گے۔

''متشدد رجعت پسند عناصر کو طلباء یونینز کے نام پر تعلیمی اداروں میں بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے اور وہاں انہیں اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے جبکہ دوسروں کو اجتماع کی آزادی نہیں دی گئی۔ طلباء یونین بحال کی جائیں اور تعلیمی اداروں میں تشدد کا خاتمہ کیا جائے۔

''سول سوسائٹی کی تنظیموں کو بدنام کرنے اور حکام کی جانب سے اصلاحی اقدامات نہ کئے جانے کی وجہ سے انسانی حقوق کے محافظین کے لئے کام کا ماحول انتہائی غیر محفوظ ہو چکا ہے۔ پاکستان میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں حکام کی کارروائیوں کے باوجود کام کررہی ہیں۔ اندراج کی نئی شرائط کے علاوہ سول سوسائٹی کی تنظیموں کو ہراساں کرنا اور انہیں دھمکیاں دینا معمول بن چکا ہے۔

''ملک میں اندرونی طور پر بے دخل ہونے والے افراد کی حالت زار کو مکمل طور پر بھلا دیا گیا ہے۔ اندرونی بے دخلی کے حوالے سے درپیش چیلنجوں کے ازالے کے لئے ایک طویل المدت موثر پالیسی اپنانے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے۔

''ایچ آر سی پی اس بات کی مذمت کرتا ہے کہ حکومت نے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے کہ خواتین کو ووٹ ڈالنے سے نہ روکا جائے، حالانکہ بعض اوقات حکومت کو اس بات کا پہلے سے علم تھا۔ وہ خواتین جو مختلف خطرات اور خوف کے باعث ووٹ دینے کی جرأت نہیں کرتیں انہیں اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کرنے کو کہنا توقعات کا تضاد ہے۔ ریاست کو اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی نہیں کرنی چاہئے اور اسے اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ لوگوں کی جانب سے پٹیشن درج کرائے جانے کا انتظار کئے بغیر اس کھلم کھلا امتیاز کی روک تھام کی جائے۔

آخر میں ایچ آر سی پی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کو مطلوبہ وسائل فراہم کرے تاکہ یہ اپنا کام موثر طور پر سرانجام دے سکے۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 03 اپریل، 2016]

ہاؤسنگ منصوبے کی جانب سے زمینوں پر قبضے کے طریقے کی تحقیقات کی جائیں

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) ملک کے سب سے بڑے رئیل اسٹیٹ ڈویلپر کی جانب سے کراچی میں زمین کے حصول سے متعلق طریقہ کار کی فوری اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے اور ان اطلاعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ریاستی عناصر حقیقی مالکان کو ان کی زمینوں سے محروم کرنے کے لئے جابرانہ اختیارات استعمال کررہے ہیں۔

منگل کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کمیشن نے کہا ''ڈان اخبار میں پیر کو ''بحریہ ٹاؤن کراچی: لامحدود لالچ'' کے عنوان سے شائع ہونے والی رپورٹ ایچ آر سی پی کو موصول ہونے والی سابقہ اطلاعات کی تائید کرتی ہے۔ ان اطلاعات کے مطابق ملک کے سب سے بڑے رئیل اسٹیٹ ڈویلپر، جو ایشیا کی سب سے بڑی نجی ہاؤسنگ سوسائٹی ہونے پر نازاں ہیں، نے کراچی کے ضلع ملیر کے درجنوں گوٹھ میں غریب رہائشیوں سے زمین حاصل کرنے کے لئے ان پر دباؤ ڈالا اور انہیں بلیک میل کیا، اور ان کی زمین پر زبردستی قبضہ کرلیا۔

''میڈیا کی رپورٹس میں ان گوٹھوں میں مشترکہ اور دیگر اراضی پر قبضے، رہائشیوں کی بے دخلی اور ایسی سرگرمیوں جن کو اغواء برائے تاوان کے علاوہ کوئی نام نہیں لیا جاسکتا، گوٹھ کے غریب رہائشیوں کے انخلاء کے لئے انتظامیہ کی جانب سے جابرانہ اختیارات کا استعمال اور پولیس کے چھاپوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کارروائیوں کا مقصد رہائشیوں کو اپنی زمین سے دستبردار ہونے یا انہیں سستے داموں فروخت کرنے پر مجبور کرنا اور ان علاقوں پر قبضہ کرنا ہے جو ان لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہیں۔

''یہ بہت سنگین الزامات ہیں اور ایچ آر سی پی امید کرتا ہے کہ ان کی فوری طور پر مکمل تحقیقات کی جائیں گی، خاص طور پر اس لیے کیونکہ زمین ہتھیانے کے سلسلے میں پولیس اور سندھ میں حکمران سیاسی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کا مبینہ کردار بھی بتایا گیا ہے۔ ایچ آر سی پی اس بات پر زور دیتا ہے کہ متاثرہ آبادی کو اس سکینڈل کی تحقیقات کرنے والے فورم تک آسان رسائی دی جائے اور اس فورم کو متاثرہ لوگوں کی تجربے اور حالت زار کو سمجھنے اور ان کے مسائل کے حل کی مخلصانہ کوشش کرنی چاہئے۔

''گوٹھ کے رہائشیوں کو ان کی زمین سے بے دخل کرنے کے حوالے سے پولیس یا سیاسی جماعتوں کی رئیل اسٹیٹ ڈویلپر کے ساتھ کسی بھی قسم کی ملی بھگت کی خاص طور پر چھان بین کی جانی چاہئے۔

''ضلع ملیر کا یہ سکینڈل گوٹھوں کو باضابطہ بنانے کی اہمیت کی بھی نشاندہی کرتا ہے جو ہزاروں لوگوں کا مسکن ہیں، اور جہاں قانونی استحقاق اور رواجی ملکیتی حقوق کی عدم موجودگی کی وجہ سے رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز کو گوٹھ کے غریب مکینوں پر حملہ کرنے کا موقع ملا۔ اس سے اورنگی پائلٹ پراجیکٹ اور خاص طور پر اس کی سابق سربراہ پروین رحمان کی جانب سے گوٹھوں کو باضابطہ بنانے کے حوالے سے 2006ء سے 2013ء تک کی گئی جدوجہد کی اہمیت بھی نمایاں ہوتی ہے۔

''اس مسئلے کو اجاگر کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ زمین کے حصول کے حوالے سے غیر اخلاقی اور غیر قانونی کارروائیاں کسی ایک رئیل اسٹیٹ ڈویلپر تک محدود

ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ لینڈ مافیا اور رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز کو غریبوں کو نشانہ بنا کر پیسے بنانے سے روکنے کے لئے حفاظتی اقدامات اور ریاستی ضوابط کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

''غریبوں کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے میں ریاست کی نااہلی اور عدم دلچسپی سے سب واقف ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو کہ یہ مقامی رہائشیوں کی تباہی اور بے دخلی کی قیمت پر بااثر لوگوں کی رہائش کے لئے زمینوں پر قبضہ کرنے کے لئے اپنی طاقت کا استعمال کر رہی ہے تو یہ اس سے بھی بڑا المیہ ہوگا۔

''یہ سکینڈل اس بات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ ریاست کا کردار ایک نگران کا ہونا چاہئے جسے اپنے شہریوں کے مفاد کا خیال رکھنا چاہئے۔ شکایت اور تلافی کے موجودہ نظام کا بھی جائزہ لیا جانا چاہئے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ ان غیر قانونی سرگرمیوں کو کیوں نہیں روکا گیا جو کہ ایک اخبار کی جانب سے شائع ہونے والی خبر سے پہلے بھی کوئی راز نہیں تھیں۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔19اپریل،2016]

انجمن مزارعین پنجاب کے کسانوں کے خلاف طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے انتظامیہ کی جانب سے انجمن مزارعین پنجاب (اے ایم پی) سے وابستہ کسانوں کو پرامن احتجاج اور ایک کنونشن کے انعقاد کا حق نہ دیے جانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس کنونشن کا مقصد ان کے اس زمین کی ملکیت کے حق کے لئے کی گئی طویل جدوجہد کی جانب توجہ دلانا تھا جس پر وہ کئی دہائیوں سے کاشت کرتے آرہے ہیں۔

پیر کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کمیشن نے کہا کہ اوکاڑہ کی ضلعی انتظامیہ کی جانب سے کسانوں کو اتوار کے روز، کسانوں کے عالمی دن کے موقع پر، کنونشن کی اجازت نہ دینا اور پانچ یا اس سے زائد لوگوں کے اجتماع پر پابندی عائد کرنا ایک ایسا حربہ معلوم ہوتا ہے جس کا مقصد اختلاف رائے رکھنے والوں کو خاموش کرنا اور کسانوں کو اپنے مسائل اجاگر کرنے سے روکنا ہے۔

کمیشن نے کہا ''زمین کی ملکیت کے حقوق اور زرعی وسائل کی منصفانہ تقسیم کا مطالبہ کرنے والے کسانوں کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے اور ان پر قومی ایکشن پلان (نیپ) کا اطلاق کرنے کا مقصد بظاہر انہیں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے سے روکنا ہے۔''

''ایچ آر سی پی کا حکومت کو مشورہ ہے کہ یہ کسانوں کے خلاف سخت اور استبدانہ کارروائی کرنے اور ان کے خلاف مقدمات پر مقدمات بنانے سے گریز کرے۔ یہ حکام پر زور دیتا ہے کہ وہ کسانوں کے ساتھ بامقصد مذاکرات کریں تاکہ انجمن مزارعین پنجاب سے وابستہ کسانوں اور فوج کے درمیان ایک طویل عرصے سے جاری تکرار کا حل تلاش کیا جاسکے۔ فوج اس زمین کی ملکیت کا دعویٰ کر رہی ہے جس پر انجمن مزارعین کے کسان کئی نسلوں سے کاشت کرتے آرہے ہیں۔ ایچ آر سی پی حکام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کسانوں پر انسداد دہشت گردی فریم ورک کا اطلاق نہ کیا جائے اور ان کے پرامن احتجاج اور اجتماع کی آزادی کے حق کا احترام کیا جائے۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔18اپریل،2016]

قلات میں فوجی آپریشن کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں کی اطلاعات باعث تشویش ہیں

قلات کے علاقے جوہان، اور مستونگ کے علاقے اسپلنگی سے موصول ہونے والی یہ خبریں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے لئے تشویش کا باعث ہیں کہ ان علاقوں میں مبینہ فوجی آپریشن کے نتیجے میں بڑی تعداد میں عام شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ اگرچہ ان علاقوں تک رسائی نہ ہونے کے باعث ان خبروں کی آزادانہ تصدیق ممکن نہیں تاہم شہریوں کا کہنا ہے کہ سول ہسپتال کوئٹہ میں 27 نعشیں لائی گئی ہیں جہاں اطلاعات کے مطابق نعشوں کی شناخت کی اجازت نہیں دی گئی۔ ایچ آر سی پی تمام حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ طاقت کا اندھا دھند اور حد سے زیادہ استعمال نہ کیا جائے، جس کی کسی بھی صورت اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس سے بلوچستان کے لوگوں میں بیگانگی کا احساس بڑھے گا اور اس سے حکومت یا سیکورٹی فورسز کو کسی قسم کی حمایت ملنے کا بھی کوئی امکان نہیں۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔12اپریل،2016]

سنیے اور جانیے

انسان ہونے کے ناطے اور پاکستان کے شہری کے طور پر ہمارے کچھ واضح حقوق اور کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ان حقوق اور ذمہ داریوں سے متعلق ہمیں معلومات یا تو مل نہیں پاتیں یا ملتی ہیں تو ناقص۔ یوں نہ تو ہم یہ جان پاتے ہیں کہ دوسروں کے حوالے سے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں اور نہ ہی ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ ہمارے اپنے حقوق کیا ہیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے ریڈیو کا سہارا لیا ہے کیوں کہ اس کی پہنچ دور دراز علاقوں تک ہے۔

ریڈیو پیغامات اور پروگرامز کا مقصد یہ ہے کہ شہری اپنے حقوق اور ذمہ داریوں سے مکمل طور پر آگاہ ہو کر نہ صرف اپنے حقوق حاصل کر سکیں اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں بلکہ ملک میں امن، برداشت اور جمہوریت کو فروغ دے کر انفرادی اور اجتماعی تعمیر و ترقی کا ساماں کریں۔

ایف ایم 101 کے 19 سٹیشنز سے

یہ پیغامات ہر روز نو سے دس بجے، بارہ سے ایک بجے اور چار سے پانچ بجے کے دوران میں اور پروگرام ہر ہفتہ اور اتوار کو دوپہر بارہ بج کر تیس منٹ پر نشر کیے جاتے ہیں۔

پیغامات اور پروگرام آپ ہماری ویب سائٹ
http://hrcp-web.org/hrcpweb/hrcp-radio/
پر بھی سن سکتے ہیں

پنچائیت کے حکم پر محنت کش خاتون کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا

جتوئی: ضلع مظفر گڑھ کے تھانہ بیٹ میر ھزار کے نواحی علاقہ موضع لنڈی پتافی کی رہائشی مسماۃ بچل مائی زوجہ بلال احمد کو پنچائیت کے حکم پر جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ایچ آر سی پی، ملتان ٹاسک فورس ملتان نے واقعہ کی چھان بین کے لیے ایک فیکٹ فائنڈنگ ٹیم تشکیل دی۔ٹیم نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور حقائق قلمبند کئے جو کہ درج ذیل ہیں۔

وقوعہ کا پس منظر: متاثرہ بچل مائی کا بیان:

فیکٹ فائنڈنگ ٹیم نے واقعہ کے حقائق جاننے کے لئے سب سے پہلے متاثرہ بچل مائی بعمر 37/38 سال کے گھر گئی جو گھر میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ موجود تھی۔ اس نے بتایا کہ 28 جنوری 2016 کو وہ اپنے پانچ بچوں اور خاوند بلال احمد کے ساتھ گھر میں موجود تھی کہ نور محمد ولد فقیر حسین جو کہ میرے خاوند کا چچازاد بھائی بھی ہے آیا اور اس سے شکایت کی کہ اس کے دیور عبدالمالک سکنہ جھول چوک جام پور نے گزشتہ رات اس کے گھر میں بری نیت کے ساتھ داخل ہوا۔اس کے جاگنے پر بھاگ گیا۔اس دوران اندر سے اس کا خاوند بلال احمد آ گیا جس نے ساری بات سننے کے بعد کہا کہ وہ وقوعہ کے متعلق دریافت کر کے رابطہ کرے گا۔شام کے وقت نور محمد دوبارہ گھر آ گیا اور کہا کہ اس کے گھر میں برادری کے لوگ اور پنچائیت کے سرپنچ غلام مرتضی، عطا اللہ اور عبدالخالق اکٹھے ہوئے بیٹھے ہیں جو آپ لوگوں کو بلا رہے ہیں۔جس پر وہ اپنے خاوند بلال احمد کے ساتھ قرآن پاک ساتھ لے کر اپنے دیور عبدالمالک کی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے نور محمد کے گھر پہنچے۔ جہاں پر پنچائت کے سربراہ کے علاوہ علاقہ کے رہائشی عمر مٹھا ولد نور محمد، رشید احمد ولد رحیم بخش، جاوید ولد لعل، اکبر ولد اللہ بخش، ریاض ولد اللہ بخش، محمد یار ولد غلام قادر موجود تھے۔ جونہی وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے ملزمان عمر مٹھا اور غلام قادر نے مجھے زبردستی پکڑ کر کمرے میں بند کر دیا۔اس دوران باقی جملہ ملزمان بھی اندر کمرے میں آ گئے۔اس کے کپڑے پھاڑ دیئے اور اسے اجتماعی جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔متاثرہ بچل مائی نے مزید بتایا کہ ملزمان انتہائی بااثر ہیں اور سیاسی اثر رسوخ رکھتے ہیں جس کی وجہ سے پولیس تھانہ بیٹ میر ہزار نے اس کا مقدمہ میرے حقیقی بیان کے برعکس درج کیا ہے اور اس کے دیور عبدالمالک کے خلاف بھی جھوٹا مقدمہ درج کر لیا ہے۔اس کے دیور کی ضمانت قبل از گرفتاری ہونے کے باوجود پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔مقامی پولیس ان پر ملزمان سے صلح کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہی ہے۔ملزمان کی جانب سے اسے اور اس کے اہل خانہ کو جان سے مار دینے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔انہیں انصاف اور تحفظ فراہم کیا جائے۔

بلال احمد (خاوند متاثرہ بچل مائی) کا بیان:

متاثرہ بچل مائی کے خاوند بلال احمد نے HRCP کی ٹیم کو بتایا کہ 28 جنوری 2016 کو وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھر میں موجود تھا کہ اس کے رشتہ دار نور محمد ولد فقیر محمد نے آ کر شکایت کی کہ اس کے بھائی عبدالمالک نے گھر میں گھس کر اس کی بیٹی تسلیم مائی بیوہ عبدالرشید کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔جس پر اس نے نور محمد سے کہا کہ ’’میرا بھائی عبدالمالک قبول چوک تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان میں رہتا ہے وہ تو ادھر آتا ہی نہیں ہے وہ اپنے بھائی کی ہر طرح کی صفائی دینے کو تیار ہے‘‘۔اس پر نور محمد غصے سے چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد دوبارہ واپس آ گیا اور کہا کہ اس کے گھر میں برادری کے بڑے لوگ اکٹھے ہوئے بیٹھے ہیں۔اس نے مجھے اپنے ساتھ چلنے اور اپنے بھائی کی بے گناہی کا ثبوت دینے کو کہا۔جس پر وہ اور اس کی بیوی بچل مائی نور محمد کے گھر چلے گئے۔وہاں پر غلام مرتضی، عطاء اللہ اور عبدالخالق جو پنچائیت کے سربراہ تھے موجود تھے۔دیگر ملزمان کے علاوہ 10/12 لوگ اور بھی موجود تھے۔جب اُس نے بات شروع کی تو اچانک ملزمان عمر مٹھا اور محمد یار نے اس کی بیوی بچل مائی کو زبردستی پکڑ لیا اور کہا کہ ’’جس طرح تمہارے بھائی نے ہماری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے ہم اسکا بدلہ بچل مائی سے لیں گے‘‘۔اور میری بیوی کو کمرے میں بند کر دیا۔6 ملزمان نے بچل مائی کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔اس نے پنچائیت کے لوگوں کی منت سماجت کی مگر کسی نے بھی اس کی نہ سنی۔ملزمان نے ان کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے۔وہ اپنی بیوی بچل مائی کو اسی حالت میں تھانہ بیٹ میر ھزار لے گیا۔پہلے تو پولیس نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اہل علاقہ کے احتجاج پر پولیس نے مقدمہ درج تو کر لیا مگر ساتھ ہی ملزمان نے پولیس سے ساز باز کر کے اس کے بھائی عبدالمالک کے خلاف وقوعہ ھذا سے ایک دن قبل کا جھوٹا مقدمہ درج کرا دیا۔

اہل علاقہ کا بیان:

اسی علاقہ کے رہائشی محمد قاسم نے HRCP کی تحقیقاتی ٹیم کو بتایا کہ دونوں فریقین اس کے ہمسائے ہیں۔ملزمان نور محمد وغیرہ نے واقعی بچل مائی کے ساتھ ظلم کیا ہے۔پنچائیت جو غلام مرتضی، عطاء اللہ اور عبدالخالق کی سربراہی میں ہو رہی تھی ان کی موجودگی میں بچل مائی کو ملزمان عمر مٹھا اور جاوید وغیرہ نے کمرے میں لے جا کر جنسی و جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا۔مقامی پولیس بھی تمام ملزمان سے ملی ہوئی ہے۔

علاقہ کے رہائشی محمد سجاد نے بھی وقوعہ کی تائید کرتے ہوئے بتایا کہ ملزمان عمر مٹھا وغیرہ نے بچل مائی کے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن یہ بات غلط ہے کہ پنچائیت کے فیصلے کی صورت میں یہ سب ہوا۔پنچائیت تو دونوں فریقین کا مئوقف سن رہی تھی کہ اسی دوران عمر مٹھا وغیرہ زبردستی بچل مائی کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے گئے اور زیادتی کا نشانہ بنایا۔جس کے شور اور چیخیں چلانے کی آوازیں لوگوں نے بھی سنی۔ملزمان کافی بااثر ہیں پولیس بھی ان کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔جس کی وجہ سے علاقہ میں بھی خوف و ہراس ہے۔

پولیس کا مئوقف۔

ایچ آر سی پی کی فیکٹ فائنڈنگ ٹیم پولیس کا مئوقف جاننے کے لئے تھانہ بیٹ میر ہزار پہنچی جہاں پر ایس ایچ او مطیع اللہ خان نے بتایا کہ متاثرہ بچل مائی کے بیان کے مطابق پولیس نے مقدمہ نمبر 14/16 مورخہ 29/01/2016 بجرم 376/511/342/354 ت پ درج رجسٹر کر کے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔متاثرہ بچل مائی اور گرفتار ملزمان کو ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے لاہور لے کر جا رہے ہیں۔اس کیس کی مکمل تفتیش ایس۔پی اویس ملک کر رہے ہیں۔بچل مائی کے دیور عبدالمالک کے خلاف بھی مسماۃ تسلیم مائی بیوہ عبدالرشید قوم کیہل کے بیان پر مقدمہ نمبر 13/16 29/01/2016 بجرم 496.A/376.1 درج کر کے ملزم عبدالمالک کو گرفتار کر کے حوالات بند کر دیا گیا ہے۔اسے بھی ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے لاہور لے جانا ہے۔مزید یہ بھی کہا کہ متاثرہ بچل مائی تفتیش کے لئے پولیس سے تعاون نہیں کر رہی۔ٹیم نے مذکورہ ایس ایچ او کو بتایا کہ بچل مائی کے دیور عبدالمالک کی ضمانت قبل از وقت گرفتاری ہو چکی ہے تو پھر اسے گرفتار کیوں کیا گیا؟ اس بات پر ایس ایچ او نے کہا کہ اسے پاس عبدالمالک کا ضمانت نامہ نہیں ملا۔

مشاہدات:

1۔ حالات اور واقعات سے اس بات کا صاف پتہ چلتا ہے کہ مقامی پولیس غیر جانبداری سے مقدمہ کی تفتیش نہیں کر رہی کیونکہ جب بچل مائی کے دیور عبدالمالک کی ضمانت قبل از وقت گرفتاری ہو چکی ہے تو پولیس نے اسے گرفتار کیوں کیا؟

2۔ پنچائیت کے سرپنچوں غلام مرتضی، عبدالخالق کو شامل تفتیش نہیں کیا گیا۔

3۔ بچل مائی نے پولیس پر یہ الزام لگایا کہ اس کے اصل بیان کے مطابق مقامی پولیس نے مقدمہ درج نہیں کیا۔پولیس نے جو بیان مقدمہ میں درج کیا ہے کہ اس نے تحریر نہیں کرایا تھا۔

4۔ ملزمان کے اثر ورسوخ اور سیاسی پشت پناہی سے اہل علاقہ بھی خوف کا شکار ہیں۔

سفارشات:

1۔ بچل مائی اور اس کے خاندان کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

2۔ کسی اعلی عہدے کے افسر سے مقدمہ کی غیر جانبدارانہ تفتیش کرائی جائے۔

3۔ تمام ثبوت اور شہادتوں کو تفتیش کا حصہ بنایا جائے۔

4۔ پنچائیت منعقد کرنے والے اور پنچائیت کے سربراہان کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

5۔ مقدمہ میں دہشت گردی کی دفعات بھی لگائی جائیں

6۔ خواتین پر بڑھتے ہوئے جنسی تشدد کے بدترین واقعات کے خلاف حکومت کو مئوثر قانون سازی کرنی چاہیے۔

HRCP کی فیکٹ فائنڈنگ ٹیم میں صبیحہ رسول، شمشیر جعفری اور فیصل محمود تنگوانی شامل تھے۔

(ایچ آر سی پی، ملتان ٹاسک فورس)

انصاف کے منتظر بچے

پیٹر جیکب

17 مئی سے 2 جون 2016 تک جنیوا میں بچوں کے حقوق پر اقوام متحدہ کی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں بچوں کے حقوق کے میثاق پر عملدر آمد کے حوالے سے پاکستان میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا جائے گا۔ اجلاس میں حکومتی نمائندوں اور کمیٹی کے مابین باہمی گفت وشنید ہوگی۔ کمیٹی بچوں کے حقوق کے 18 ماہرین پر مشتمل ہے جو اعلیٰ درجے کی قابلیت اور اچھی ساکھ کے حامل ہیں۔

مسلمہ روایت کی رو سے، بچوں کے حقوق پر کام کرنے والی عالمی اور ملکی غیر سرکاری تنظیمیں (این جی اوز) تیسرے فریق کے طور پر نظر ثانی کے عمل میں شریک ہوں گی۔ ان تنظیموں کی طرف سے معاملات کی فہرست کو ترتیب دی جاتی ہے اور سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ این جی اوز کی پیش کردہ سفارشات کو ''متبادل رپورٹ'' کہا جاتا ہے۔ چنانچہ، این جی اوز کمیٹی کے ذریعے بلواسطہ طور پر اس بحث کا حصہ بنتی ہیں۔ این جی اوز کی جانب سے حسب توقع کئی دستاویزات پیش کی جاتی ہیں۔ ایک اہم دستاویز ملکی این جی اوز کے نیٹ ورک ''چائلڈ رائٹس موومنٹ پاکستان'' کی طرف سے پیش کی جائے گی۔ نظر ثانی کے عمل میں 2014 میں پاکستان کی پیش کردہ پانچویں سلسلہ وار رپورٹ کا جائزہ لیا جائے گا، تاہم اس میں پچھلی چاروں رپورٹس کا جائزہ بھی لیا جائے گا جن میں عالمی قانون کی پیروی کے دعووں، فریق ریاست کو ارسال کردہ معاملات کی فہرست اور اب تک کمیٹی کی پیش کی گئی تمام سفارشات شامل ہیں۔ چنانچہ، اس عمل کا مقصد بچوں کے حقوق کے تمام اہم معاملات کا منظّم انداز میں جائزہ لینا ہے۔ حالیہ نظر ثانی کے عمل میں حکومت نے مارچ 2016 میں معاملات کی فہرست کے متعلق کمیٹی کو تحریری جواب پیش کیا تھا جن معاملات کے متعلق کمیٹی نے حکومت سے جواب طلب کیا تھا۔ کمیٹی نے بچوں کے لئے نظام انصاف کے آرڈیننس 2000 جسے پاکستان میں عام طور پر جے جے ایس او کہا جاتا ہے، پر ہونے والی پیش رفت کے متعلق بھی پوچھا تھا۔

آئیے، عالمی ادارے کی نظر ثانی سے قبل پاکستان کے مئوقف پر ایک نظر ڈالتے ہیں تاکہ ہمیں عام طور پر بچوں کے حقوق اور خاص طور پر بچوں کے لئے نظام انصاف کے متعلق پاکستان کی ریاستی پالیسی میں پائے جانے والے رجحانات (یا ان کی عدم موجودگی) کا اندازہ ہو سکے۔

ہماری پہلی ملکی رپورٹ 1993 میں پیش ہوئی جو قدرے طویل تھی، اس میں بچوں کے لیے نظام انصاف کا کوئی خاص ذکر نہیں تھا، اگرچہ اس میں قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب بننے والے بچوں کے لیے بعض تحفظات موجود تھے۔ ہماری دوسری رپورٹ 2003 میں پیش کی گئی جس میں فتح و کامرانی کا اظہار کیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا: ''2000 تک، قانون کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرنے والے بچوں کے لیے باضابطہ ملکی قانون سازی موجود نہیں تھی۔ بالغ افراد کی طرح بچے بھی ضابطہ تعزیرات پاکستان اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تابع تھے۔ اب، بچوں کے لیے نظام انصاف آرڈیننس 2000 کی بدولت ایسی بے ضابطگیاں ختم کردی گئی ہیں۔ یہ آرڈیننس ایک وفاقی قانون ہے اور تمام صوبائی قوانین سے بالاتر ہے''۔

ہماری اگلی رپورٹ حسب توقع دو برس تاخیر سے پیش ہوئی، چنانچہ تیسری اور چوتھی رپورٹس 2009 میں ایک ساتھ پیش کی گئیں۔ حیران کن امر یہ ہے کہ جے جے ایس او متعارف ہونے کے آٹھ برس بعد اور کمیٹی کو میثاق پر عملدر آمد سے متعلق پیش کی گئی ہماری آخری رپورٹ کے پانچ برس بعد بھی غیر نافذ شدہ حالت میں ہی رہا۔ حکومت تبدیل ہوگئی، رپورٹ میں گذشتہ دور حکومت میں کی گئی غلطیوں کا کھلے عام اعتراف کیا گیا۔

> پاکستانی بچے جب کبھی قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتے ہیں، بسا اوقات ایسے حالات کے سبب جو ان کے کنٹرول یا فہم سے ماوراہوتے ہیں تو وہ بھی دیگر ممالک کے بچوں کی طرح انصاف کا نرم چہرہ دیکھنے کے مستحق ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ''پاکستان میں غیر تحویل سزا کا واحد نظام آزمائشی مدت ہے، مگر اس نظام کے متعلق اور اس کی اہمیت کے بارے میں آگاہی کی کمی ہے۔ پولیس، جیل کے عہدیداران اور حتی کہ نچلی عدالتوں کی سطح پر بھی آزمائشی مدت کے نظام کی آگاہی کی کمی ہے۔ آزمائشی مدت پر بچوں کی رہائی ملک میں پروبیشن آفیسرز کی کمی کے باعث شدید متاثر ہو رہی ہے۔ اور کئی اضلاع میں تاحال کوئی پروبیشن افسر تعینات نہیں''۔ 2015 میں کمیٹی کو پیش کی گئی رپورٹ میں کہا گیا کہ ''حکومت جے جے ایس او میں ترمیم کرنے کے بارے میں غور کررہی ہے تاکہ اسے بچوں کے حقوق کے میثاق اور اقوام متحدہ کے معاہدات کی مطابقت میں لایا جا سکے۔ چنانچہ، اگر کوئی فرد یہ دیکھنا چاہے کہ پاکستان نے بچوں کے لیے نظام انصاف پر عالمی قانون کی کس حد تک پاسداری کی ہے تو اس کی ترتیب وار روداد کچھ یوں ہے: 2009 میں کسی قسم کے خاص عہد و پیمان نہیں کیے گئے تھے، 2003 میں قانون کی منظوری پر قابل ستائش قرار پانے کا دعوی کیا گیا مگر اسے نافذ ہی نہ کیا، 2009 میں قانون نافذ کرنے میں ناکامی کا اعتراف کیا گیا جبکہ 2015 میں ایک بار پھر نئی قانون سازی کی گئی۔ یقیناً، 25 برس کے دوران اس طرح کی پیش رفت ہمارے لیے فخر کا سبب نہیں ہوسکتی۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس بات کا بغور جائزہ لیں کہ ایسی کونسی چیز ہے جو ہمارے نظام کی ناکامی کا سبب ہے اور قانون و پالیسیوں میں بہتری نہیں آنے دے رہی۔ میں نے ناکامیوں کی متعدد مثالوں میں سے جے جے ایس او کا انتخاب اس لیے کیا ہے کیونکہ نظریات اور عمل کا تضاد یہاں نمایاں نظر آتا ہے۔

اول، نابالغ مجرموں کے لیے خاص ضوابط کا مطلب یہ ہے کہ غیر محفوظ انسان ہونے کی حیثیت سے ان کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا جائے۔۔۔۔ ایک ایسی حقیقت جس پر ہمارا قانونی نظام یقین نہیں رکھتا۔ گذشتہ 25 برسوں میں منظور ہونیوالے قوانین میں عام طور پر سخت اور طویل سزائیں متعارف کی گئیں ہیں۔ یہاں تک کہ انسداد دہشت گردی کی بنیاد بھی سخت انصاف کے تصور پر رکھی گئی ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ دہشت گردی کے واقعات کے کئی ملزمان یا مجرم نابالغ ہوتے ہیں۔ چنانچہ قانونی حکمت عملی اور معاشرے میں قانون کی پیدا کردہ سوچ، دونوں بچوں کے لیے نظام انصاف کے تصور سے منافی ہیں۔

دوئم، کسی خاص عمر کے گروہ کے لیے انصاف کے نظام کا خواب دیکھنا مجموعی طور پر پورے نظام انصاف میں ترمیم کیے بغیر بے معنی ہے۔ سوئم، ادارہ جاتی اصلاحات کی بنیاد پر مبنی انسانی حقوق کے تصور اور سیاسی نظام کی اصلاح کی ضرورت کو ریاستی عہدیداران نے ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ غیر تسلی بخش رسمی اصلاحات اور برائے نام ادارہ جاتی انتظامات کامیاب نہیں ہوتے اور بالآخر نفاذ کنندگان کی حوصلہ شکنی کا باعث بنتے ہیں۔

درحقیقت، سلسلہ وار نظر ثانی اور پاکستان کی جانب سے رپورٹنگ کا عمل اس وقت تک بامعنی نہیں ہوسکتا جب تک فیصلہ سازی اور رپورٹنگ کے مابین پائے جانیوالے خلاء کو پر نہیں کیا جاتا۔ شہریوں اور متعلقہ گروہوں کو معاہدات کے نفاذ کے اداروں میں شریک کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اگرچہ جی ایس پی پلس کی شرائط پر عملدر آمد کے لیے حال ہی میں وفاقی اور صوبائی سطحوں پر میثاق کے نفاذ کے یونٹ قائم کیے گئے ہیں اور وفاقی وزارت قانون، انصاف و انسانی حقوق کے رپورٹنگ کے شعبے رپورٹس کے انبار کو نبٹانے کا کام جانفشانی سے کر رہے ہیں مگر وفاقی و صوبائی اسمبلیوں یا کابینہ میں میثاق کے نفاذ کی نگرانی کا کوئی نظام موجود نہیں۔

انسانی حقوق کے نفاذ میں بہتری لانے کے محض دعوے نہ تو عالمی اداروں کو اور نہ ہی ذرائع ابلاغ اور پاکستان کے لوگوں کو مطمئن کرسکتے ہیں۔ پاکستانی بچے جب کبھی قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتے ہیں، بسا اوقات ایسے حالات کے سبب جو ان کے کنٹرول یا فہم سے ماورا ہوتے ہیں تو وہ بھی دیگر ممالک کے بچوں کی طرح انصاف کا نرم چہرہ دیکھنے کے مستحق ہیں۔

(انگریزی سے ترجمہ، بشکریہ ایکسپریس ٹریبون)

نوجوان کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے

شہداد کوٹ 20اپریل کو مسلح افراد کی فائرنگ سے قتل ہونے والے نوجوان نواب مغیری کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ورثاء اور شہریوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا ہے۔ مظاہرین کے ہاتھوں میں پلے کارڈز اور بینرز تھے۔ مقتول نواب مغیری کے بھائی محمد عیسیٰ مغیری نے میڈیا کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے بھائی کو بیگناہ قتل کیا گیا ہے لیکن پولیس قاتلوں کو گرفتار کر کے انصاف دلانے کی بجائے ان سے رشوت لے کر سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ قمبر علی خان پولیس سٹیشن نے مقتول نواب مغیری کے بھائی محمد عیسیٰ مغیری کی فریاد پر فدا حسین، خادم نظفر محمد، قمبر ذوالفقار، محمد علی، انور، روشن اور عابد مغیری پر قتل کا کیس داخل کر دیا۔

(ندیم جاوید)

2015ء میں پوری دنیا میں پھانسیاں دینے میں ریکارڈ اضافہ

اسلام آباد انسانی حقوق کے حوالے سے کام کرنے والی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ 2015ء میں پوری دنیا میں پھانسیاں دینے کی تعداد میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے اور ان پھانسیوں میں سے 90 فیصد 3 ممالک پاکستان، ایران اور سعودی عرب میں دی گئیں۔ ایمنسٹی کی حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2015ء میں پوری دنیا میں کم از کم 634 افراد کو پھانسی دی گئی جبکہ 2014ء میں یہ تعداد 573 تھی۔ واضح رہے کہ یہ وہ تعداد ہے جن کا ریکارڈ منظر عام پر لایا گیا کیونکہ چین اور ویت نام پھانسیوں کو ''ریاستی راز'' کی طرح خفیہ رکھتے ہیں۔ ایمنسٹی کی رپورٹ کے مطابق 2015ء میں ایران میں کم از کم 977 افراد کو پھانسی دی گئی جبکہ 2014 میں یہ تعداد 743 تھی۔ پاکستان میں گزشتہ برس 320 سے زیادہ افراد کو پھانسی دی گئی جبکہ سعودی عرب میں پھانسیوں کی تعداد میں 76 فیصد اضافہ ہوا اور وہاں 158 افراد کو پھانسی دی گئی۔ ایمنسٹی کے مطابق 2015 میں ایران اور پاکستان میں ایسے افراد کو بھی پھانسی دی گئی جن کی عمر جرم کے وقت اٹھارہ سال کے کم تھی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ساؤتھ ایشیاء ریجنل آفس کے ڈائریکٹر چمپا پٹیل کا کہنا تھا کہ گزشتہ برس پھانسیوں کی تعداد کے حوالے سے پاکستان تیسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ 2015ء میں پاکستان میں 326 لوگوں کو سزائے موت دی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ زیادہ تر ممالک پھانسی کے خلاف ہیں، پاکستان کا تیزی سے مخالف سمت میں جانا خطرے کی علامت ہے۔ ایمنسٹی کے مطابق چین اب بھی پھانسی دینے والے ممالک میں سرفہرست ہے۔ اندازے کے مطابق 2015ء میں ہزاروں افراد کو موت کی سزا دی گئی جبکہ دیگر ہزاروں کو موت کی سزا سنائی گئی۔ موت کی سزا دینے والا پانچواں بڑا ملک امریکہ ہے جہاں 2015ء میں 28 افراد کو موت کی سزا دی گئی۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

نجی جیل سے 22 ہاری بازیاب

حیدرآباد سندھ ہائی کورٹ سرکٹ بنچ حیدرآباد نے عمرکوٹ پولیس کی جانب سے مقامی زمیندار کی مبینہ نجی جیل سے بازیاب کرائے گئے عالمان، پچھی سمیت ان کے خاندان کے 22 افراد کو آزاد کر دیا اور مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دے دی۔ عمرکوٹ کے مہر بھیل نے عدالت میں ان کی بازیابی کے لیے درخواست دائر کی تھی کہ وہ اس کے خاندان کے دیگر افراد 2 سال سے عمرکوٹ کے قریب زمیندار کے پاس بطور ہاری کام کر رہے ہیں جوان کی محنت کا معاوضہ نہیں دیتا جبکہ حساب کتاب مانگنے پر زمیندار نے اس سمیت خاندان کے تمام افراد کو یرغمال بنالیا ہے۔ وہ خود بڑی مشکل سے وہاں سے فرار ہو کر حیدرآباد پہنچا ہے۔ اس نے عدالت سے استدعا کی تھی کہ اس کی اہلیہ عالمان، بیٹی پچھی سمیت اس کے خاندان کے 22 افراد کو بازیاب کرایا جائے۔ مذکورہ درخواست پر عدالت عالیہ نے ایس ایچ او عمرکوٹ کو زمیندار کی قید سے تمام افراد کی رہائی دلا کر عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا تھا۔

(لالہ عبدالحلیم)

چوری کا الزام: 4 افراد کھولتے تیل پر چلنے پر مجبور

رحیم یار خان صوبہ پنجاب کے ضلع رحیم یار خان کے گاؤں چک 153۔پ میں ایک بااثر زمیندار نے نوعمر لڑکی سمیت چار افراد کو چوری کے الزام میں سزا کے طور پر کھولتے ہوئے تیل کے اوپر چلنے پر مجبور کیا۔ رپورٹس کے مطابق چند دن قبل زمیندار محسن کے گھر سے زیورات اور پیسے چوری ہوئے، زمیندار نے گاؤں کے رہائشی 24 سالہ کاشف، 21 سالہ شہزاد، 19 سالہ عاصم اور 14 سالہ سعدیہ پر چوری کا شبہ ظاہر کیا۔ جس کے بعد ایک جعلی روحانی عامل شوکت کے مشورے پر زمیندار نے چاروں افراد کو اپنے گھر پر بلوایا اور اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے انھیں کھولتے ہوئے تیل پر چلنے پر مجبور کیا۔ زمیندار نے مذکورہ افراد کو بتایا کہ جو لوگ چوری میں ملوث نہیں ہیں، ان کے پاؤں تیل سے نہیں جلیں گے۔ اور صرف یہی نہیں زمیندار نے ان خوفزدہ افراد سے یہ بھی کہا کہ جس کے پاؤں تیل سے جل گئے، اسے چوری ہونے والے زیورات اور کیش رقم واپس کرنی پڑے گی۔ جب کھولتے ہوئے تیل پر چلنے کی وجہ سے چاروں کے پاؤں جل گئے تو زمیندار نے ان کے بڑوں کو بلوایا اور ان سے زیورات اور رقم واپس کرنے کا مطالبہ کیا۔ جس کے بعد ان افراد کے اہلخانہ نے پولیس کو مطلع کیا، پولیس نے زمیندار محسن کے گھر پر چھاپہ مارا، تاہم وہ روحانی بابا فرار ہو گیا۔ پولیس نے محسن، شوکت، مکرم، مدثر، عاطف اور ریاض کے خلاف تحت مقدمہ درج کر لیا۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

لاپتہ شخص کی لاش برآمد

حیدرآباد حیدرآباد سے 15 ماہ قبل پراسرار طور پر لاپتہ شخص کی لاش انڈس ہائی وے اولڈ ٹول پلازہ سے ملی۔ تفصیلات کے مطابق تھانہ جامشورو کی حدود انڈس ہائی وے پر اولڈ ٹول پلازہ کے کمرے سے پولیس کو 35 سالہ شخص کی لاش ملی ہے جسے ایدھی ایمبولینس کے ذریعے سول ہسپتال جامشورو پہنچایا گیا جہاں مقتول کی شناخت فیصل ولد عبدالجبیل کے نام سے کی گئی جو تھانہ مکی شاہ کی حدود دوآبہ پولیس لائن حیدرآباد کا رہائشی تھا۔ لواحقین کے طابق مقتول واشنگ مشینوں کی مرمت کا کام اور اسپئر پارٹس فروخت کرتا تھا۔ 7 جنوری 2015 کو کار میں سوار سادہ کپڑوں میں ملبوس افراد نے فیضان کو ایک دکان سے اٹھایا۔ لواحقین کے مطابق انہوں نے فیضان کے اغواء کا مقدمہ تھانہ سٹی پر درج کروانے کی کوشش کی تھی۔ تاہم پولیس نے انکار کر دیا جس کے بعد سی پی ایل سی کو بھی تحریری درخواست دی جو وصول نہیں کی گئی۔ اس کے بعد فیضان کا کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ اب اس کی لاش ملی ہے۔ متوفی ایک بچی کا باپ تھا۔ لواحقین نے بتایا کہ مقتول کا کسی سے جھگڑا نہیں تھا۔ دوسری جانب رابطہ کرنے پر ایس ایچ او جامشورو زوار حسین نے ایچ آر سی پی کو بتایا کہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب اولڈ ٹول پلازہ کے ایک کمرے سے لاش ملی جس کو نامعلوم افراد نے سر میں گولی مار کر قتل کیا تھا۔

(لالہ عبدالحلیم)

اور پھر وہ نغمہ سرا ہو گئے

آئی۔اے۔رحمٰن

عام طور پر بہرے قوت گویائی سے محروم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب بہرے بولنا سیکھ جاتے ہیں تو وہ ایک انتہائی قسم کی جسمانی معذوری سے نجات حاصل کر لیتے ہیں اور وہ انتہائی قسم کی جسمانی معذوری ہے گفتگو نہ کر سکنا۔ اور جب آپ بہرے بچوں کو گاتے ہوئے سنتے ہیں اور وہ بچے جانتے ہیں کہ وہ کیا گا رہے ہیں تو یہ تجربہ آپ کو مسحور کر دیتا ہے، آپ کے جسم میں برقی رو دوڑا دیتا ہے۔ مجھ کو حیرت زدہ کر دینے والا یہ تجربہ جمعرات 21 مئی کو بہرے اور نسبتاً اونچا سننے والے بچوں کے ایک کم جانے پہچانے سکول میں ہوا۔ سکول کا نام ہے لاہور سپیچ اینڈ لینگویج سکول۔

یہ موقع مجھ کو فراہم کیا سکول کی پرنسپل زارا حسن نے جنہوں نے پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق سے کہا کہ وہ بہروں کو ان کے حقوق دلوانے میں ان کی مدد کرے۔ زارا حسین نے لکھا کہ وہ مکمل طور پر بہری تھیں لیکن بھلا ہو سپیچ تھراپی کا کہ اب وہ دو زبانیں بول سکتی تھیں اور وہ ایم اے کی دو ڈگریاں بھی حاصل کر چکی ہیں اور اس وقت ایک امریکی یونیورسٹی میں ان کا نام پی ایچ ڈی کے امیدوار کے طور پر رجسٹر ہو چکا ہے۔ زارا حسین کا مسئلہ یہ تھا کہ بہرے بچوں کے حقوق کے بارے میں آگاہی نہیں ہے۔ ان بچوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور یہ امتیازی سلوک ابلاغ کے حوالے سے، تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے حوالے سے، طبی سہولتوں اور ملازمتوں کے حوالے سے روا رکھا جاتا ہے۔ وہ گزشتہ آٹھ برسوں سے بہروں اور اونچا سننے والے بچوں کے لیے سکول چلا رہی ہیں۔ اب وہ یہ ضرورت محسوس کر رہی ہیں کہ ایسے بچوں کے بارے میں عام لوگوں کے رویے میں تبدیلی لانے کی کوشش کی جائے۔ پاکستان نے معذور افراد کے حقوق کے میثاق پر دستخط کئے ہوئے ہیں لیکن پاکستان نے بہروں کے لیے میثاق کے مضمون پر توجہ ہی نہیں دی۔ اس لیے سکول نے اپنی سالانہ گریجویشن کی تقریب کے لیے جو موضوع منتخب کیا وہ تھا ''انسانی حقوق کی فراہمی سے بہرے بچے ترقی کر سکتے ہیں''۔

سکول کے وہ طلبہ، لڑکیاں اور لڑکے دونوں ہی، جن کی عمریں چار سے اٹھارہ سال کے درمیان ہیں اور جو کانوں میں آلہ سماعت لگاتے ہیں، سٹیج پر نمودار ہوئے۔ ان میں سے کچھ بچے ایسے بھی تھے جو آلہ سماعت استعمال نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت کی، قومی ترانہ گایا، ایک مختصر سا سٹیج ڈرامہ پیش کیا۔ اور گانے کے بولوں پر رقص پیش کیا۔ ان بچوں نے جو کچھ بھی کیا، بہت خوب کیا ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ جو بات بار بار ذہن میں آتی ہے وہ اس جدوجہد سے متعلق ہے جو اس سکول کو چلانے والے افراد نے کی۔ یہ وہ سکول ہے جن میں غریب شہریوں کے سماعت سے معذور بچوں کو بھی داخلہ مل جاتا ہے۔ اس سکول کا دعویٰ ہے کہ اس سکول میں کوئی فیس سٹرکچر نہیں ہے اور والدین جس قدر ادا کر سکتے ہیں، اتنی فیس دے دیتے ہیں۔

جب زارا حسین کے والدین کو، جن دونوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی ادب میں ایم اے کر رکھا ہے، معلوم ہوا کہ زارا حسین جو ان کی پہلی اولاد تھی، سن نہیں سکتی تو انہوں نے اپنی بیٹی کو عام بچوں کے سکول میں داخل کروا دیا۔ لیکن زارا کی والدہ نے اسی سکول میں اپنی بیٹی اور دوسرے بچوں کو پڑھایا اور بغیر تنخواہ کے پڑھایا۔ زارا کی والدہ نے بطور رضا کار پانچ سال تک بچوں کو پڑھایا۔ خاندان کی واشنگٹن منتقلی نے زارا کے لیے یہ بات ممکن بنا دی کہ وہ امریکی سکول میں پڑھ سکے اور اس نے بول چال اور زبان کی پیتھالوجی میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ زارا کی والدہ نے بیٹی کی تقلید کرتے ہوئے گیلاڈیٹ یونیورسٹی سے وہی ڈگری حاصل کی اور واشنگٹن میں بہروں کے لیے قائم گراہم بیل ایسوسی ایشن کے ساتھ کام کیا۔ 35 سالہ زارا حسین کو امید ہے کہ وہ 2018ء میں اپنی پی ایچ ڈی مکمل کر لیں گی۔

زارا اور اس کے والدین نے جو کچھ کیا، اس کے لیے وہ لائق تحسین ہیں۔ خاص طور پر اس لیے بھی وہ تعریف کے قابل ہیں کہ انہوں نے اس سکول کے طلبہ کے لیے وہی نصاب منتخب کیا ہے جو دوسرے اعلیٰ سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس طرح ان کے سکول کو اس قسم کے اداروں پر فوقیت حاصل ہے۔ بہر حال یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مناسب اور موثر اقدامات کو یقینی بنائے کہ ملک کے بہرے بچے معمول کی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں اور زندگی کے تمام تر شعبوں میں اپنا قومی کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

سماعت میں مشکلات کا سامنا کرنے والوں کی راہ میں ایک مشکل یہ بھی ہے کہ اندھے پن اور دوسری جسمانی بیماریوں کے برخلاف بہروں (اور گونگوں) کی معذوری ظاہر نہیں ہوتی یعنی نظر نہیں آتی۔ ذہنی امراض والے لوگوں کی طرح یہ لوگ بھی معمول کے انسانوں کی طرح لگتے ہیں۔ اس بات پر شک کیا جا سکتا ہے کہ ترقی پذیر دنیا میں وہ 90 فیصد بچے جو یونیسکو کے مطابق کسی معذوری کا شکار ہوتے ہیں اور سکول میں نہیں جاتے۔ ان میں بہرے بھی شامل ہیں۔ مختلف معذوریوں میں مبتلا افراد کے بارے میں زاہد عبداللہ کی لائق ستائش تحقیق کے دیباچہ میں تعلیم کو فروغ دینے کے لیے آواز بلند کرنے والی زبیدہ مصطفیٰ نے ہندوستانی کالم نگار شاعرہ بدری رائنا کے چند اشعار کا حوالہ دیا ہے جو درج ذیل ہیں:

ہوسکتا ہے ہم معذور ہوں
آنکھ سے، ہاتھ سے یا پاؤں سے
لیکن ہمارے تندرست دماغ کچھ نہیں مانگتے
بہر حال
ہمارے ہاتھ نہیں ہیں لیکن پھر بھی لکھتے ہیں
پاؤں کے پنجے کے ساتھ
ہماری ٹانگیں نہیں ہیں لیکن ہم میلوں دوڑتے ہیں
ہر روز ہم بناتے ہیں
اپنے ہاتھوں کے ساتھ
ہماری آنکھیں نہیں ہیں لیکن دور تک دیکھتے ہیں،
تمہارے پتھر دل اندھے پن سے کہیں پرے۔

لوگوں کو یہ جاننے کے لیے بیسیوں برس لگے کہ جسمانی طور پر معذور بچے کی بہتری کے حوالے سے والدین کے کیا فرائض ہیں۔ فلاحی اداروں کو اس حوالے سے کیا کرنا چاہئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ریاست کا یہ فرض ہے کہ وہ جانے کہ ایسے بچوں کی فلاح کے لیے کیا مناسب اور کیا بہتر ہو سکتا ہے۔

روایتی طور پر معاشرہ اور سرکاری حکام، دونوں ہی صرف ایک کام کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ایسے بچوں کے لیے کوئی ہنر سکھانے کا بندوبست کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے جسمانی طور پر معذور بچوں کو کسی ہنر کو سیکھنے کی تربیت مہیا کرتے ہیں۔ میں نے ایسے بہت سے تربیتی ادارے دیکھے ہیں جو گزشتہ صدی کی چوتھی اور پانچویں دہائیوں کے دوران دہلی، علی گڑھ اور لاہور اور کچھ دوسرے شہروں میں قائم کئے گئے تھے۔ ان اداروں میں نابینا بچوں اور بڑوں کو بید سے کرسیوں کی نشستیں بُننے اور فرنیچر کی دوسری اشیاء بنانے کی تربیت دی جاتی تھی۔ یہ پیارے اور معصوم بچے خصوصاً دیہی علاقوں کے بچے شدید مشکلات کا اس لیے شکار ہوتے ہیں کہ ان کے والدین نہیں جانتے کہ ان کے خصوصی بچوں کو عام سکولوں میں تعلیم دینا ممکن ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح عام بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ ہماری تعلیمی ادارے بھی بہرے بچوں (یا کسی دوسری جسمانی معذوری کے شکار بچوں) کو داخلہ دینے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ اس لیے کہ ایسے بچوں کو عام طلبہ کے مقابلے میں زیادہ اور خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

آج یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی بہرہ آدمی کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال جان جاتا ہے اور ان کو چلا لیتا ہے تو پھر اس کے لیے ترقی کے تمام راستے کھلے ہیں۔ بہر حال انسانی شخصیت کی نشوونما کا مطلب ہے تمام جسمانی افعال کے ذریعے وہ اہلیت حاصل کرنا جس سے انسانی نشوونما کو فائدہ پہنچے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی بہرہ بچہ اپنی خراب سماعت سے پیدا ہونے والی دشواری پر قابو نہ پا سکتا ہو لیکن وہ اپنے گونگے پن یا قوت گویائی کی محرومی کے عذاب سے بچ ضرور سکتا ہے۔ زبان کی آزادی کا حق ہر خصوصی بچے کا ہے اور یہ ریاست اور معاشرے دونوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے بچوں کی مدد کریں تاکہ وہ اپنا یہ حق حاصل کر سکیں اور اس حق کو استعمال بھی کر سکیں۔

تمام صوبائی حکومتوں کو ایسے خصوصی بچوں کے سکولوں کا سروے کروانا چاہئے اور خصوصی تعلیم کے محکموں کو پابند کریں کہ وہ ہر ممکن طریقے سے ایسے اداروں کی مدد کریں۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو غیر سرکاری شعبہ سرکاری شعبہ سے کہیں آگے ہے اور ریاستی امداد کے ذریعے یہ ادارے اپنی کارکردگی کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔ آخر کار معاملہ ریاست کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ معذور افراد کے حقوق سے متعلق بین الاقوامی میثاق پر مکمل طور پر عملدرآمد کرانا حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت کو اپنی یہ ذمہ داری پوری کرنی چاہئے۔ بہر حال یہ ایک طویل موضوع ہے جو تفصیلی بحث مباحثہ اور تجزیے کا متقاضی ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ، بشکریہ ڈان)

مزارعین کا اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے احتجاجی کیمپ

اسلام آباد 70 سالہ حمیدہ بی بی بھی اوکاڑہ ملٹری فارمز کے ان مزارعین میں شامل ہیں، جنہوں نے نیشنل پریس کلب کے باہر زمین کی ملکیت کے حصول کے لیے احتجاجی کیمپ لگایا ہے۔ حمیدہ بی بی نے ڈان کو بتایا کہ وہ اسلام آباد اس امید پر آئی تھیں ان کی آواز ملک کے حکمرانوں اور سپریم کورٹ تک پہنچے گی، لیکن انہیں شام تک کسی بھی سیاستدان کے کیمپ میں نہ آنے پر بہت افسوس ہوا۔ تاہم پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے مزارعین کے نمائندہ وفد کو زرداری ہاؤس طلب کر کے شکایات سنیں۔ حمیدہ بی بی کا کہنا تھا کہ وہ گاؤں 15 / 4L میں پیدا ہوئیں اور اب ان کے پوتے بھی اسی زمین سے اپنا روزگار کما رہے ہیں، لیکن گزشتہ 16 سال سے ہمیں فوج کی جانب سے زمین خالی کرنے کے لیے دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اسی گاؤں کے ایک اور رہائشی محمد مختار نے کہا کہ اوکاڑہ کے قریب گاؤں نمبر 19 کے رہائشی ہیں جہاں 9 لاکھ سے زائد افراد آباد ہیں، اس گاؤں کا کل رقبہ 18 ہزار ایکڑ ہے جن میں سے 4 ہزار ایکڑ پہلے ہی فوج کے پاس ہے اور اب وہ باقی زمین بھی لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان گاؤں کے زیادہ تر خاندان فوج کو 25 ہزار سے 60 ہزار روپے فی ایکڑ سالانہ ادا کرتے ہیں، زیادہ تر لوگوں کے پاس 3 سے 6 ایکڑ زمین ہے اور ہم زمین کی قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں، لیکن فوج وہ زمین ہم سے خالی کروانا چاہتی ہے۔ محمد مختار نے کہا کہ دو روز قبل اسکول ٹیچر مجاہد عباس کو زمین خالی نہ کرنے پر گرفتار کیا گیا، گزشتہ 16 سالوں کے دوران احتجاجی مظاہروں میں پولیس کے ہاتھوں 13 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ 25 افراد کو گرفتار بھی کیا جا چکا ہے۔ احتجاجی کیمپ میں موجود دیگر افراد کا کہنا تھا کہ اس وقت مارکیٹ کے حساب سے فی ایکڑ زمین کی قیمت 8 لاکھ روپے ہے، لہٰذا لوگوں سے زبردستی زمین خالی کرانے کے بجائے حکومت کو وہ زمین انہیں فروخت کر دینی چاہیے۔ انجمن مزارعین پنجاب (اے ایم پی) کے صدر میاں خوشی محمد نے کہا کہ اسلام آباد میں ملکی اور بین الاقوامی میڈیا نے ان کے احتجاجی کیمپ کا دورہ کر کے مسائل سنے، جبکہ وہ پر امید ہیں ان کا مسئلہ ملکی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میں اٹھایا جائے گا۔ میاں خوشی محمد کا کہنا تھا کہ بلاول بھٹو زرداری نے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ اس مسئلے کو متعلقہ فورمز پر اٹھانے میں اپنا کردار ادا کریں گے، انہوں نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف سید خورشید شاہ اسمبلی میں اس مسئلے کو اجاگر کریں گے، جبکہ مزارعین کو اپنا مقدمہ لڑنے کے لیے ایڈووکیٹ لطیف احمد کھوسہ کی خدمات بھی فراہم کی جائیں گی۔ اوکاڑہ ملٹری فارمز برطانوی سامراج نے 19 ویں صدی میں برصغیر کو شمال مغرب سے کسی بھی حملے سے بچانے کے لیے بنائے تھے، اس وقت لوگوں کی وہاں آباد ہونے کے لیے حوصلہ افزائی کی گئی اور ساتھ ہی یہ پیشکش بھی کی گئی کہ زمین ان کے نام پر منتقل کر دی جائے گی، تاہم اس پیشکش کو کبھی بھی عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ یہ زمین چونکہ برطانوی فوج کی ملکیت تھی اس لیے 1947 میں برصغیر کی تقسیم کے بعد پاک فوج کو منتقل ہوگئی، پاک فوج اس زمین سے پیدا ہونے والی فصلوں سے حصہ حاصل کرتی تھی لیکن پرویز مشرف کی حکومت میں کنٹریکٹ نظام متعارف کروایا گیا اور کسانوں کو زمین کا کرایہ نقدی کی صورت میں دینے کی ہدایت کی گئی، ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ فوج یہ زمین کسی سے بھی خالی کروا سکتی ہے۔ اس فیصلے کے نتیجے میں کسانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے انجمن مزارعین قائم کی، لیکن اب فوج کی جانب سے ان مزارعین کو زمین خالی کرنے کیلئے کہا جا رہا ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

وزیر اعلیٰ کے مشیر سردار سورن سنگھ فائرنگ سے ہلاک

بونیر پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے شہر بونیر میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے وزیر اعلیٰ کے مشیر برائے اقلیتی امور اور رکن صوبائی اسمبلی سردار سورن سنگھ کو ہلاک کر دیا۔

بونیر سے پولیس اہلکاروں نے بتایا کہ بونیر کے علاقے پیر بابا میں سردار سورن سنگھ کا آبائی مکان ہے۔ 22 اپریل کو شام کے وقت وہ اپنے گھر کی گلی میں جا رہے تھے کہ اس دوران نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کی۔ پولیس کے مطابق سورن سنگھ کو ایک ہی گولی آنکھ کے قریب ماتھے پر لگی ہے۔ اہلکاروں نے بتایا کہ سورن سنگھ کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ دم توڑ گئے۔

بونیر کے ضلعی پولیس افسر خالد محمود ہمدانی نے بی بی سی کو بتایا کہ سردار سورن سنگھ اپنے گاؤں پیر بابا میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے ہلاک کیا ہے جس کے بعد پولیس نے علاقے کو گھیر میں لے لیا اور ضلع کے اندر داخلی اور خارجی راستے بند کر کے حملہ آوروں کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بظاہر یہ ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ ہے۔ سردار سورن سنگھ پاکستان تحریک انصاف کے رکن صوبائی اسمبلی تھے اور اس کے علاوہ ان کے پاس وزیر اعلیٰ کے مشیر برائے اقلیتی امور کا قلمندان بھی تھا۔ پشاور شہر ہشتنگری گیٹ کے قریب سکھوں کے ایک گوردوارے کو 70 سال بعد عبادت کے لیے کھول دیا گیا تھا۔ سردار سورن سنگھ حکومت کے اس اقدام کو سراہا تھا۔ سورن سنگھ نے سال 2011 میں پاکستان تحریک انصاف میں شمولیت اختیار کی تھی جبکہ اس سے پہلے وہ جماعت اسلامی سے وابستہ تھے۔ وہ سکھ برادی کے اہم رکن تھے اور اقلیتوں کے حقوق کے لیے انھوں نے ہمیشہ آواز اٹھائی ہے۔ پیشے کے لحاظ سے وہ ڈاکٹر تھے اور اس کے علاوہ پشتو زبان کی ٹی وی چینل اے وی ٹی خیبر کے لیے وہ تین سال تک ایک پروگرام کی میزبانی کرتے رہے جس کا نام تھا 'زہ ہم پاکستانی یم' جس کا مطلب ہے میں بھی پاکستانی ہوں۔ 31 مارچ کو اندرون پشاور شہر ہشتنگری گیٹ کے قریب سکھوں کے ایک گوردوارے کو 70 سال بعد عبادت کے لیے کھول دیا گیا تھا۔ سردار سورن سنگھ حکومت کے اس اقدام کو سراہا تھا اور کہا تھا کہ اس میں مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

(بی بی سی اردو)

تین لاشیں برآمد

کوئٹہ لیویز اہلکاروں نے 25 اپریل بلوچستان کے ضلع کچھ کے علاقے ہوشاب سے گولیوں سے چھلنی تین لاشیں برآمد کی ہیں۔ لیویز حکام کے مطابق نامعلوم افراد کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم اور شناخت کیلئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تربت منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ واقعے کی تفتیش جاری ہے۔ لیویز حکام نے واقعے کو ٹارگٹ کلنگ قرار دیا ہے۔ صوبہ بلوچستان گذشتہ کچھ دہائیوں سے تشدد اور کشیدگی کے لپیٹ میں ہے جس کے نتیجے میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ عسکریت پسندوں اور علیحدگی پسندوں کی جانب یہاں سے سکیورٹی فورسز اور قومی اثاثوں پر حملے ایک معمول ہیں جبکہ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے نتیجے میں سیکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ گذشتہ ماہ سیکیورٹی فورسز نے ہندوستانی نیوی کے حاضر سروس افسر کو ایران سے بلوچستان میں داخل ہوتے ہوئے گرفتار کیا تھا، جس کے بارے میں سیکیورٹی اداروں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ہندوستانی خفیہ ایجنسی 'را' کا افسر ہے اور بلوچستان اور کراچی میں دہشت گردی کروانے میں ملوث ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

مزارعین کو اپنے ملکیتی حق کے حصول کے لیے مصائب کا سامنا

اسلام آباد صدف جس مکان میں بیٹھی ہے اس کی کچی دیواریں صرف عورتوں اور بچوں کی سسکیوں سے گونج رہی ہیں، کیونکہ حکام نے رات کے اندھیرے میں بغیر وارنٹ یا وضاحت گھر کے سارے مردوں کو حراست میں لے لیا تھا۔ انھیں کہاں رکھا گیا ہے؟ صدف یا اس کے گھر والوں کو کچھ علم نہیں۔ دس سالہ صدف ملکیت اور حقوق کی اس دہائیوں پرانی تحریک کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ اسے صرف یہ معلوم ہے ان کے والد پرائمری سکول میں ٹیچر تھے۔ 'وہ لوگ رات کو آئے تھے، انھوں نے میرے پاپا کو بہت مارا، میرے پاپا کو جیسے گندم کی بوری پھینکتے ہیں ویسے پھینکا، میں نے ان کو کہا پاپا کو مت مارو، انھوں نے مجھے بھی مارا۔ میرے پاپا اور چاچو کو کہاں لے گئے ہیں، ہمیں انصاف چاہیے۔' ہچکیوں اور سسکیوں کے بیچ صدف اتنا ہی بتا پائی۔ گھر کے تالے ٹوٹے پڑے ہیں اور صدف کی بوڑھی دادی کی ٹانگیں مسلسل کانپ رہی ہیں اور اُن پر گہرے نیل پڑے ہیں۔ 'میرے بیٹوں کو میرے سامنے مارتے رہے، میں اپنے بیٹوں کو بچا رہی تھی، انھوں نے مجھے بوٹوں سے پیچھے دھکیلا، میرے بچے میرے سامنے زمین پر تڑپ رہے تھے اور میں بے بس تھی۔ صدف کے والد کا شاید یہ قصور تھا کہ وہ بھی پنجاب کے ضلع اوکاڑہ کے ان مزارعین میں سے ہیں جو تقریباً 16 سالوں سے زرعی اصلاحات اور زمین کی ملکیت کے حقوق کے لیے تحریک چلا رہے ہیں۔ حال ہی میں انجمن مزارعین کے احتجاج کو نیشنل ایکشن پلان کے تحت روکا گیا۔ پولیس نے درجنوں مزارعین کو دہشت گردی کے الزامات میں گرفتار کیا اور صدف کے والد کی طرح کئی افراد کو گھروں سے اٹھایا گیا۔ 13 مزارعین لاپتہ ہیں جن میں سے چند کے خلاف اب دہشت گردی کے مقدمے درج کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔ عوامی ورکرز پارٹی کے جنرل سیکرٹری فاروق طارق کا کہنا ہے: 'سالوں سے کاشتکاری کرتے کسان اچانک دہشت گرد کیسے ہوگئے؟ مجھے یقین ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کی آڑ میں یہ مزارعوں کے خلاف انتقامی کارروائی ہے کیونکہ وہ اپنے حقوق کے لیے مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ڈی پی او اوکاڑہ کا کہنا تھا کہ انتظامیہ جرائم پیشہ اور دہشت گردی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔' 'اگر کوئی خود کو قانون سے بالاتر سمجھتا ہے تو اس کو قانون سکھانا ہمارا فرض ہے۔' جب ان سے الزامات کا ثبوت مانگا گیا تو انھوں نے کہا کہ 'وقت آنے پر بتائیں گے۔' قیام پاکستان سے قبل سے جاری اس تنازعے کا حل اکثر طاقت کے ذریعے نکالنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس بار بھی تاریخ کو دہرایا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے ریاست کی جانب سے مزارعوں کے خلاف طاقت کے استعمال کی شدید مذمت کی ہے جس کے لیے اس بار انسداد دہشت گردی کے قوانین کو ہتھیار بنایا جا رہا ہے۔

مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ فوج انھیں زمینوں سے بے دخل کرنا چاہتی ہے اور انتظامیہ اس میں ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ ایک دیہاتی اظہر اقبال نے کہا: 'ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہمیں کیوں دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے؟ ہمارے گھروں میں تو کھانے تک کے لیے کچھ نہیں ہوتا، سارا دن کھیتی باڑی کرتے ہیں، ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے، ہم تو اپنے پیٹ کے لیے لڑ رہے ہیں۔' ماہرین کے مطابق اوکاڑہ، رینالا خورد اور اس کے گردونواح پر مشتمل یہ زرخیز زرعی زمین پنجاب حکومت کی ہے لیکن 17 ہزار ایکڑ سے زیادہ رقبے پر فوج کے زیرِ ملکیت فارم تعمیر ہیں۔ زمین کی قیمت اور اہمیت بڑھتی جا رہی ہے لیکن ایک سو سال سے اس زمین پر کاشت کاری کرنے والے مزارعوں کی زندگی میں کچھ نہیں بدلا۔ 60 سالہ محمد الطاف تپتی دھوپ میں گندم کی فصل کاٹ رہے ہیں۔ نسل در نسل زمین کے اس ٹکڑے کو اپنی محنت سے سنوارنے والے اس مضارع کو ایک وعدہ پورا ہونے کا انتظار ہے۔ بنجر زمین کو سو سال سے آباد کرنے والے مزارعین کو کئی حکومتوں نے اس زمین کی ملکیت کے خواب دکھائے، لیکن کاشتکاروں کو سالانہ ٹھیکے پر منتقل کر کے اس زمین کی ملکیت سے مزید دور کر دیا گیا جس میں ان کے باپ دادا دفن ہیں۔ محمد الطاف کے لہجے میں تھکاوٹ ہے: 'میرا دادا بھی غلام تھا، پھر باپ غلام، یہ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ہم ساری عمر غلام رہیں، زمینیں ہم سے چھین لیں، خون پسینے سے مزدوری ہم کریں اور فصل اٹھا کر یہ لے جائیں۔' جاگیردار اور مزارعے کے درمیان جدوجہد کی کہانی بہت پرانی ہے۔ لیکن جہاں جاگیردار خود ریاست ہو، تو پھر مزارع اپنے حق کے لیے کس کا در کھٹکھٹائے؟

(بی بی سی اردو)

قصور زیادتی اسکینڈل

دو ملزمان کو عمر قید کی سزا

لاہور انسداد دہشت گردی کی عدالت نے 18 اپریل کو قصور میں بچوں کے ساتھ بدفعلی اور زیادتی میں ملوث دو ملزمان کو عمر قید کی سزا سنا دی ہے۔ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج چوہدری محمد الیاس نے مذکورہ کیس کی سماعت کی اور ملزم حسیم عامر اور فیضان مجید کو مجرم قرار دیا۔ دونوں ملزمان کو عمر قید کی سزا کے ساتھ تین لاکھ روپے فی کس جرمانے کی سزا بھی سنائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ مذکورہ کیس ضلع قصور کے گنڈا سنگھ والا پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ قصور اسکینڈل کے حوالے سے 19 مقدمات انسداد دہشت گردی کی عدالت میں منتقل کیے گئے تھے جن میں 4 مقدمات کو انسداد دہشت گردی کی عدالت سے دیگر عدالتوں میں منتقل کر دیا گیا تھا جبکہ 14 مقدمات زیرِ التوا ہیں۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز نے وکیل عدنان لیاقت کے حوالے سے بتایا ہے کہ 17 افراد، جس میں ایک ہی خاندان کے 14 افراد بھی شامل ہیں، کو بچوں کے ساتھ بدفعلی، جنسی زیادتی، ان کے رشتے داروں کو بلیک میل کرنے اور بھتہ مانگنے پر ملزمان پر فردِ جرم عائد کر دی گئی ہے۔ خیال رہے کہ گذشتہ سال یہ رپورٹس منظر عام پر آئی تھی کہ قصور سے پانچ کلومیٹر دور قائم حسین خان والا گاؤں کے 280 بچوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا جبکہ اس دوران ان کی ویڈیو بھی بنائی گئی، ان بچوں کی عمریں 14 سال سے کم بتائی گئی تھیں۔ رپورٹس کے مطابق ان بچوں کے خاندانوں کو ویڈیو دکھا کر بلیک میل بھی کیا جاتا تھا اور ان کے بچوں کی ویڈیو منظر عام پر نہ لانے کیلئے لاکھوں روپے بھتہ طلب کیا جاتا تھا۔ واضح رہے کہ قصور میں بچوں کے ساتھ ہونے والی بدفعلی، جنسی زیادتی اور اس کی فلم بندی کے واقعات کے منظر عام پر آنے کے بعد سات متاثرہ بچوں کے عزیزوں کی جانب سے ایف آئی آر درج کروائی گئی تھی۔ اس واقعے میں گرفتار ہونے والے 12 میں سے پانچ ملزمان کو لاہور کی انسداد دہشت گردی (اے ٹی سی) کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ گنڈا سنگھ پولیس اسٹیشن کے تحقیقاتی افسر کی جانب سے عدالت سے استدعا کی گئی تھی کہ بچوں پر تشدد میں استعمال ہونے والے ہتھیار، آلات اور جرم میں استعمال ہونے والی دیگر اشیاء برآمد کروانے کے لیے ملزمان کا ریمانڈ دیا جائے۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

تیز دھار آلے سے جان لے لی

پیر محل 29مارچ کو پیر محل کے علاقہ میں گھریلو ناچاقی پر شوہر نے بیوی کو ٹوکے کے وار کر کے قتل کر دیا۔ پولیس کے مطابق ذوالفقار ٹاؤن کے رہائشی عارف علی کا گھریلو ناچاقی پر اپنی بیوی سمیرا بی بی سے جھگڑا ہوا تھا۔ اسی رنجش پر ملزم نے خاتون کو ٹوکے کے وار کر کے قتل کر دیا اور آلہ قتل سمیت موقع سے فرار ہو گیا۔ قتل کی واردات کا پتہ چلنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر مقتولہ کی نعش کو تحویل میں لے کر پوسٹمارٹم کروانے کے بعد ورثا کے حوالے کر دیا ہے۔ پولیس نے مقتولہ کے گھر والوں کی درخواست پر ملزم کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(نامہ نگار)

دھماکہ خیز مواد پھٹنے سے دو افراد زخمی

کرم ایجنسی 19اپریل 2016ءکو اپر کرم ایجنسی کے علاقے مقبل سے اناگل ولد چار گل اور ضابطہ ولد گلاب خان موٹر کار میں صدہ جا رہے تھے اس دوران غوز گڑھی کے قریب سڑک کے کنارے نصب شدہ بارودی سرنگ سے ان کی گاڑی ٹکرائی جس کے نتیجے میں گاڑی میں دونوں سوار زخمی ہو گئے اور ان کی گاڑی کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ واقعہ کے بعد سیکورٹی فورسسز علاقے کو پہنچ گئے اور دونوں زخمیوں کو قریبی صدہ ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں پر ان کی حالت تسلی بخش بتائی جاتی ہے۔ اب تک کسی نے واقعے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ انتظامیہ نے نامعلوم افراد کے خلاف بارودی سرنگ نصب کرنے کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(محمد حسن)

بچے کو جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کی کوشش

سانگھڑ جھول شہر کے وارڈ نمبر 7 کے محلّہ میں قائم مدرسہ کے معلم عطامحمد خاصخیلی نے مدرسہ میں پڑھنے والے طالب علم ثاقب کو کمرے میں بند کر کے جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ تاہم، بچے کے شور مچانے پر کئی افراد اکٹھا ہو گئے۔ کمرے کا دروازہ کھولا گیا تو بچہ بھاگ کر گھر چلا گیا اور اپنے والد کو شکایت کی۔ ثاقب کے والد سائیں ڈنو خاصخیلی کی درخواست پر معلم عطامحمد خاصخیلی کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا لیکن ملزم فرار ہو گیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کرنے کے لیے چھاپے مارے۔ ملزم نہ ملنے پر اس کے والد سالم خاصخیلی کو گرفتار کر لیا گیا۔ تاہم، بعدازاں لوگوں کی مداخلت پر ملزم کے والد کو رہا کر دیا گیا۔

(ابراہیم خلجی)

15-17اپریل، حیدر آباد: ایچ آر سی پی نے حیدر آباد ادبی میلے کے دوران انسانی حقوق کے لٹریچر کا اسٹال لگایا

ضلع کچھ سے تین لاشیں برآمد

کوئٹہ لیویز اہلکاروں نے 25اپریل بلوچستان کے ضلع کچھ کے علاقے ہوشاب سے گولیوں سے چھلنی تین لاشیں برآمد کی ہیں۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر لیویز حکام نے ڈان ڈاٹ کام کو بتایا ہے کہ مقتولین حلیے سے مزدور معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 'مقتولین کو بہت قریب سے گولیاں ماری گئی ہیں'۔ لیویز حکام کے مطابق نامعلوم افراد کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم اور شناخت کیلئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال تربت منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ واقعے کی تفتیش جاری ہے۔ لیویز حکام نے واقعے کو ٹارگٹ کلنگ قرار دیا ہے۔ خیال رہے کہ فوری طور پر واقعے کی ذمہ داری کسی بھی گروپ نے قبول نہیں کی ہے۔ صوبہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے تاہم یہاں ترقیاتی کام دیگر صوبوں کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صوبہ بلوچستان گذشتہ کچھ دہائیوں سے تشدد اور کشیدگی کے لپیٹ میں ہے جس کے نتیجے میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ عسکریت پسندوں اور علیحدگی پسندوں کی جانب یہاں سیکیورٹی فورسز اور قومی اثاثوں پر حملے ایک معمول ہیں جبکہ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے نتیجے میں سیکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ گذشتہ ماہ سیکیورٹی فورسز نے ہندوستانی نیوی کے حاضر سروس افسر کو ایران سے بلوچستان میں داخل ہوتے ہوئے گرفتار کیا تھا، جس کے بارے میں سیکورٹی اداروں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ہندوستانی خفیہ ایجنسی 'را' کا افسر ہے اور بلوچستان اور کراچی میں دہشت گردی کروانے میں ملوث ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

ملازمتوں کے خاتمے کا فیصلہ واپس لیا جائے

ٹوبہ ٹیک سنگھ 14اپریل کو پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے تحت محکمہ صحت میں کام کرنے والے سینکڑوں مرد اور خواتین ملازموں نے کنٹریکٹ ختم کیے جانے کے خلاف احتجاجی ریلی نکالی۔ احتجاجی ریلی جھنگ روڈ پر واقعہ ہیلتھ کمپلیکس سے شروع ہو کر جھنگ روڈ اور شہباز چوک سے ہوتی ہوئی ضلع کچہری میں ڈی سی او دفتر کے سامنے پہنچ کر اختتام پذیر ہوئی۔ ڈی سی او دفتر کے باہر ریلی کے شرکا نے احتجاجی مظاہرہ کیا جس کی قیادت پی آر ایس پی کے ملازم احمد صباح اور نعیم نے کی۔ اس موقع پر امن و امان کی صورت حال کو برقرار رکھنے کے لیے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ ریلی میں شریک سینکڑوں ملازموں نے کنٹریکٹ ختم کیے جانے کے خلاف اور انہیں ریگولر کیے جانے کے مطالبات پر مبنی بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے۔ ملازموں نے اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ پی آر ایس پی کے تحت سال 2004 سے محکمہ صحت میں کام کر رہے ہیں۔ شرکا نے کہا کہ اتنے برسوں بعد کنٹریکٹ ختم کر کے انہیں ملازمتوں سے نکالنا ان کے ساتھ سراسر زیادتی ہے اور ان کے معاشی قتل کے مترادف ہے۔ احتجاجی ریلی میں شریک ایک ملازم محمد سعید نے کہا کہ انہیں ملازمت سے نکالنے کی بجائے حکومت انہیں مستقل کرے۔ انہوں نے کہا کہ کنٹریکٹ ختم ہونے سے پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے تحت پنجاب کے 14 اضلاع میں محکمہ صحت میں کام کرنے والے سات ہزار ملازم بے روزگار ہو جائیں گے جن میں ٹوبہ کے 500 ملازم شامل ہیں۔ ملازمین نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں بھی لیڈی ہیلتھ ورکرز کی طرح محکمہ صحت کے تحت مستقل ملازمین کا درجہ دیا جائے۔ دوسری طرف پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے ڈسٹرکٹ سپورٹ منیجر خالد لطیف نے اس سلسلے میں ڈی سی او عامر اعجاز اکبر سے ملاقات کر کے انہیں اپنے مطالبات پیش کیے۔ جس پر ڈی سی او نے انہیں یقین دلایا کہ وہ اس سلسلے میں اعلیٰ ارباب اختیار سے بات کریں گے۔

(نامہ نگار)

رجعت پسندی کا چیلنج

آئی۔اے۔رحمٰن

وفاق اور پنجاب میں پاکستان مسلم لیگ ن کی حکومتیں بظاہر خودکو پاناما لیکس کے اثرات سے بچانے کی کوششوں میں اتنا مصروف دکھائی دیتی ہیں کہ انہوں نے اس بات کو نظرانداز کر رکھا ہے کہ مذہبی دقیانوسیت ریاست کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر رہی ہے۔ وہ وقت آن پہنچا ہے کہ شہریوں کو علماء اور سیاسی حکام دونوں ہی سے اس بات کی وضاحت مانگنی چاہیئے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔

حکومت نے بچپن کی شادیوں اور تشدد کے خلاف خواتین کو تحفظ دینے کے جو دو قوانین منظور کئے، ان کو کچھ ملاّ حضرات اور مذہبی سیاسی جماعتوں میں کام کرنے والے ان کے حامیوں نے شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ بچپن کی شادی اور خواتین پر تشدد کو جائز قرار دینے کے لیے اسلام کی کون سے تشریح اور توجیہہ کا سہارا لیا گیا ہے۔ چند معاملات کو چھوڑ کر اسلامی فقہ کے متعدد مکاتبِ فکر میں قانونی اہمیت کے بہت سارے معاملات پر مختلف نکتہ ہائے نظر موجود ہیں۔ اور متعدد امور میں اختلاف رائے بھی موجود ہے۔ نئی نسل کے وہ نوجوان جو اس سوچ کے ساتھ بڑے ہوئے ہیں کہ اسلام میں مقدس ملاؤں کا کوئی تصور ہی موجود نہیں اور ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے عقیدے کی خود تشریح کرے، انہیں اپنے مذہبی سکالروں یعنی علماء سے یہ پوچھنے کا حق ہے کہ وہ (علماء) جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کی تصدیق کے لیے وہ کس سند پر انحصار کرتے ہیں۔

اسی سے جڑا ایک اور سوال ہے اور وہ یہ کہ کیا خواتین مخالف احکامات کی بنیاد صدیوں پرانے ضابطوں پر رکھی گئی ہے یا ان کی توضیح آج کی پاکستانی معاشرت کی ساخت اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق کی گئی ہے، اس لیے کہ اسلامی قوانین میں تو اتنی لچک موجود ہے کہ وقت اور مقام کی مطابقت سے ان کی شکل وصورت میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے جو آئین کے آرٹیکل (2)228 کے مطابق ایسے افراد پر مشتمل ہوگا جو قرآن اور سنت کے مطابق اسلام کے اصولوں اور اس کے فلسفہ کی وضاحت کرنے کے لائق ہوں گے اور جو پاکستان کے اقتصادی، سیاسی، قانونی یا انتظامی مسائل کا ادراک رکھتے ہوں گے۔ ظاہر سی بات ہے کہ پاکستانی معاشرے کے لیے جب اسلامی قانونی معیارات تیار کئے جائیں گے تو اس وقت متعلقہ اقتصادی، سیاسی، قانونی یا انتظامی مسائل کو پیش نظر رکھنا ہی پڑے گا۔ بصورت دیگر اس بات کا تذکرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی کہ کونسل کا رکن منتخب ہونے کے لئے مذہبی سکالروں کو مندرجہ بالا شعبوں پر بھی عبور ہونا چاہیئے۔

عقیدے کے استعمال کے ان قابل مذمت واقعات کے پیش نظر یہ معاملہ اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے جن کا مقصد ان اقدامات کا دفاع کرنا تھا جن کی مذہب منظوری نہیں دیتا اور نہ دے سکتا ہے۔ ملک کے بعض حصوں میں لڑکیوں کے تعلیمی اداروں کو مسمار کرنا سلام کے عین مطابق سمجھا جاتا ہے حالانکہ سبھی جانتے ہیں کہ ایسی کارروائی کا مقصد جاگیردارانہ سوچ اور روایت کو تحفظ دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسی طرح کچھ علماء نے فرسودہ اور استحصالی قبائلی نظام کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے جبکہ ایک عام مسلمان بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں اسی طرح مردوں پر عورتوں کے بھی حقوق ہیں۔ لیکن جب کچھ ملاّ مردوں کے اس حق کہ وہ اپنی بیویوں کے بازو اور ٹانگیں توڑ سکتے ہیں، یا دوسرے عزیزوں کے ساتھ یہی سلوک کر سکتے ہیں، کا دفاع کرتے ہیں تو انسان کو حیرت ہوتی ہے کہ وہ

> ایران کے 1905ء کے آئین کی تیاری کے دوران پارلیمان کو مشورہ دینے کے لئے علماء کے بورڈ کے قیام کی مخالفت کرتے ہوئے علامہ اقبال نے برصغیر کے مسلمانوں کو متنبہ کیا تھا کہ اس مثال کو ہرگز نہ اپنائیں۔

کس مذہب کے حوالے سے ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ لوگوں کو اس حوالے سے مطمئن کرنا بھی ازحد ضروری ہے کہ اجتہاد کے دروازے بند نہیں ہوئے اور اجتہاد کے دروازے اس وقت تک بند نہیں ہوں گے جب تک پاکستان کے آج کے مسلمان مفکر یہ حق اور اختیار حاصل نہیں کر لیتے کہ وہ اسلامی فقہ کے احیاء سے متعلق علامہ اقبال کی سوچ اور فکر سے مکمل طور علیحدگی اختیار نہیں کر لیتے۔ اگرچہ اس فکر اور سوچ کو ہم گذشتہ پانچ صدیوں سے فراموش کر چکے ہیں لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ وہ سوچ اور فکر ہمارے لئے 1930ء کی نسبت زیادہ با مقصد اور مفید ہے جب علامہ اقبال نے الہ آباد میں اس حوالے سے خطاب کیا تھا۔

حالیہ مباحثوں کے دوران ایک اور اہم سوال سامنے آیا ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ قانون سازی کا اختیار کس کو حاصل ہے۔ کیا یہ اختیار قانون ساز ادارے کا ہے یا علماء کے ادارے کا۔ ہر شخص یہ جاننا چاہے گا کہ اس معاملے پر اقبال کے قول فیصل کو ترجیح کیوں نہیں دی گئی۔ ایران کے 1905ء کے آئین کی تیاری کے دوران پارلیمان کو مشورہ دینے کے لئے علماء کے بورڈ کے قیام کی مخالفت کرتے ہوئے علامہ اقبال نے برصغیر کے مسلمانوں کو متنبہ کیا تھا کہ اس مثال کو ہرگز نہ اپنائیں۔ علامہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جدید مسلم ریاست میں منتخب اراکین پارلیمان کو مکمل اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے لیے قوانین بنائے اور اگر علماء چاہتے ہیں کہ وہ قوانین بنائیں یا قانون سازی پر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں تو پھر انہیں چاہیئے کہ انتخاب کے ذریعے منتخب ہو کر پارلیمان میں آئیں اور قانون سازی کے عمل میں شرکت کریں۔

جنرل ضیاء کے قانون سازی اور اسلام کی تشریح کے مطلق اختیارات حاصل کرنے سے پہلے تک پاکستان میں آئینی طریقہ کار یہ تھا کہ قوانین بنانے کا مکمل اختیار پارلیمنٹ کے پاس تھا۔ اس اصول کے دوبارہ اطلاق سے انکار کی صورت میں پاکستان کو قانونی بحران کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اب ہمارے ہاں اٹھائے جانے والے سوالات کے جواب حاصل کرنے کی ضرورت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ایک مرتبہ پھر رجعت پسند لابی کو خوش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کے ساتھ خواتین پر تشدد کے خلاف پنجاب اسمبلی کے ایکٹ میں ممکنہ تبدیلیوں کے حوالے سے صلاح مشورہ کیا جا رہا ہے۔ اصولی طور پر تو کسی بھی قانون کے بارے میں ناقدین کے کسی بھی گروپ کے ساتھ بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن عوام میں اس وقت شکوک اور شبہات پیدا ہوتے ہیں جب معلوم ہوتا ہے کہ اس فراخدلانہ پالیسی کا فائدہ صرف مذہبی سیاسی جماعتوں کو ہو رہا ہے۔

بدقسمتی سے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے ماضی میں رجعت پسند عناصر کو خوش کر کے اٹھائے جانے والے نقصان سے سبق حاصل نہیں کیا۔ قرارداد مقاصد کے مصنفین کا خیال تھا کہ مذہبی جماعتیں انہیں اس دستاویز کی اپنی مرضی کی تشریح اور توضیح کرنے دیں گی لیکن ان کا یہ خیال بہت جلد غلط ثابت ہو گیا تھا۔ بھٹو حکومت کا خیال تھا کہ احمدیوں کے خلاف ہونے والا احتجاج اس وقت ختم ہو جائے گا جب احمدیوں کو اقلیت قرار دے دیا جائے گا۔ اس منطق نے بہت سے مسائل کو جنم دیا۔ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ مدارس میں ضیاء الحق کی ''سرمایہ کاری'' کا لوگوں کے سیاسی میلان اور رجحان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ امید ہی کی جا سکتی ہے کہ انہیں اب سمجھ آ گئی ہوگی کہ وہ غلطی پر تھے۔

پاکستان کے مسلمانوں کی زندگیوں میں مذہب کی جو اہمیت ہے، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے خلاف بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی ذی ہوش شخص تشدد ترک کرنے والے مذہبی کارکنوں کیخلاف طاقت کے استعمال کی حمایت نہیں کرے گا۔ لیکن ایک بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ سمجھوتہ کرنا اور طاقت کا استعمال ہی وہ طریقے نہیں ہیں جن کے ذریعے مفاد عامہ کو تحفظ دینے والے لوگ امن عامہ بحال رکھ سکتے ہیں۔ مذہبی معاملات پر گفتگو کی اجارہ داری مولاناؤں کے حوالے کر کے ہم نے رجعت پسندوں کو اس قدر فوقیت دے دی ہے جس کے وہ کسی بھی طرح حقدار نہیں تھے۔

ایک وقت تھا جب برصغیر کے مسلمان اپنے عقیدے کی انتہائی لبرل شکل کی پیروی کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے لیکن آج اس روایت کو خارجیت پسند سیاست کی قربان گاہ پر قربان کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ وقت متوازن بین المذہب گفت وشنید شروع کرنے کے لئے اقدامات کی شدید ضرورت ہے تاہم حکام اور علماء اپنے مسائل پارلیمان میں رکھیں جس کے رتبے کی کسی بھی فریق نے مذمت نہیں کی۔

(انگریزی سے ترجمہ، بشکریہ ڈان)

خاتون کے ساتھ زیادتی کے معاملے پر جرگے کا انعقاد

سانگھڑ ضلع سانگھڑ کی تحصیل جام نواز علی کے شہر بیرانی میں 02اپریل 2016 کو جرگہ کیا گیا جس میں 18ماہ قبل ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ مبینہ زیادتی کے مجرموں پر27لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ محمد اختر راجپوت کی بیوی کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ فیصلہ سابق رکن قومی اسمبلی محمد خان جونیجو کی قیادت میں مری ہاؤس پر کیا گیا جس میں مدعی و ملزمان، دونوں فریقین اور دیگرافراد شریک ہوئے۔ پی پی کے رہنما سید یار محمد شاہ اور جان محمد مری نے دونوں فریقین کی باتیں سننے کے بعد ایک ملزم طالب راجپوت پر جرم ثابت ہونے پر اسے 17لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا اور ملزمان جہانزیب اور عادل راجپوت پر 5,5لاکھ جرمانہ عائد کیا گیا۔ بعد میں دونوں فریقین کو آپس میں ملا دیا گیا۔ بیرانی پولیس اسٹیشن پر اختر راجپوت نے ملزمان کے خلاف مقدمہ بھی درج کروایا تھا۔ (ابراہیم خلجی)

30-04-2016اوکاڑہ:فیکٹ فائنڈنگ مشن

انسانی حقوق کے کارکنان پر جھوٹے مقدمہ کا اندراج

ملتان 20اپریل 2016 کو پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، ملتان ٹاسک فورس کے دفتر میں بھٹہ مزدور رہنماؤں کے خلاف درج کئے گئے جھوٹے مقدمہ کے خلاف پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں انسانی حقوق کے کارکنوں اور سماجی تنظیموں کے عہدیداروں نے شرکت کی ۔ پریس کانفرنس میں پنجاب بھٹہ مزدور فیڈریشن (رجسٹرڈ) کی خواتین ونگ کی انچارج رانی بی بی زوجہ غلام شبیر، مسماۃ شکیلہ بی بی، عبدالمجید، محمد راشد اور 4 سالہ دعا فاطمہ کو گرفتار کر کے ان کے خلاف پولیس تھانہ مظفر آباد ملتان کی جانب درج کئے گئے جھوٹے مقدمہ نمبر 253/16 زیردفعہ 511/386/420/419 کے خلاف شدید مذمت کی گئی۔ سماجی تنظیموں کی جانب سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ رانی بی بی اور اس کے ساتھیوں کے خلاف درج کئے گئے جھوٹے اور من گھڑت مقدمہ کو فوری طور پر خارج کیا جائے اور ان سب کو فی الفور رہا کیا جائے ۔ بھٹہ مالک غلام مصطفیٰ ولد عطاءاللہ سکنہ منٹھار برکس کمپنی حامد پور کنورہ نے پولیس تھانہ مظفر آباد میں رانی بی بی اور ان کے ساتھیوں کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کروایا تا کہ رانی بی بی بھٹہ پر ہونے والے مزدوروں کے استحصال اور جبری مشقت جیسے گھناؤنے جرائم پر خاموش رہے۔

پولیس نے چائلڈ لیبرا یکٹ 2016 و پنجاب گزٹ کی خلاف ورزی کرنے پر بھٹہ مالکان کے خلاف کاروائی کرنے کی بجائے سماجی کارکنوں جو کہ بھٹہ مزدوروں کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں، کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد مقدمہ درج کیا جو کہ قابل افسوس عمل ہے۔ سول سوسائٹی کی جانب سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ حکومت انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا فوری نوٹس لے اور انسانی حقوق کے کارکنان پر جھوٹے مقدمات درج کرانے والے تمام افراد کے خلاف قانونی کاروائی کرے اور انسانی حقوق کے محافظین کو تحفظ فراہم کرے۔ HRCP نے گرفتار کئے گئے رانی بی بی اور ان کے ساتھیوں کو مفت قانونی امداد دینے کا بھی اعلان کیا۔

پریس کانفرنس میں جسٹس اینڈ پیس کمیشن ملتان، پنجاب بھٹہ مزدور یونین، انسان دوست ایسوسی ایشن اور HRCP ملتان ٹاسک فورس کے عہدیداران نے شرکت کی۔

(ایچ آر سی پی، ملتان ٹاسک فورس)

خاتون اور مرد کا قتل

سبی سبی کے نواحی علاقہ گاؤں مل ہاڑہ میں پرانی دشمنی کے تنازعہ میں خاتون سمیت نوجوان قتل۔ 23.03.2016 کو سبی کے نواحی علاقہ گاؤں مل ہاڑہ میں پرانی دشمنی کے شاخسانہ میں نامعلوم ملزمان نے فائرنگ کر کے محبّ علی ہاڑہ اور خاتون مسماۃ (ز) کو قتل کر دیا۔ اطلاع ملتے ہی لیویز فورس کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور نعشوں کو تحویل میں لے کر ضروری کاروائی کے لیے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پہنچایا۔ عینی شاہدین کے مطابق قتل کی وجہ پرانی دشمنی تھی۔ (عالم

بیوی کو قتل کر دیا

پیر محل گھریلو تنازعہ پر ایک شخص نے اپنی بیوی کو قتل کرنے کے بعد خود کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ پیر محل کی مضافاتی بستی ذوالفقار ٹاؤن کے محمد عارف نے یکم اپریل کو مبینہ طور پر گھریلو جھگڑے پر دلبرداشتہ ہوتے ہوئے اپنی بیوی سمیرا بی بی کو ایک روز قبل قتل کر دیا تھا۔ سمیرا چار بچوں کی ماں تھی جسے عارف نے چھریوں کے وار کر کے قتل کیا ہے۔ دو دن بعد قاتل شوہر نے پولیس کو آلہ قتل سمیت اپنی گرفتاری پیش کر دی۔ (نامہ نگار)

جڑواں ریاستوں کی کتھا

آئی۔اے۔رحمٰن

بھارت کا دورہ کرنے والے وہ پاکستانی جو عام طور پر اپنے ملک کے مستقبل کے حوالے سے پریشان نظر آتے ہیں، اس وقت سکون محسوس کرتے ہیں جب بھارتی افراد کی ایک خاصی تعداد اپنے ملک کے حوالے سے پریشانی کا اظہار کرتی نظر آتی ہے۔شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہمزاد ریاستیں متعدد ایسے مسائل کا سامنا کرتی ہیں جن کے درمیان بہت زیادہ مماثلت پائی جاتی ہے۔اور دونوں ریاستوں کے عوام برصغیر کی مشترکہ ثقافت میں ان کا حل تلاش کرتے ہیں۔اس کی مثال میں اپریل کے تیسرے ہفتے کے دوران دہلی میں بائیں بازو کی طرف جھکاؤ رکھنے والے دانشوروں اور سماجی سطح پر متحرک افراد کے اجتماعات میں ہونے والے بحث مباحثہ کے حوالے سے دوں گا۔ان اجتماعات میں جس تشویش کا اظہار بار بار کیا جارہا تھا وہ یہ تھا کہ اگر کیسری یا زعفرانی بریگیڈ تمام معاملات ہندُتوا کے تحت طے کرداتا رہا تو پھر ہندوستان کا کیا ہوگا۔اس کے خلاف مزاحمت کی چنگاریاں نظر آتی ہیں۔مثال کے طور پر ادیبوں اور فنکاروں نے ریاستی ایوارڈ وصول کرنے سے انکار کردیا۔ یا جواہرلال نہرو یونیورسٹی کے طالب علم رہنماؤں نے اپنی دلیرانہ سرکشی کے ذریعے ہندُتوا کی مزاحمت کی۔لیکن عمومی طور پر جو نتیجہ اخذ کیا گیا وہ یہ تھا کہ ان اقدامات سے امید اور حوصلہ تو ملے لیکن اس سے کسی ایسی تحریک نے جنم نہیں لیا جو اس لغو اور پُرفریب شعبدہ کے خلاف عام لوگوں کو سڑکوں پر لے آتی اور جو وقت کی سب سے بڑی ضرورت تھی۔

یہ بات بھی مشاہدے میں آئی کہ رجائیت پسندوں کے جوش وخروش میں کمی آئی ہے۔ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ آزاد خیال افراد کو آگے آنے دیا گیا (جن کے بارے میں متفقہ رائے یہی تھی کہ ان پر کسی صورت انحصار نہ کیا جائے) جس کی کوئی زیادہ ضرورت نہیں تھی۔لیکن آخر کار کسی نے یہ کہہ کر بحث کو مختصر کردیا کہ بھارت کبھی بھی بنیاد پرستی کی جنگ میں شریک نہیں ہوگا اس لیے کہ اس کی معاشرت میں برداشت اور تحمل کی روایات بہت گہری ہیں اس لیے بے حد مضبوط و مستحکم ہیں۔پاکستان میں اس قسم کے اجتماعات میں ایسی مماثلات شاید ہی مل سکیں۔ ہمارے ہاں کے اجتماعات میں سول سوسائٹی کی غیر یقینی کی کیفیت پر گریہ زاری (اس میں ریاستی حکام بھی شریک ہوتے ہیں) کی جاتی ہے لیکن افق پر کہیں کوئی روشن ستارہ نظر نہیں آتا، امید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی۔تو کیا اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ بھارت اور پاکستان دونوں ایسے لوگوں کے ہاتھوں نقصان اٹھاتے رہیں گے جن کے پاس منتر ہیں، جن کے پاس مذہب کے پھندے ہیں اور جن کی رائے کو ٹھکرانے کا مطلب مذہبی کی توہین ہے اور مذہب کی توہین کس قانون کے نفاذ کی دعوت دیتی ہے۔بہرحال ہمارے ہاں یہ محال ہے کہ عدلیہ انتظامیہ کو چیلنج نہ کرنے یا قانون ساز ادارے کی سبکی کی خاطر اس کی حیثیت سے انحراف نہ کیا جائے۔آخری بار یہ سپریم کورٹ کے سابق جج تھے جنہوں نے قانون میں ترمیم کرنے پر پارلیمنٹ کی سرزنش کی کہ ترمیم کا مقصد صرف اتنا تھا کہ ایک اٹھارہ سالہ نوجوان کو پھانسی دی جاسکے۔

اس بار یہ کام اترا کھنڈ ہائی کورٹ نے سرانجام دیا۔صدر نے ریاستی حکومت کو برطرف کردیا تھا جس پر اترا کھنڈ ہائی کورٹ صدر کے اس فیصلے پر سخت غصے میں آئی۔صدر کی شخصیت مقتدر ہوتی ہے۔عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا اگرچہ صدر مقتدر شخصیت ہوتا ہے لیکن وہ بھی ہولناک غلطی کا مرتکب ہوسکتا ہے۔ بحران اس وقت پیدا ہوا جب وزیراعلیٰ کے حامیوں نے حزب اختلاف بی جے پی میں شمولیت اختیار کی اور صدر نے اسٹیبلشمنٹ کے اس نکتہ نظر سے اتفاق کرلیا کہ حکومت ٹوٹ گئی تھی۔اب بی جے پی شدت سے منتظر تھی کہ اس کو ریاستی حکومت بنانے کی دعوت دی جائے۔آخری نتیجہ کچھ بھی ہو، بی جے پی پر یہ الزام تو آنا ہی تھا کہ اس نے ریاستی حکومت کو گرانے کے لیے جوڑ توڑ کیا تھا۔

آخری بار یہ سپریم کورٹ کے سابق جج تھے جنہوں نے قانون میں ترمیم کرنے پر پارلیمنٹ کی سرزنش کی کہ ترمیم کا مقصد صرف اتنا تھا کہ ایک اٹھارہ سالہ نوجوان کو پھانسی دی جاسکے۔

سیاست کے پاکستانی طلبہ کے لیے یہ کوئی حیران کن صورت حال نہیں تھی۔اور نہ ہی اس کہانی میں کوئی حیرت زدہ کردینے والی بات تھی۔ آزادی کے ابتدائی دنوں میں بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں میں حکمران جماعتیں حزب اختلاف کی کسی جماعت کو کیسے برداشت کرسکتی تھیں کہ وہ ریاست یا صوبے میں اپنی حکومت بنائیں لیکن ایک خیال یہ تھا کہ بھارت میں اس وقت اس عمل کا خاتمہ ہوگیا تھا جب آندھرا کے وزیراعلیٰ اسمبلی میں اپنے تمام حامیوں کو ساتھ لے کر جہاز کے ذریعے دارالحکومت پہنچ گئے اور مرکز کو مجبور کیا کہ وہ وزیراعلیٰ کی برطرفی کے احکامات واپس لے لیکن پاکستان میں تادیر یہ سلسلہ جاری رہا اور یہاں پر تمام تر طاقت کے مرکز صدر صاحبان بار بار قومی اسمبلی توڑتے رہے۔ جہاں تک عدلیہ اور انتظامیہ کے تعلقات کا معاملہ ہے تو یہ واضح نہیں کیا کہ بھارت پاکستان کی تقلید کر رہا تھا یا پاکستان بھارت کے ابتدائی سالوں کے تجربات پر عمل کر رہا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ پاکستان کے چیف جسٹس صاحبان ذہنی کرب کے باعث تخلیہ میں آنسو بہاتے ہوں لیکن ایسا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا کہ انہوں نے سیاسی حکام کے سامنے کسی قسم کے اضمحلال کا اظہار کیا ہو لیکن بھارت کے چیف جسٹس ٹی ایس ٹھاکر کے بارے میں کہی جاسکتی ہے۔اب ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اپنے ذاتی مفاد کی بجائے انصاف کی خاطر دلائل دیتے ہوئے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس کا اظہار مناسب سمجھا ہو۔ بہرحال امید ہی کی جاسکتی ہے کہ ان کے اشکبار استدلال سے سرکار کی اس حد تک حوصلہ افزائی نہیں ہوگی کہ عدالتیں مودی کے وفاداروں سے بھرنی شروع ہوجائیں۔جسٹس ٹھاکر اپنے برادر ججوں کے سربراہ کے طور پر خود کو برقرار رکھنے کے لیے انتظامیہ کے ساتھ اس سے بہتر اور کیا سودے بازی کرسکتے تھے۔

دہلی کی حکومت نے نجی تعلیمی اداروں کو فیسیں بڑھانے سے روکنے کا جو فیصلہ کیا، اس سے پاکستانی پنجاب کے عوام کو اس قسم کا وہ اقدام ضرور یاد آیا ہوگا جو کچھ عرصہ قبل ان کی صوبائی حکومت نے اٹھایا تھا۔دونوں طرف کے نجی تعلیمی اداروں نے جو اسباب وعلل بتائے ہیں، وہ ایک جیسے ہی ہیں۔اور وہ یہ ہیں: اساتذہ پر اٹھنے والے اخراجات میں اضافہ، عمارتوں کے کرائے اور غیر نصابی سہولتوں پر اٹھنے والے اخراجات میں اضافہ۔ والدین بیچارے شکائتیں کرتے ہیں کہ وہ اتنی بھاری فیسوں کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتے لیکن ایسا لگتا ہے کہ دہلی ہو یا لاہور، طلبہ کے والدین کے لیے یہ مقدمہ جیتنا ممکن نظر نہیں آتا۔اگرچہ بھارتی سرکار نے لوگوں کا یہ بھروسہ تو بہرحال جیتا ہے کہ اس نے نجی اداروں کو مجبور کردیا کہ وہ غریب طلبہ کو فیس میں کمی کی سہولت مہیا کریں۔ نجی سکولوں کے سرپرستوں کو بھی احساس ہوا ہے اور امکان ہے کہ وہ اس استدلال کو تسلیم کرلیں کہ وہ جو چیز اپنے بچوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے بچوں پر کیوں لاگو کی جائے۔ جدید آزاد خیال بڑے لوگ والدین کے سامنے نہیں جھکیں گے جو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ متمول لوگ نہیں ہیں۔ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ آپ دہلی میں ہوں اور میٹرو ٹرین نیٹ ورک کی توسیع پر آپ حیرت زدہ نہ ہوں۔ یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ ٹریفک کو محدود کرنے کی منصوبہ بندی آپ کو حیرت زدہ نہ کردے جس کے باعث سرکاری ٹرانسپورٹ چلانے والوں کے منافعوں میں معتدبہ اضافہ ہوا۔

کاروں کے مراعات یافتہ مالکان اپنی چال یا حکمت عملی کو خفیہ نہیں رکھتے کہ وہ کار استعمال کرنے والے ہر شخص کے لیے دو کاریں رکھ کر اس نظام کو ناکام بنانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ان میں سے ایک کار طاق دنوں کے لیے اور دوسری کار باقی دنوں میں چلانے کے لیے۔گرمی کی شدت اور پانی کی کمی کے باوجود دہلی کو جو چیز تازہ اور پُررونق رکھتی ہے، وہ اس کی ثقافتی سرگرمیاں ہیں جو ہر حالت میں جاری وساری رہتی ہیں۔ بہرم خان کے بیٹے عبدالرحیم خان خاناں کے مزار پر جانا اچھا لگا۔وہ مغل دربار کے قابل ترین افراد میں سرفہرست تھے۔عبدالرحیم خان خاناں نے نوعمر بادشاہ اکبر کو تخت وتاج دلوانے میں اہم ترین کردار ادا کیا تھا۔ ان کا مزار خستہ حال تھا مگر اب اس کو اس کی اصلی حالت میں بحال کردیا گیا ہے۔

صحافیوں کا معتوب ہونا

پاکستان کو یہ ’’امتیاز‘‘ حاصل ہے کہ اس کا شمار صحافیوں کے لیے خطرناک ترین ملکوں میں ہوتا ہے۔حکومت میں تبدیلی سے قبل سری لنکا میں صحافیوں کے ساتھ عمومی طور پر بُرا سلوک کیا جاتا تھا۔اب بنگلہ دیش نے صحافیوں کو اندھا دھند تشدد کا نشانہ بنانا شروع کردیا ہے۔لیکن نیپال کی جمہوری حکومت کو کیا ہوا ہے کہ کنک مانی ڈکشٹ کو جیل بھیج دیا گیا ہے؟ ویسے انہیں دشمن بنانے کا ملکہ حاصل ہے۔اگر تو انہیں اس وجہ سے سزا دی گئی ہے تو پھر بھی انہیں اس لیے عزت دینی چاہیے، ان کو توقیر کی جانی چاہیے کہ وہ جنوبی ایشیاء کی شناخت، پہچان ہیں۔

(انگریزی سے ترجمہ، بشکریہ ڈان)

کاری، کارو کہہ کر مار ڈالا:

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور ''جہد حق'' کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی جانے والی رپورٹوں کے مطابق 25 مارچ سے 24 اپریل تک 7 افراد پر کاروکاری کا الزام لگا کر قتل کر دیا گیا۔ جن میں 6 خواتین اور ایک مرد شامل ہیں۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	آلہ واردات	ملزم کا متاثرہ عورت /مرد سے تعلق	مقام	واقعہ کی بظاہر کوئی اور وجہ	ایف آئی آر درج/ نہیں	ملزم گرفتار/ نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
27مارچ	شام گولو	خاتون	28برس	ـ	اللہ بخش لاشاری	بندوق	دیور	گوٹھ جکھرانی، کندکوٹ	ـ	درج	گرفتار	کاوش
5اپریل	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	علی نواز، مشتاق	بندوق	شوہر، ساتھی	گوٹھ گل محمد جتوئی، دادو	ـ	درج	گرفتار	کاوش
11اپریل	نسیمہ شر	خاتون	ـ	غیر شادی شدہ	محمود شر، دھنی بخش	بندوق	اہل علاقہ	گوٹھ سمندر، گھوٹکی	ـ	درج	ـ	کاوش
11اپریل	موکل	خاتون	20برس	شادی شدہ	علی خان مارفانی	بندوق	سوتیلا بیٹا	گوٹھ کنڈ مارفانی، شکارپور	ـ	درج	ـ	کاوش
13اپریل	محمد رحیم	مرد	30برس	شادی شدہ	محمد عمر	ـ	اہل علاقہ	ٹھل، جیکب آباد	ـ	درج	ـ	عوامی آواز
18اپریل	لبیہ جمالی	خاتون	17برس	غیر شادی شدہ	اسلم جمالی	بندوق	رشتے دار	گوٹھ لائق جمالی، سانگھڑ	ـ	درج	ـ	کاوش
20اپریل	سلیمت جاگرانی	خاتون	45برس	شادی شدہ	شہمیر جاگیرانی	کلہاڑی	شوہر	گوٹھ میاں لعل، لاڑکانہ	ـ	درج	گرفتار	عوامی آواز

جنسی تشدد کے واقعات:

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہد حق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی جانے والی رپورٹوں کے مطابق 25 مارچ سے 24 اپریل تک 110 افراد کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جنسی زیادتی کا شکار ہونے والوں میں 74 خواتین شامل ہیں۔ 52 واقعات کے مقدمات درج کیے گئے اور 18 واقعات میں ملوث افراد گرفتار ہوئے۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت /مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج / نہیں	ملزم گرفتار/ نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
25مارچ	ـ	بچی	4برس	غیر شادی شدہ	خاور	کزن	عفان جی ٹاؤن، گجراں والا	ـ	گرفتار	ایکسپریس
25مارچ	ـ	بچی	12برس	غیر شادی شدہ	سرور	اہل علاقہ	حسن کے آرائیاں، پاکپتن	درج	گرفتار	ایکسپریس
25مارچ	مہر علی	بچہ	10برس	غیر شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	شاہدرہ ٹاؤن، لاہور	ـ	ـ	ایکسپریس
26مارچ	انعم	خاتون	23برس	غیر شادی شدہ	نواز	اہل علاقہ	چک 16 جنوبی، بھلوال	ـ	ـ	نوائے وقت
26مارچ	شہباز احمد	بچہ	9برس	غیر شادی شدہ	تابو	اہل علاقہ	چک نمبر 53 گ ب، جڑاں والا		ـ	نوائے وقت
26مارچ	ع	خاتون	ـ	ـ	بابر	اہل علاقہ	فیصل آباد	ـ	ـ	نوائے وقت
26مارچ	ـ	بچی	8برس	غیر شادی شدہ	احسان	کزن	گاؤں گرین، قصور	ـ	ـ	نوائے وقت
28مارچ	ـ	بچہ	9برس	غیر شادی شدہ	محسن	اہل علاقہ	گنڈا سنگھ والا، قصور	درج	ـ	نیشن
28مارچ	بلال	بچہ	8برس	غیر شادی شدہ	احسان	اہل علاقہ	گاؤں پلوسی، پشاور	درج	ـ	روزنامہ آج
29مارچ	ش	خاتون	ـ	شادی شدہ	عمران	اہل علاقہ	منصور آباد، فیصل آباد	ـ	ـ	نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
29مارچ	حسن جاوید	بچہ	ـ	غیرشادی شدہ	عابد	اہل علاقہ	چک 223 رب، فیصل آباد	ـ	ـ	نوائے وقت
29مارچ	الف	خاتون	16برس	غیرشادی شدہ	کاشف	اہل علاقہ	ہاؤسنگ کالونی، ٹوبہ ٹیک سنگھ	ـ	ـ	نوائے وقت
29مارچ	ن	خاتون	ـ	شادی شدہ	عمران	اہل علاقہ	منڈی شاہ جیونہ	ـ	ـ	نوائے وقت
29مارچ	ع۔ب	خاتون	ـ	شادی شدہ	رانجھا	اہل علاقہ	موضع بدھور جیانہ، جھنگ	ـ	ـ	نوائے وقت
29مارچ	ف	خاتون	ـ	شادی شدہ	سجاد ملاح	اہل علاقہ	چونڈکو، خیرپور	درج	ـ	روزنامہ کاوش
30مارچ	ط	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	تصدق علی مہر	اہل علاقہ	محلہ اسلام آباد، علی پور چٹھہ	درج	ـ	خبریں
30مارچ	ـ	بچہ	13برس	غیرشادی شدہ	سیف اللہ	معلم	گاؤں بچکان احمد زئی، لکی مروت	درج	گرفتار	ایکسپریس ٹریبیون
31مارچ	ش	خاتون	ـ	ـ	شیر علی	اہل علاقہ	حیات آباد فیز 3، پشاور	ـ	ـ	نوائے وقت
یکم اپریل	ـ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	اسلم	منگیتر	محلّہ سمن آباد، راولپنڈی	درج	ـ	نیشن
2اپریل	ـ	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	عامر	اہل علاقہ	چک نمبر 215 رب، فیصل آباد	ـ	ـ	نوائے وقت
2اپریل	ـ	بچہ	12برس	غیرشادی شدہ	مبین	اہل علاقہ	گاؤں باقر کے، قصور	ـ	ـ	نوائے وقت
2اپریل	ش	خاتون	ـ	شادی شدہ	چودھری حسام	اہل علاقہ	عمونکی، شیخوپورہ	درج	ـ	نوائے وقت
2اپریل	علی حمزہ	مرد	15برس	غیرشادی شدہ	مشتاق احمد	اہل علاقہ	مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	ـ	ـ	نوائے وقت
3اپریل	ص	خاتون	ـ	ـ	سرور	اہل علاقہ	چک 61 ج ب، فیصل آباد	ـ	ـ	نوائے وقت
3اپریل	ب	خاتون	ـ	ـ	قطب	اہل علاقہ	گاؤں 1 کے بی، پاکپتن	ـ	ـ	نوائے وقت
3اپریل	ـ	بچہ	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	ساہیوال	ـ	ـ	نوائے وقت
3اپریل	شنکر میگھواڑ	بچہ	12برس	غیرشادی شدہ	پریو چوہان، ساتھی	اہل علاقہ	ٹنڈو محمد خان	درج	ـ	روزنامہ کاوش
4اپریل	ش	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	اشتیاق احمد	اہل علاقہ	فیروزوالا	ـ	ـ	نوائے وقت
4اپریل	ب	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	وقاص	اہل علاقہ	فیروزوالا	ـ	ـ	نوائے وقت
4اپریل	س	بچی	4برس	غیرشادی شدہ	آصف	اہل علاقہ	ملتان	درج	گرفتار	نوائے وقت
4اپریل	ر	خاتون	ـ	ـ	شاہد	اہل علاقہ	کوٹ دیوان، پاکپتن	ـ	ـ	نوائے وقت
4اپریل	ذیشان	بچہ	ـ	غیرشادی شدہ	تاج محمد	ـ	یکہ توت، پشاور	درج	گرفتار	آج
4اپریل	علی حسنین	بچہ	ـ	غیرشادی شدہ	آصف علی، جابر علی	اہل علاقہ	چنیوٹ	ـ	ـ	نوائے وقت
5اپریل	الف	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	اسد، فیضی	اہل علاقہ	مغل چک، لدھے والا وڑائچ، گجراں والا	ـ	ـ	نوائے وقت
5اپریل	ک	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	اقبال	اہل علاقہ	58 ڈی، پاکپتن	ـ	ـ	نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
6اپریل	-	بچہ	-	غیرشادی شدہ	تہذیب	اہل علاقہ	ذوالفقار کالونی، حافظ آباد	درج	-	نیوز
6اپریل	پ	خاتون	-	شادی شدہ	ظہور احمد	اہل علاقہ	616 گ ب، فیصل آباد	-	-	خبریں
6اپریل	آصف	بچہ	13برس	غیرشادی شدہ	اسلم	اہل علاقہ	موضع قائم بھروانہ، جھنگ	-	-	نوائے وقت
7اپریل	ت	بچی	5برس	غیرشادی شدہ	-	اہل علاقہ	قادی ونڈ روڈ، قصور	درج	-	خبریں
7اپریل	-	بچی	8برس	غیرشادی شدہ	شفیق	اہل علاقہ	سبزہ زار، لاہور	درج	گرفتار	ایکسپریس
7اپریل	ر	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	راشد	اہل علاقہ	وڈالہ سندھواں، ڈسکہ	درج	-	نئی بات
8اپریل	س	خاتون	17برس	غیرشادی شدہ	-	رشتے دار	صالح پٹ، سکھر	درج	-	روزنامہ کاوش
8اپریل	عبدالمعید	بچہ	12برس	غیرشادی شدہ	شہزاد	اہل علاقہ	چک140ای بی، پاکپتن	-	-	نوائے وقت
8اپریل	ن	خاتون	-	غیرشادی شدہ	فہیم عباس	اہل علاقہ	چک452 گ ب، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
8اپریل	ز	خاتون	15برس	غیرشادی شدہ	خالد لطیف	اہل علاقہ	ڈجکوٹ، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
9اپریل	عمران شیخ	مرد	-	-	احمد خان، صدام، عالم ملاح	اہل علاقہ	سینٹرل جیل، حیدرآباد	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
9اپریل	کاشف مگسی	مرد	16برس	غیرشادی شدہ	-	اہل علاقہ	گوٹھ ذکریا، لاڑکانہ	درج	-	روزنامہ کاوش
9اپریل	نولیس کھنبر	مرد	17برس	غیرشادی شدہ	-	اہل علاقہ	گوٹھ ذکریا، لاڑکانہ	درج	-	روزنامہ کاوش
9اپریل	ص	خاتون	-	-	اسلم جمالی	اہل علاقہ	ڈگری، میرپورخاص	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
9اپریل	-	بچی	3برس	غیرشادی شدہ	منصوب	اہل علاقہ	چک207 گلوتراں والی، بھوآنہ	درج	-	ایکسپریس
9اپریل	شہباز	بچہ	-	غیرشادی شدہ	جاوید	اہل علاقہ	لوٹ شاہ قبرستان، قصور	درج	-	ایکسپریس
10اپریل	ر	خاتون	-	شادی شدہ	کاشف، ندیم، سرفراز، یعقوب	اہل علاقہ	قصور	درج	-	خبریں
10اپریل	ن	خاتون	-	-	عدیل، ناصر	اہل علاقہ	چک570 گ ب، بچیانہ	-	-	نوائے وقت
10اپریل	ر	خاتون	-	شادی شدہ	شماں	اہل علاقہ	اوکاڑہ	-	-	نوائے وقت
10اپریل	ش	خاتون	-	غیرشادی شدہ	منیر	اہل علاقہ	فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
10اپریل	ص	خاتون	12برس	غیرشادی شدہ	مطیع اللہ	خاتون	واپڈا ٹاؤن، گجراں والا	درج	-	خبریں
10اپریل	ف	خاتون	-	-	نواب، شوکت، عارب اوڈ	اہل علاقہ	فیض آباد کالونی، خیرپور	درج	-	عوامی آواز
11اپریل	م	خاتون	-	غیرشادی شدہ	عبدالقدیر	اہل علاقہ	شاداب کالونی، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
11اپریل	ث	خاتون	-	-	عادل عباس	اہل علاقہ	قائدآباد	-	-	نوائے وقت
11اپریل	ب	خاتون	-	شادی شدہ	عتیق	اہل علاقہ	زیڈ بلاک، گورنمنٹ کالونی، اوکاڑہ	-	-	نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت /مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج /نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
11اپریل	پ	خاتون	-	-	عبدالغنی، نذیر، سائیں ڈینو	اہل علاقہ	سکھر	درج	-	روزنامہ کاوش
11اپریل	م	خاتون	-	شادی شدہ	سرور علی	اہل علاقہ	اسلام کوٹ، تھرپارکر	درج	-	روزنامہ کاوش
12اپریل	-	خاتون	20برس	غیرشادی شدہ	کرشن کمار	اہل علاقہ	پمز ہسپتال، اسلام آباد	درج	-	ایکسپریس
12اپریل	الف	خاتون	17برس	غیرشادی شدہ	منٹھار	اہل علاقہ	گوٹھ قاسم تھیبو، ڈگری، میرپورخاص	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
13اپریل	پ	خاتون	-	شادی شدہ	قیصر	اہل علاقہ	سمبڑیال	-	-	نوائے وقت
13اپریل	کاشف	بچہ	5برس	غیرشادی شدہ	شاہد عباس	اہل علاقہ	موضع لاشاری، جھنگ	درج	-	نوائے وقت
13اپریل	ف	بچہ	-	غیرشادی شدہ	شانی	اہل علاقہ	چناب نگر	-	-	نوائے وقت
13اپریل	م	خاتون	-	غیرشادی شدہ	رضااللہ	اہل علاقہ	موضع ڈھولن ہتھاڑ، قصور	درج	-	دنیا
13اپریل	-	خاتون	-	شادی شدہ	عظیم، مجاہد	اہل علاقہ	فیروزوالا	-	-	جنگ
14اپریل	ش	خاتون	16برس	غیرشادی شدہ	-	اہل علاقہ	سادھوکے	-	-	نوائے وقت
15اپریل	پ	خاتون	-	شادی شدہ	خرم شہزاد	بھتیجا	جھال چکیاں، سرگودھا	-	-	خبریں
15اپریل	-	خاتون	-	غیرشادی شدہ	-	اہل علاقہ	موسیٰ کالونی، بہاولپور	-	گرفتار	ایکسپریس ٹریبیون
15اپریل	ص	بچہ	5برس	غیرشادی شدہ	طارق	اہل علاقہ	کوٹ اشرف کھوکھر، قصور	درج	-	ایکسپریس
15اپریل	ابوبکر	بچہ	-	غیرشادی شدہ	راشد علی	اہل علاقہ	اجناور، سانگلاہل	-	گرفتار	نوائے وقت
16اپریل	راجا کوہارو	مرد	15برس	غیرشادی شدہ	عطااللہ، نادر، نثار	اہل علاقہ	خیرپور ناتھن شاہ، دادو	-	-	عوامی آواز
16اپریل	ح	بچہ	8برس	غیرشادی شدہ	فاروق چوہان	اہل علاقہ	بچل شاہ میانی، سکھر	درج	گرفتار	روزنامہ عوامی آواز
16اپریل	م	خاتون	-	-	حیدر،	اہل علاقہ	فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
16اپریل	قاسم	بچہ	-	غیرشادی شدہ	گلزیب	اہل علاقہ	چک نمبر 110، چک جھمرہ	-	-	نوائے وقت
16اپریل	ل	خاتون	-	-	احسان	اہل علاقہ	میاں کالونی، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
16اپریل	آصف	بچہ	11برس	غیرشادی شدہ	عارف	اہل علاقہ	موضع حسو بلیل، جھنگ	-	-	نوائے وقت
16اپریل	-	بچی	6برس	غیرشادی شدہ	-	اہل علاقہ	گلشن اقبال، لاہور	-	-	نوائے وقت
16اپریل	-	بچی	5برس	غیرشادی شدہ	-	معلم	ٹیکسلا	درج	گرفتار	ایکسپریس ٹریبیون
16اپریل	ز	خاتون	-	شادی شدہ	علم دین	اہل علاقہ	محمودپورہ، کھڈیاں	درج	-	دنیا
17اپریل	گ	خاتون	-	شادی شدہ	نیاز، عبداللہ، متارو، خانو، جانو، اسمٰعیل	اہل علاقہ	سامارو، عمرکوٹ	درج	-	عوامی آواز
17اپریل	م	بچی	12برس	غیرشادی شدہ	-	اہل علاقہ	محلہ نورخان سنبل والا، کندیاں	درج	-	خبریں

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
17اپریل	ـ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	عبداللہ	باپ	36ج ب،فیصل آباد	درج	ـ	خبریں
18اپریل	ـ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	برج اٹاری،شیخوپورہ	ـ	ـ	خبریں
18اپریل	عبدالرحمان	بچہ	11برس	غیرشادی شدہ	گلفام	اہل علاقہ	چک نمبر296ج ب،گوجرہ	ـ	ـ	نوائےنوقت
18اپریل	ـ	بچہ	9برس	غیرشادی شدہ	عباس علی	اہل علاقہ	نیوسعیدآباد،ٹمیاری	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
18اپریل	ف	خاتون	ـ	ـ	خالد،الطاف،مہراللہ	اہل علاقہ	مظفرگڑھ	درج	گرفتار	ایکسپریس ٹریبیون
19اپریل	ساگرمسیح	بچہ	10برس	غیرشادی شدہ	شہزاد	اہل علاقہ	گاؤں نندکا تکیہ،قصور	ـ	ـ	نوائےوقت
19اپریل	شکیل احمد	مرد	17برس	غیرشادی شدہ	رانو پنہور	اہل علاقہ	گوٹھ علی بخش،قمبر	درج	ـ	روزنامہ کاوش
20اپریل	ث	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	اسامہ خان	اہل علاقہ	کمپنی باغ،شیخوپورہ	درج	ـ	نوائےوقت
20اپریل	عبدالرحمان	بچہ	10برس	غیرشادی شدہ	عدیل	اہل علاقہ	دھیردےڈوگراں،شیخوپورہ	درج	ـ	نوائےوقت
20اپریل	ـ	خواجہ سرا	ـ	ـ	آصف،سجاد	اہل علاقہ	تھانہ صدر،شکرگڑھ	ـ	ـ	نوائےوقت
20اپریل	ـ	خواجہ سرا	ـ	ـ	آصف،سجاد	اہل علاقہ	تھانہ صدر،شکرگڑھ	ـ	ـ	نوائےوقت
20اپریل	م	بچی	12برس	غیرشادی شدہ	عثمان	اہل علاقہ	غوثیہ کالونی،ماموں کانجن	ـ	ـ	نوائےوقت
21اپریل	ش	خاتون	ـ	ـ	جنید	اہل علاقہ	130/9ایل،ساہیوال	درج	ـ	مشرق
22اپریل	ث۔ح	خاتون	ـ	شادی شدہ	سرور،عمران	اہل علاقہ	ڈئی،بدین	درج	ـ	کاوش
22اپریل	م۔چ	خاتون	17برس	غیرشادی شدہ	مصری،نذیرچانڈیو	اہل علاقہ	نبی سرروڈ،عمرکوٹ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
22اپریل	س	خاتون	20برس	ـ	شان	اہل علاقہ	نواں مانیکا،سکھیکی	درج	گرفتار	خبریں
22اپریل	ح	بچی	8برس	غیرشادی شدہ	رحمت انصاری	اہل علاقہ	گاؤں نتھے جاگیر،پھول نگر	ـ	گرفتار	نوائےوقت
22اپریل	پ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	رمضان	اہل علاقہ	میاں کالونی،فیروزوالا	ـ	ـ	نوائےوقت
22اپریل	ل	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	رضوان	اہل علاقہ	خانقاہ ڈوگراں روڈ،منڈی صفدرآباد	ـ	ـ	نوائےوقت
22اپریل	ـ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	وقار	اہل علاقہ	بھٹہ نمبر2،پاکپتن	درج	ـ	ایکسپریس
23اپریل	ـ	بچہ	ـ	غیرشادی شدہ	مدنی ماچھی	اہل علاقہ	گاؤں جوک ماچھی،ڈی آئی خان	ـ	ـ	ایکسپریس ٹریبیون
23اپریل	ـ	بچی	13برس	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	ونڈالہ دیال شاہ،فیروزوالا	درج	ـ	جنگ
23اپریل	ـ	خاتون	30برس	ـ	ـ	اہل علاقہ	چغل پورہ،پشاور	درج	ـ	پاکستان ٹائمز
23اپریل	الف	خاتون	ـ	ـ	رضوان،ذیشان	اہل علاقہ	291 گ ب،رجانہ	درج	گرفتار	خبریں
24اپریل	ـ	بچی	13برس	غیرشادی شدہ	اشرف	اہل علاقہ	73ج ب،جھپال،فیصل آباد	درج	ـ	جنگ

عورتیں

خاتون سے مبینہ اجتماعی زیادتی

پشاور ایک 30 سالہ خاتون کو مبینہ طور پر چار افراد نے بدھ کی رات پشاور کے چغلپورہ علاقے میں ریپ کا نشانہ بنایا۔ جمعرات 21 اپریل کو درج ہونے والی ایف آئی آر کے مطابق بٹ گرام سے تعلق رکھنے والی خاتون چغلپورہ میں اپنے اہلخانہ سے ملنے کے بعد گھر واپس جارہی تھیں کہ چار افراد انہیں زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔ انہیں تین گھنٹے بعد رات کے دو بجے چھوڑ دیا گیا۔ پولیس حکام کے مطابق جمعے کو مقدمے کے مرکزی ملزم کو گرفتار کرلیا گیا۔ پہاڑی پورہ کے اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ پولیس وسیم ریاض خان کے مطابق متاثرہ خاتون کی جانب سے چار افراد کو ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا ہے جبکہ پولیس دیگر تین ملزمان کی گرفتاری کے لیے کارروائی کررہی ہے۔ اے ایس پی کے مطابق خاتون کی میڈیکل رپورٹ آنے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے مطابق 2015 میں 939 خواتین کو جنسی تشدد، 279 کو گھریلو تشدد جبکہ 143 خواتین کو تیزاب کے حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ کمیشن کے مطابق 833 خواتین کو اغوا کیا گیا جبکہ 777 نے خودکشی کی یا اس کی کوشش کی۔ جنوری اور مئی 2015 کے درمیان 9 افراد کو ریپ کے الزام میں پھانسی دی گئی۔

(نامہ نگار)

لڑکی سے مبینہ زیادتی پر پولیس قومی رضا کار کے دو اہلکار گرفتار

کراچی کورنگی انڈسٹریل ایریا کی پولیس نے پولیس قومی رضا کار (پی کیو آر ایس) کے دو اہلکاروں کو ایک لڑکی سے مبینہ ریپ کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ ایس پی لانڈھی افنان امین نے بتایا کہ متاثرہ لڑکی کی جانب سے شکایت درج کروائے جانے کے بعد رضا کاروں کو گرفتار کرکے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرلی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نے متاثرہ لڑکی کو طبی معائنے کے لیے جناح ہسپتال بھیج دیا ہے جبکہ مزید کارروائی ڈاکٹر کی رپورٹ کی روشنی میں کی جائے گی۔ ایڈیشنل پولیس سرجن ڈاکٹر کلیم شیخ نے ڈان کو بتایا کہ خاتون میڈیکولیگل آفیسر نے لڑکی کا معائنہ کیا کرکے رپورٹ کو کیمیکل معائنے کے لیے محفوظ کرلیا ہے۔ لڑکی نے پولیس کو اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ جمعرات کو ایک رکشے میں سفر کررہی تھیں کہ اہلکاروں نے ان، رکشہ روکا اور انہیں زبردستی وہاں قیوم آباد چورنگی کے قریب لے گئے اور انہیں ریپ کا نشانہ بنایا۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے مطابق 2015 میں 939 خواتین کو جنسی تشدد، 279 گھریلو تشدد جبکہ 143 خواتین کو تیزاب کے حملے کا نشانہ بنایا گیا۔

(نامہ نگار)

غیرت کے نام' پر چار افراد کو قتل کردیا گیا

جہلم کے علاقے ڈھوک لونا میں 19 اپریل کو پیش آنے والے واقعے میں ایک مرد اور تین خواتین کو قتل کیا گیا جبکہ قاتل موقع واردات سے فرار ہوگیا۔ ملزم نے اپنی بیٹی، بھابی، بھابی کی والدہ اور بھتیجے کو فائرنگ کر کے قتل کردیا۔ ضلع پولیس افسر جہلم مجاہد اکبر خان کے مطابق ملزم کی بیٹی اور بھتیجے نے دس روز قبل پسند کی شادی کی تھی۔ لڑکی کے والد کو جوڑے کی اپنے بھائی کے گھر میں موجودگی کی خبر ملنے پر انہوں نے اپنی بیٹی، بھتیجے، بھابی اور ان کی والدہ کو فائرنگ کر کے قتل کردیا۔ ڈی پی او کے مطابق پولیس ملزم کو گرفتار کرنے کے لیے چھاپے مار رہی ہے۔ خیال رہے کہ تین ماہ قبل وزیراعظم نواز شریف نے پاکستانی فلمساز شرمین عبید چنائے کو غیرت کے نام پر قتل کے حوالے سے بنائی گئی ڈاکومینٹری کی آسکر ایوارڈز میں نامزدگی پر مبارکباد دیتے ہوئے ملک سے غیرت کے نام پر قتل جیسی 'برائی' کے خاتمے کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ پاکستان میں ہر سال 'غیرت کے نام پر' سیکڑوں خواتین اپنے رشتہ داروں کے ہاتھوں قتل ہوجاتی ہیں۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

مانسہرہ کی 2 خواتین افسران تبدیلی لانے کیلئے کوشاں

مانسہرہ مانسہرہ میں 2 خواتین افسران اپنی ملازمتوں کو ایک چیلنج کے طور پر لے کر معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی لانے کی خواہش مند ہیں۔ مانسہرہ، خیبر پختونخوا کا وہ واحد ضلع ہے، جہاں 2 خواتین پولیس اور محکمہ خوراک میں تعینات کی گئی ہیں۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (اے ایس پی) سونیا شمروز خان اور اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر (اے ایف سی) عظمیٰ شاہ مقامی افراد کے لیے کچھ اجنبی ہیں، جنھیں ضلع میں صرف مرد افسران کو ہی دیکھنے کی عادت تھی، تاہم دونوں خواتین افسران نے اپنے اپنے شعبہ میں اپنے کام کے ساتھ اپنی صلاحیتوں اور لگن کو ثابت کیا ہے۔ 'اے ایس پی سونیا نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ان کے علاقے میں جرائم کی شرح میں واضح کمی واقع ہوئی ہے کیوں کہ وہ بذات خود رات میں علاقے میں گشت کرتی ہیں اور اپنے ماتحتوں پر نظر رکھتی ہیں، ان کا کہنا تھا، 'مشکل معمولات کے باوجود مجھے اپنے شعبے سے پیار ہے اور میں اسے انجوائے کرتی ہوں، میں نے ایک عظیم مقصد کے لیے اپنی گھریلو زندگی قربان کردی ہے'۔ اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر (اے ایف سی) عظمیٰ شاہ بھی پورے صوبے میں محکمہ خوراک کی پہلی خاتون افسر ہیں، وہ بھی صحت اور تعلیم کے شعبوں کے علاوہ کوئی شعبہ اپنانا چاہتی تھیں، ان کا خیال ہے کہ 80 فیصد سے زائد خواتین ان ہی دونوں شعبوں میں جانے کو ترجیح دیتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'اس معاشرے میں ابھی بھی خواتین کو بطور افسران قبول کرنے میں وقت لگے گا، لیکن میں اس حوالے سے پرامید ہوں'، عظمیٰ نے بتایا، 'میں باقاعدگی سے بازاروں کا دورہ کرتی ہوں اور دکانوں اور مارکیٹوں پر چھاپہ مارتی ہوں تاکہ مضر صحت اشیاء کو فروخت ہونے سے روکا جاسکے۔ (انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

دو کمسن بہنوں اور ان کے بھائی کو گلا گھونٹ کر قتل کردیا

کراچی اورنگی ٹاؤن میں نامعلوم ملزمان نے گھر میں گھس کر دو کمسن بہنوں اور ان کے بھائی کو گلا گھونٹ کر قتل کردیا۔ پولیس کے مطابق انھوں نے 19 اپریل کو ایک اطلاع پر مومن آباد تھانے کی حدود اورنگی ٹاؤن سیکٹر 10 کے قریب قائم پکوان سینٹر کی بالائی منزل سے تینوں کمسن بچوں کی لاشیں برآمد کی ہیں۔ تینوں لاشوں کو ضابطے کی کارروائی کیلئے عباسی شہید ہسپتال منتقل کردیا گیا ہے۔ صوبائی وزیر داخلہ سندھ سہیل انور خان سیال نے بچوں کے قتل کا نوٹس لیتے ہوئے تحقیقات کا حکم دے دیا۔ انھوں نے ایس ایس پی ویسٹ کو واقعہ کی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کرنے اور ذمہ داروں کے خلاف جلد قانونی کارروائی عمل میں لانے کی ہدایت کیں ہیں۔ (نامہ نگار)

اقلیتیں

احمدیوں کے خلاف جاری نفرت وتشدد میں اضافہ

لاہور پاکستان میں جماعت احمدیہ کی ایک رپورٹ کے مطابق احمدیوں کے خلاف امتیازی سلوک کا سلسلہ گذشتہ سال بھی جاری رہا اگرچہ عقیدے بنیاد پر احمدیوں کو قتل کرنے کے واقعات کم ہوئے۔ جماعت احمدیہ نے اپنی سالانہ پرسیکیوشن رپورٹ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ 'اس سال احمدیوں کے خلاف جاری نفرت وتشدد کی لہر میں نمایاں اضافہ ہوا۔ جبکہ قانون نافذ کرنے والے ادارے احمدیوں کے تحفظ میں مسلسل ناکام رہے۔ جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان سلیم الدین نے رپورٹ کے اجرا پر کہا کہ 'سال 2015 کے دوران متحدہ علماء بورڈ کی سفارش پر حکومت پنجاب نے جماعت احمدیہ کے کثیر لٹریچر کو ممنوع قرار دے دیا۔ جبکہ ایسی کوئی نشاندہی حکومت نہیں کرسکی کہ اس لٹریچر میں کونسا مواد شرانگیز ہے۔' سلیم الدین نے کہا کہ 'اس وقت عملی طور پر یہ صورتحال ہے کہ احمدیوں کے لیے بھی ان کے اپنے لٹریچر تک رسائی ناممکن بنادی گئی ہے جو کہ ملک کے آئین کے آرٹیکل 20 کی واضح خلاف ورزی ہے۔' رپورٹ میں احمدیوں سے امتیازی سلوک کی مثال دیتے ہوئے 2015 کے بلدیاتی انتخابات کی بات کی گئی جس میں ایک بار پھر مذہبی بنیادوں پر امتیازی سلوک کرتے ہوئے صرف احمدیوں کے لیے الگ ووٹر لسٹ بنائی گئی اور احمدیوں کے لیے عملی طور پر انتخابات میں حصہ لینے کے راستے مسدود کردیے گئے۔ پاکستانی پریس میں پائی جانے والے احمدی مخالف تعصب کے حوالے سے ترجمان جماعت احمدیہ نے لکھا کہ جب بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے جماعت احمدیہ کے موقف کو اشتہار کی صورت میں عوام کے سامنے لانے کی کوشش کی گئی تو کسی بھی ملک گیر اخبار نے اس اشتہار کو قیمتاً بھی شائع کرنے سے انکار کردیا۔ انہوں نے کہا کہ 2015 میں 2 احمدیوں کو محض عقیدہ کی بنیاد پر قتل کیا گیا۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے تعلیمی میدان میں احمدیوں کے ساتھ کی جانے والے ناانصافیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 70 کی دہائی میں حکومت وقت نے تعلیمی ادارے بھی قومیائے تھے جن میں جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے بھی شامل تھے۔'ڈی نیشنلائزیشن کی پالیسی کے نفاذ کے بعد جماعت نے سرکاری قوائد وضوابط کے مطابق خطیر رقم سرکاری خزانے میں اپنے تعلیمی اداروں کی واپسی کے لیے جمع کرائی۔ مگر حکومت نے آج تک جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے واپس نہیں کیے جبکہ اسی پالیسی کے تحت متعدد تعلیمی ادارے ان کے اصل مالکان کو واپس ہو چکے ہیں۔ عقیدے کے اختلاف کو بنیاد بنا کر صرف احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کب تک جاری رہے گا؟'

(بی بی سی اردو)

انصاف فراہم کیا جائے

ملتان 22 اپریل 2016 کو پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے ملتان دفتر میں خان پور بگا شیر ضلع مظفرگڑھ کی رہائشی اور جنسی زیادتی کا شکار مسرت شاہین دختر عبدالرحمان نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے میڈیا کو بتایا کہ ملزمان خالد شہزاد، الطاف اور پنجاب پولیس کا ملازم اللہ بخش سیال ASI و دیگر افراد نے اسے ملازمت کا جھانسہ دے کر اور اسلحہ کے زور پر کئی مرتبہ جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا اور برہنہ وڈیو بھی بنالی اور خالی کاغذات پر اس سے زبردستی انگوٹھے بھی لگوالئے۔ وہ تقریباً آٹھ ماہ تک ملزمان کی قید میں رہی۔ جو مختلف جگہوں پر لے جا کر دیگر افراد سے رقم کے عوض اسے جنسی زیادتی کا نشانہ بنواتے رہے۔ اس دوران اسے معلوم ہوا کہ ان ملزمان نے پہلے بھی کئی لڑکیوں کو ملازمت دینے کا کہہ کر جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا، ان کی برہنہ وڈیو بنائیں اور بعد میں انہیں جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے کر خاموش کرا دیا۔ وہ کسی طرح سے ان سے جان بچا کر بھاگ آئی اور تھانہ جا کر ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست دائر کی۔ پولیس تھانہ ماڈل سٹی نے اس کے بیان کی روشنی میں ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر 169/16، زیر دفعہ (1)B,376-365،380/420 درج کر کے ملزمان مہر اللہ بخش سیال ASI، خالد شہزاد گجر، الطاف اور محمد علی کو گرفتار کرلیا ہے جو اب جوڈیشل ریمانڈ پر ہیں۔ مسرت شاہین نے مزید کہا کہ اسے پولیس سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔ پولیس جانبداری سے تفتیش کر رہی ہے۔ ملزمان کی جانب سے اسے جان سے مار دینے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ متاثرہ مسرت شاہین نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ مقدمہ کی تفتیش کسی دوسرے ضلع میں کرائی جائے اور اسے اور اس کے خاندان کو انصاف اور تحفظ فراہم کیا جائے۔ اس نے مزید بتایا کہ ملزمان نے اس کے بینک اکاؤنٹ سے ایک لاکھ روپے بھی نکلوائے تھے اور اس سے زیورات بھی ہتھیائے، وہ بھی برآمد کیے جائیں۔ انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان ملتان ٹاسک فورس کی جانب سے متاثرہ خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کیس کی مکمل طور پر مفت قانونی امداد کے لئے پینل تشکیل دے دیا گیا ہے جو مقدمہ کی مکمل پیروی کرے گا۔ پریس کانفرنس میں مسرت شاہین، اس کے ماموں محمد اکبر، شاہد علی امیری اور ریجنل کوآرڈینیٹر ایچ آر سی پی ملتان ٹاسک فورس فیصل تنگوانی شریک تھے۔

(ایچ آر سی پی، ملتان ٹاسک فورس)

اسکول کی خالی اسامیوں کو پر کیا جائے

ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک 316 گ ب چٹیانہ میں قائم گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں اساتذہ کی آٹھ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی پانچ آسامیاں خالی پڑی ہیں۔ خواتین اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کمی کے باعث طالبات کی پڑھائی اور سکول کے انتظامی معاملات متاثر ہو رہے ہیں۔ مذکورہ سکول میں اساتذہ کی مجموعی طور پر 45 آسامیاں منظور ہیں جن میں سے 34 خواتین اساتذہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہی ہیں جبکہ آٹھ اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔ جبکہ سکول میں نان ٹیچنگ سٹاف کی مجموعی طور پر 11 آسامیاں منظور ہیں جن میں سے چھ ملازم سکول میں کام کر رہے ہیں جبکہ پانچ ملازموں کی آسامیاں خالی ہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ سکول میں اساتذہ اور کلرک کی آسامیاں گزشتہ تین سال سے خالی ہیں اور کلرک کا کام سکول ٹیچرز کو کرنا پڑتا ہے جس کے باعث تعلیمی سرگرمیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ یہ آسامیاں ملازموں کی ریٹائرمنٹ اور تبادلوں کے باعث خالی ہوئیں جن پر ابھی تک تعیناتی نہیں کی گئی۔

(اعجاز اقبال)

انکوائری کمیشن برائے جبری گمشدہ افراد نے جن افراد کا سراغ لگایا اور جن افراد کا سراغ نہیں لگایا جا سکا

نمبر شمار	صوبہ	31 دسمبر 2010 تک کیسز کی تعداد	یکم مارچ 2011 سے لے کر اب تک نئے کیسز	کل تعداد	1/11 سے 1/16 تک جن افراد کا سراغ لگایا گیا	جبری گمشدگی کا معاملہ نہ ہونے کے باعث نام فہرست سے نکال لیا گیا	دیگر وجوہات کے باعث نام فہرست سے نکال لیا گیا	نبٹائے گئے کیسز کی کل تعداد	31 مارچ 2016 تک بقیہ
1	2	3	4	5	6	7	8	9	(5-9)
1	(آئی سی ٹی) اسلام آباد دارالحکومتی علاقہ	02	97	99	38	16	15	69	30
2	پنجاب	15	622	637	310	67	56	433	204
3	سندھ	11	748	759	369	71	58	498	261
4	کے پی کے	57	1251	1308	552	24	55	631	677
5	بلوچستان	47	208	255	80	23	20	123	132
6	فاٹا	03	84	87	38	05	06	49	38
7	(اے جے کے) آزاد جموں و کشمیر	03	29	32	12	05	04	21	11
8	گلگت بلتستان	0	01	1	0	0	0	0	1
9	کل	138	3040	3178	1399	211	214	1824	1354

مارچ 2016ء میں جن افراد کا سراغ لگایا گیا

نمبر شمار	این سی ایم ڈی آئی ڈی نمبر	انکوائری کمیشن برائے جبری گمشدگان (نمبر)	نام/ والدین	گمشدگی کی تاریخ	پتہ	موجودہ صورتحال
1		2019۔پی	حبیب الرحمان والد عاشق حسین	27-11-2013	محترمہ افشاں بی بی زوجہ حبیب الرحمان، مکان نمبر 1، محلّہ رحیم آباد نزد گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول، شمس آباد، ملتان	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
2		2769۔پی	خالد محمود والد راجہ علی	22-12-2014	امیر علی، مکان نمبر ایل 65/5، پی او خاص، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ ساہیوال۔	سراغ لگا لیا گیا (عدالتی تحویل سی ٹی ڈی)
3	4246	1049۔پی	عبداللہ والد محمد بخش	12-5-2011	محمد بخش والد گمشدہ فرد، موضع حلیم پوراڈہ۔ اوچ شریف، تحصیل احمد پور شرقیہ، ڈسٹرکٹ بہاولپور	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
4	4041	833۔پی	محمد مدنی والد ملک احمد دین	29-05-2012	ملک احمد دین والد گمشدہ فرد، بستی جمائلہ، بکا پور، پی او حتیجی، تحصیل احمد پور، ضلع بہاولپو	سراغ لگا لیا گیا (حفاظتی مرکز کوہاٹ)
5	3841	632۔پی	محمد رمضان والد نواب خان	23-04-2011	محمد اسلم کزن گمشدہ فرد، باگڑھ سکنہ خاص، پی او اینڈ تحصیل کبیر والا، ڈسٹرکٹ خانیوال	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)

6	3840	632۔پی	پرویز عباس والد مختار احمد	22-4-2011	مختار احمد والد گمشدہ فرد، موضع کوٹ اسلام، پی او اینڈ تحصیل کبیروالا، ضلع خانیوال۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
7	3852	644۔پی	غلام ساجد والد بسرا	06-04-2011	غلام عباس فاروقی، کوٹ اسلام، پی او خاص، تحصیل کبیروالا، ڈسٹرکٹ خانیوال۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
8		2452۔پی	بلال احمد والد فیض احمد	28-06-2014	محترمہ زبیدہ بی بی، زوجہ فیض احمد، گاؤں ایپاوالا، نزد علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ، تحصیل سمبڑیال، ڈسرکٹ سیالکوٹ۔	نعش برآمد ہوئی
9		2514۔پی	شہباز یوسف والد میاں محمد	03-12-2014	میاں محمد یوسف، مکان نمبر 15، بلاک ایچ، سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ لاہور۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
10	4559	1362۔پی	محمد ادریس والد محمد رفیق	6-4-2008	محمد شفیق بھائی گمشدہ فرد، گاؤں اینڈ پی او گلوٹین خورد، محلّہ بٹرانوالہ ڈسکہ، ڈسٹرکٹ سیالکوٹ۔	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں ہے
11		1907۔پی	گلزار احمد خان والد سخاوت علی	21-2-2008	سخاوت علی خان والد گمشدہ فرد۔ مکان نمبر 1 گلی نمبر 4، محلّہ درویش پورہ، تحصیل کامونکی، ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ۔	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں ہے
12		1747۔پی	محمد ارشد والد محمد سید	2004	محترمہ تاج بی بی زوجہ گمشدہ فرد، گئی کانجر، پولیس سٹیشن گنڈا سنگھ والا، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ قصور۔	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں ہے
13		1985۔پی	عمر حیات والد خوشی محمد	22-12-1996	محترمہ مقدس فاطمہ، زوجہ عمر حیات، سوہاوا بولانی جملانی، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ، منڈی بہاؤالدین۔	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں ہے
14		2470۔کے	رفعت اللہ خان والد محمد پیوا دین	9-1-2014	محمد ریاض خان، والد محمد پیوا دین، بوزہ خیل، پولیس سٹیشن بسا خیل، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ بنوں	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں ہے
15		2511۔کے	گل بدین والد ہاشم خان	14-08-2014	اکرام الدین، پی او بوئیا، ڈٹل خان، ڈسٹرکٹ نارتھ وزیرستان ایجنسی۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر کو لوٹ گئے)
16		2825۔کے		13-6-2015	نظیر، ساگی بالا، پی او لکڑے، تحصیل صافی، ڈسٹرکٹ مہمند ایجنسی۔	سراغ لگا لیا گیا (حراستی مراکز میں)
17		2827۔کے		11-6-2014	نظیر، ساگی بالا، پی او لکڑے، تحصیل صافی، ڈسٹرکٹ مہمند ایجنسی۔	سراغ لگا لیا گیا (حراستی مراکز میں)
18		2828۔کے		13-6-2014	نظیر، ساگی بالا، پی او لکڑے، تحصیل صافی، ڈسٹرکٹ مہمند ایجنسی۔	سراغ لگا لیا گیا (حراستی مراکز میں)
19		2237۔کے		12-9-2014	عجب خان، مولانا حضرت شاہ، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ مانسہرہ۔	سراغ لگا لیا گیا (اڈیالہ جیل میں قید ہے)
20		2599۔کے		13-8-2014	محمد زمان، میر عبداللہ ول غوری، پی او تربی۔ پولیس اسٹیشن پھالرا، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ مانسہرہ	سراغ لگا لیا گیا (اڈیالہ جیل میں قید ہے)
21		2691۔کے		12-2-2013	یار محمد، گاؤں شاہ حسین، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ لکی مروت۔	سراغ لگا لیا گیا (عدالتی تحویل سی ٹی ڈی)
22		2692۔کے		12-2-2013	شیر محمد، گاؤں شاہ حسین، تحصیل اینڈ ڈسٹرکٹ لکی مروت۔	سراغ لگا لیا گیا (عدالتی تحویل سی ٹی ڈی)
23		2903۔کے		14-8-2015	ظاہر خان، افغان کالونی فقیر آباد، پشاور۔	سراغ لگا لیا گیا
24		2283۔آئی		13-9-2014	سید رسول خان، مکان نمبر 12/4 سی، گلی نمبر 5، جی 7/2، اسلام آباد۔	سراغ لگا لیا گیا (سنٹرل جیل کراچی میں بند ہے)

25		2284۔آئی	سید احمد والد ایلا خان	13-9-2014	سید رسول خان، مکان نمبر 12/4 سی، گلی نمبر 5، جی 7/2، اسلام آباد۔	سراغ لگا لیا گیا (سنٹرل جیل کراچی میں بند ہے)
26	3427	219۔آئی	قاری محمد ثناء اللہ والد محمد عبداللہ	18-01-2010	محلّہ مولوی مولابخش، جھاوڑیاں، تحصیل شاہ پور، ڈسٹرکٹ سرگودھا	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدہ کا معاملہ نہیں)
27	4538	1341۔آئی	ندیم احمد والد محمد شمیم	06-09-2013	محمد شمیم احمد، والد گمشدہ فرد، مکان نمبر 3/3-c، گلی نمبر 41، جی 7/2، اسلام آباد	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدہ کا معاملہ نہیں)
28		2791۔آئی	محمد امین والد احمد علی	2013	محترمہ نصرت شکیل، تحصیل بھوانہ، ڈسٹرکٹ چنیوٹ	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
29		2873۔آئی	رحمت ولی والد محمد رحمان	11-06-2015	خالد ایوب، مکان نمبر 394، گلی نمبر 107، ڈی 12/1، اسلام آباد	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئیں)
30		3103۔آئی	قراۃ العین یونس	17-02-2016	محترمہ عذرہ نواز، مکان نمبر 498، گلی نمبر 100، سیکٹر جی 9/4، اسلام آباد	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
31		3097۔پی	محمد اشفاق الیاس، والد رفیق احمد خان	23-12-2015	رفیق احمد خان، موضع قیصر پور، تحصیل شجاع آباد، ڈسٹرکٹ ملتان۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
32	4576	1379۔کے	فضل مولا والد شیر افضل	2013	محترمہ رنگ محل بی بی، زوجہ گمشدہ فرد۔ بدر تحصیل مٹہ، ڈسٹرکٹ سوات۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
33		2127۔ایس	خان شیر والد ظریف خان	1-1-2014	ظریف خان، سلو خان، محلّہ توحید آباد، قمبر، تحصیل بابوزئی، ڈسٹرکٹ سوات۔	نعش برآمد ہوئی
34		1922	مطیع الحق والد محمد گل	40488	عنایت الحق والد محمد گل، محمدی مسجد، بلال کالونی، لانڈھی کراچی۔	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں ہے)
35		2338	محمد نعیم والد نورن خان	26-2-2013	نورن خان والد میران خان، مکان نمبر اے 16/3، قصبہ کالونی، کراچی۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
36		2406	میر احمد خان والد میر بادشاہ	10-12-2012	جہانگیر خان والد میر احمد خان، مکان نمبر 24/18، سیکٹر اے، قصبہ کالونی، منگو پیر روڈ، کراچی۔	نام فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں ہے)
37		2440	محمد یوسف رحمان	05-01-2015	مکان نمبر 418، سنٹرل جیکب لائن ایریا، کراچی	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
38		2619	سید ذیشان حسین والد سید فرحت حسین	15-09-2013	محترمہ رضیہ خاتون، پلاٹ نمبر 4، قسم آباد، نیئر عرشی چوک، لیاقت آباد، کراچی۔	کارروائی بند کردی گئی (اشتہاری مجرم)
39		2621	وسیم خان والد دلدار خان	06-02-2015	ستار خان، مکان نمبر 2/812، لیاقت آباد نمبر 2، کراچی۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
40		2627	محمد علی رضا والد محمد شمیم رضا	19-03-2015	محمد شمیم رضا، فلیٹ نمبر سی 58، شالیمار شاپنگ سنٹر، بلاک نمبر 17 گلشن جوہر، جیکب لائن، کراچی۔	کارروائی بند کردی گئی (مفرور)
41		2629	محمد ماجد والد امین الدین	27-03-2015	محمد اقبال مکان نمبر آر۔473، سیکٹر 2 بی، گلشن ظہور جیکب لائن، کراچی۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
42		2720	ملک اعظم والد تاج محمد	06-05-2014	ملک محمد قاسم، ڈی کے 192 خالد آباد، قائد آباد، ملیر، کراچی۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
43		2742	فہیم والد اسلام الدین	25-05-2015	محمد امجد، مکان نمبر 461 بی، سیکٹر 16 اے 4، بفرزون نارتھ ناظم آباد، کراچی۔	سراغ لگا لیا گیا (گھر لوٹ گئے)
44		2749	مختار احمد	10-06-2015	محترمہ خدیجہ بانو، مکان نمبر ایل 362، سیکٹر 48-A1، یونیورسل ٹاؤن کورنگی، کراچی	کارروائی بند کردی گئی

سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے ہیں)	محترمہ شہناز، 5اے، 8/47، نظام آباد، پاپوش نگر، کراچی۔		عبدالجبارظفر	2787ایس		45
رینجرز کے پاس نوے دن کی تحویل میں	راشد حسین، مکان نمبر ایف ایس۔84/9، ملیر ایکسٹینشن کالونی، ملیر، کراچی۔	15-08-2015	وقار احمد انصاری والد سرفراز احمد	2803ایس		46
سراغ لگالیا گیا(عدالتی تحویل)	عظیم احمد، مکان نمبر29، گلی نمبر 3، حاجی بلڈنگ، نزد کھجوروالی مسجد، عثمانہ آباد، کراچی	14-07-2015	محمد ناصر والد محمد ہاشم	2806ایس		47
سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے ہیں)	اقبال پاشا، مکان نمبر اے۔450، بلاک نمبر 03گلشن اقبال، کراچی۔	08-08-2015	سید محمد عمیر والد اقبال پاشا	3104ایس		48
کارروائی بندکردی گئی(مغرور)	احمد دین، مراد بروہی، گوٹھ الہرینو بروہی، تحصیل میرپور سکرو، ڈسٹرکٹ ٹھٹھہ۔	17-12-2015	امام دین والد محمد عالم	3114ایس		49
سراغ لگالیا گیا(عدالتی تحویل)	مہر محمد، مکان نمبر بی 699، حسرت موہانی کالونی، منگوپیر روڈ پاک کالونی۔ ڈسٹرکٹ ویسٹ کراچی۔	21-08-2015	محمد افضل بھٹی والد مہر محمد	2839ایس		50
سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے)	نعیم۔ مکان نمبر 143/8، صدیق آباد، بلاک نمبر03، ایف بی ایریا، سنٹرل، کراچی	25-09-2015	محمد نعمان والد محمد عارف	2843۔ایس		51
سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے)	سید استقبال حسین نقوی، مکان نمبر سی 13، الاعظم سکوائر، فیڈرل بی ایریا، بلاک نمبر 1، ڈسٹرکٹ سنٹرل، کراچی۔	15-08-2015	سید محمد علی نقوی والد سید استقبال حسین نقوی	2884۔ایس		52
سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے)	محترمہ مدیحہ بیگ، مکان نمبر1729/332، گجرات کالونی، بلدیہ ٹاؤن، ڈسٹرکٹ ویسٹ، کراچی۔	22-07-2015	ماجد بیگ والد امیر بیگ	2887۔ایس		53
سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے)	مکان نمبر 103، مرحبا اپارٹمنٹ، لیاری، کراچی۔	02-10-2015	محمد کاشف والد حبیب	2917۔ایس		54
سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے)	مکان نمبر 202، رفیق بلڈنگ، آگرہ تاج، کراچی۔	07-10-2015	محمد عمران والد اکرام	2921۔ایس		55
سراغ لگالیا گیا(گھر لوٹ گئے)	مکان نمبر5، حبیب منزل، صدر، کراچی۔	13-10-2015	عمیر والد عبدالقدیر	2928۔ایس		56
کارروائی بندکردی گئی نامعلوم پتہ کی وجہ سے	مکان نمبر 655-4، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔	21-11-2015	محمد شکیل	2968۔ایس		57
کارروائی بندکردی گئی نامعلوم پتہ کی وجہ سے	۔	21-11-2015	بلال نعیم والد راحیل بلال	2969۔ایس		58
کارروائی بندکردی گئی نامعلوم پتہ کی وجہ سے	۔	21-11-2015	عبدالقدوس والد محمد رفیع	2974۔ایس		59
سراغ لگالیا گیا(عدالتی تحویل میں)	۔	21-11-2015	عبدالقدوس والد فرحان قدوس	2973۔ایس		60

60		2973۔ایس	عبدالقدوس والدفرحان قدوس	21-11-2015	۔	سراغ لگالیا گیا(عدالتی تحویل)
61		2975۔ایس	عبدالرزاق والداعجاز خان	21-11-2015	مکان نمبر401،سیکٹر نمبر8،سعودی کالونی،ملیر، کراچی۔	کارروائی بند کردی گئی نامکمل پتہ کی وجہ سے
62		2989۔ایس	حنیف عباسی والد اسرار عالم عباسی	21-11-2015		سراغ لگالیا گیا(عدالتی تحویل)
63		2962۔ایس	عبدالحلیم والدعبدالرحیم بروہی	15-8-2015	محترمہ نصیبہ،محلّہ غریب آباد، وارڈن مبرگار، 4 باڈنڈھی سٹی، تحصیل داؤر، ڈسٹرکٹ شہید بے نظیرآباد۔	فہرست سے نکال لیا گیا (جبری گمشدگی کا معاملہ نہیں)
64		3020۔ایس	رضا اللہ خان والد انعام اللہ خان	15-8-2015	محترمہ قمر سلطان، مکان نمبر جی 3/7،لوئر گزری ایونیو،کراچی	نعش برآمد ہوئی
65		3039۔ایس	محمد وقاص والدمحمد	11-10-2015	محترمہ مبینہ بیگم، مکان نمبر ایف این 5 کورنگی ایریا،کورنگی نمبر4،کراچی۔	سراغ لگالیا(عدالتی تحویل میں)
66		3049۔ایس	خان بادشاہ والدباکستان	25-08-2015	محترمہ زہرا بی بی، مکان نمبر 224، زرینہ کالونی،تحصیل کراچی سنٹرل،ڈسٹرکٹ کراچی۔	سراغ لگالیا(عدالتی تحویل میں)
67		3057۔ایس	سید قیصر علی والدسیدانورعلی	26-10-2015	محترمہ شہناز قیصر، مکان نمبر A-1، ملیر کالا بوری،اے ایریا،ڈسٹرکٹ ملیر،کراچی۔	سراغ لگالیا(عدالتی تحویل میں)
68		3078۔ایس	افضل علی والداصغرعلی	08-01-2016	مکان نمبر1649،سیکٹر51 سی،کورنگی کراچی۔	سراغ لگالیا(عدالتی تحویل میں)
69		3076۔ایس	عبیداللہ والدسعیداللہ	08-01-2016	مکان نمبر سی 184،سیکٹر نمبر50اے۔کورنگی کراچی۔	سراغ لگالیا(گھرلوٹ گئے)
70		3080۔ایس	محمدعمیر والدصالح الدین	02-10-2015	صلاح الدین، ایم , 17/4 ، خیائے اتحاد، ساڈی لین نمبر، 04، فیز vii، ڈی ایچ اے، کراچی۔	نعش برآمد ہوئی(مقابلے میں ہلاک ہوگئے
71		3075۔ایس	شیخ حکمت اللہ قریشی والد رفیع اللہ	07-01-2016	مکان نمبر 407، گلی نمبر 07، ایریا 37ڈی، لانڈھی،کراچی۔	سراغ لگالیا(گھرلوٹ گئے)
72		3093۔ایس	زین انصاری والداطہرانصاری	15-08-2015	اطہرانصاری، مکان نمبر 25بی2، مین خیابان بندھن، فیزvii،ڈی ایچ اے،کراچی۔	کارروائی بند کردی گئی

تعلیم

چھ سالہ طالب علم پر فائرنگ

ٹنڈو محمد خان ٹنڈو محمد خان فوجی شوگر ملز پرائمری سکول میں زیر تعلیم پہلی جماعت کے طالب علم چھ سالہ عبدالشکور پر پیٹرول پمپ کے سکیورٹی گارڈ نے فائرنگ کر کے اسے شدید زخمی کر دیا۔ چھ سالہ طالب علم عبدالشکور پر گارڈ نے اس وقت فائرنگ کی جب وہ پیٹرول پمپ کی پانی کی ٹینکی سے پانی لے رہا تھا۔ سکول میں پینے کے پانی کا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے اساتذہ اور طالب علم پینے کا پانی، پیٹرول پمپ سے حاصل کرتے تھے۔ سکیورٹی گارڈ نے غصے میں آ کر چھ سالہ عبدالشکور پر فائرنگ کر دی جس سے وہ زخمی ہو گیا جسے فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا ہے مگر ابھی تک مقدمہ درج نہیں ہو سکا۔

(یعقوب لطیف)

بے گھر بچوں کا عالمی دن

سندھ میں 60 لاکھ بچے تعلیم سے محروم

حیدر آباد نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی نادرا کے مطابق سندھ بھر میں ایک کروڑ دس لاکھ بچے سکولوں میں رجسٹرڈ ہیں لیکن صوبائی محکمہ تعلیم کے ریکارڈ کے مطابق صرف 42 لاکھ بچے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ باقی ساٹھ لاکھ سے زائد بچے موٹر گیراج، پٹرول پمپس، ہوٹلوں پر مزدوری، کچرا اٹھانے یا گدھا گاڑی چلانے و دیگر کام کر رہے ہیں۔ بچوں کی بڑی تعداد جرائم پیشہ افراد کے ہاتھوں استعمال ار و نشے کی لت میں مبتلا ہے۔ سندھ میں بچوں کے حوالے سے اس تشویشناک صورتحال کا انکشاف اسٹریٹ چلڈرن کے عالمی دن کے موقع پر بچوں کے حقوق کے لیے کام کرے والی غیر سرکاری تنظیم اسپارک کے ریجنل مینجر کاشف اور صوبائی مینجر زاہد نے پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سندھ میں ساٹھ لاکھ سے زائد بچوں کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔ یہ بچے حکومتی نااہلی اور ناقص پالیسیوں کے باعث سکولوں سے دور ہیں اور سڑکوں پر بے راہ روی، نشے کے عادی بن کر کرائم میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سندھ تعلیم کے حوالے سے اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں قطعی طور پر ناکام ہو چکی ہے مگر آج تک کوئی پالیسی نہیں آئی اور نہ ہی مفت تعلیم کا حکومتی وعدہ پورا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کا ہدف ہمارے تعلیمی ادارے ہیں۔ وہ ان کے خلاف سرگرم ہے لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ صوبائی وزیر تعلیم، متعلقہ افسران اور ادارے خود تعلیمی نظام کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت سندھ فوری طور پر تعلیمی پالیسی کا علان کرے جبکہ والدین بھی اپنے بچوں کو سکول بھیجنے کے اقدامات کریں۔ اسپارک نے ان 60 لاکھ بچوں کو اسکول بھیجنے کی مہم شروع کر دی ہے جس کے تحت گھر گھر جا کر والدین کو آمادہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں آگاہی کیمپ بھی لگائے جائیں گے۔

(لالہ عبدالحلیم)

اساتذہ پر تشدد کے خلاف سپلا کا مظاہرہ

حیدر آباد پروفیسرز اینڈ لیکچرر ایسوسی ایشن کی جانب سے کراچی میں اساتذہ پر تشدد کے خلاف حیدر آباد پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس کی قیادت شیر خان سلرو، انور ساگر و دیگر نے کی۔ اس موقع پر رہنماؤں نے کہا کہ حقوق کے لیے احتجاج کرنا ہر شہری کا آئینی اور بنیادی حق ہے مگر خود کو جمہوریت کے چیمپئن کہنے والے حکمران عوام کی آواز دبانے کی کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ مستقبل کے معمار پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں مگر حق مانگنے پر ان پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کراچی میں احتجاج کرنے پر اساتذہ پر کیا گیا بہیمانہ تشدد قابل مذمت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد واقعہ میں ملوث پولیس اہلکاروں کو گرفتار کیا جائے۔

(لالہ عبدالحلیم)

طالبعلموں کا کیمپس کی منتقلی کے خلاف احتجاج

سانگھڑ شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی کا کیمپس ٹنڈو آدم منتقل ہونے کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ نیشنل فیڈریشن سانگھڑ کے زیر اہتمام بچو بادشاہ چوک سے پریس کلب تک ریلی نکالی گئی جس میں طلبہ و طالبات، ان کے والدین اور سول سوسائٹی کے اراکین بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر پریس کلب کے سامنے ہوم بیسڈ وومین ورکرز فیڈریشن کی شاہدہ پروین، مہر النسا نیشنل ٹریڈ یونین سانگھڑ کے بہرام شاہ، ارشد لغاری، لیاقت علی مہر، مجیب لانڈر، ارشد حسین، پھنور فلاحی تنظیم کے عبداللہ پنھور، سماجی رہنما صغیر احمد راجپوت اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع سانگھڑ ترقیاتی کاموں اور بنیادی سہولتوں سے پہلے ہی محروم ہے۔ مزید یہ کہ طالبات اعلیٰ تعلیم کے لیئے دور دراز علاقوں میں نہیں جا سکتیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لیے یہ اچھا موقع تھا کہ شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی کا کیمپس سانگھڑ قائم کیا جاتا جس کو سیاسی بنیادوں پر ٹنڈو آدم منتقل کر کے یہاں کی عوام کے ساتھ حق تلفی کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ سانگھڑ میں خواتین کے لیئے پیشہ وارانہ مہارت کے مراکز بنائے جائیں۔

(ابراہیم خلجی سانگھڑ)

تعلیمی سہولیات کے بغیر سکول، عمارت کو تعمیر کیا جائے

قلات قلات کے گاؤں حسن میں گزشتہ برس پرائمری سکول کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مذکورہ سکول کے لیے گاؤں والوں نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک کچا کمرہ تیار کیا۔ اس سکول میں 50 سے زیادہ بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ گاؤں والوں نے سکول کی غرض سے زمین کا دس ہزار فٹ بطور عطیہ دیا ہے۔ لیکن سکول تمام سہولیات سے محروم ہے۔ سکول میں بیت الخلاء کی سہولت نہیں اور کلاس اول سے لے کر پانچویں تک بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کے لیے صرف دو اساتذہ موجود ہیں۔ گزشتہ دو مہینوں میں پڑنے والی سخت سردی میں یہاں تعلیم کو جاری رکھنا ممکن نہیں رہا کیونکہ باہر دھوپ پر بیٹھنے کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کو شدید دشواری کا سامنا ہے۔ گاؤں والوں نے مطالبہ کیا کہ سکول کی عمارت کو جلد از جلد تعمیر کیا جائے۔

(محمد علی دھوار)

ایچ آر سی پی کے فعال کارکنان کا قومی کنونشن/ سالانہ تربیتی اجلاس

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے یکم مئی سے 3 مئی 2016ء تک اپنے فعال کارکنان اور ضلعی کوآرڈینیٹرز کا سالانہ کنونشن منعقد کیا جس میں ملک بھر سے ایچ آر سی پی کے کارکنان نے شرکت کی۔ ملک کے نامور سیاسی وسماجی ماہرین نے مختلف موضوعات پر شرکاء سے خطاب کیا اور ملکی وعالمی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ تقریب کی مختصر روداد ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

ورکشاپ کے اغراض ومقاصد

حسین نقی (جوائنٹ ڈائریکٹر ایچ آر سی پی)

اپنے حقوق کا حصول سب چاہتے ہیں۔ دوسروں کو حقوق دینے کی جدوجہد کے لئے ہم کوشاں ہیں اور اس مقصد کے لئے آپ سب کی مدد درکار ہے۔ ہماری صحافی برادری میں ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے کہ کوئی خبر یا تصویر لفافہ دئے بغیر نہیں چھپتی۔ ہمارے صحافی ساتھی مسعود اللہ خان کو ایک صاحب نے خبر لگوانے کے لئے دس روپے دینے کی کوشش کی تو اس شخص کی شامت آگئی۔ دی نیوز کی ملازمت کے دوران ایک دفعہ منو بھائی پریشانی کے عالم میں مجھے بتانے آئے کہ نیچے جنگ کے دفتر میں آکر ایک صاحب نے پوچھا کہ اخبار میں کالم لکھنے کے آپ کو کتنے پیسے ملتے ہیں۔ منو بھائی نے معاوضہ بتایا تو اس آدمی نے کہا کہ میں آپ کو بیس ہزار روپے ماہوار دوں گا اگر آپ کالم لکھنا بند کردیں۔ پریس کارڈ کا غلط استعمال بڑھ جانے کی وجہ سے پریس کارڈ جاری کرنے کا معاوضہ دو لاکھ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ عالم یہ ہے کہ اب پولیس والوں کو صحافیوں کو نذرانے دینے پڑتے ہیں۔

انسانی حقوق کے حصول کے لئے پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے کارکن کیا کر سکتے ہیں

آئی اے رحمٰن (سیکرٹری جنرل ایچ آر سی پی)

پاکستان کے تمام شہریوں کو ان کے حقوق دلوانے میں ہمارے کارکن اپنی بساط بھر کوشش کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے حق کے بارے ہمارا واضح تصور ہونا چاہئے۔ حق اسے کہتے ہیں جو قانونی طور پر تسلیم کیا گیا ہو مثلاً آپ کو بلا وجہ گرفتار نہیں کیا جائے گا یا آپ کو ملک میں کہیں بھی رہنے کی آزادی ہے۔ حق کے بارے اخلاقی تصور قانون کی زد میں نہیں آتا مثال کے طور پر کھانا کھلانا چاہئے کھانا نہ کھلانے پر پڑوسی آپ کے خلاف عدالت میں نہیں جا سکتا۔ عام آدمی کے لئے حق کا حصول اس لئے ضروری ہے کہ جب وہ حق سے محروم کیا جائے گا اور اس کو تکلیف ہو گی تو اس تکلیف کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ بہت سے حقوق کے بارے غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں

> اقوام متحدہ کے منشور میں دیئے گئے حقوق حتمی نہیں ہیں اس لئے کسی ملک کو اس سے زیادہ حقوق دینے پر پابندی نہیں بلکہ بہت سے ممالک نے اس چارٹر سے زیادہ حقوق اپنے شہریوں کو دے رکھے ہیں۔ سب سے اہم بات لوگوں کو شعور دینا ہے کہ یہ حقوق کیسے حاصل کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے احتجاج کا راستہ بھی اپنایا جاسکتا ہے۔

جیسے سال 2010ء تک تعلیم کا حصول شہریوں کا حق نہیں تھا۔ آئین پاکستان میں آرٹیکل 25A شامل کئے جانے سے ریاست نے تعلیم کے حصول کو بطور حق تسلیم کرلیا۔ صحت کی بحالی، روزگار کی فراہمی، معذور کا روزگار، بیوگان کو روزگار اور مزدور کو مزدوری کی فراہمی ابھی بھی حق کے زمرے میں نہیں آتے۔ جنگ عظیم کے ختم ہونے پر تمام اقوام کا حق آزادی تسلیم کیا گیا اور اقوام متحدہ کے چارٹر میں دیئے گئے انسانی حقوق سب ملکوں نے مل کر وضع کئے گئے اس لئے ہم سب اقوام متحدہ کے چارٹر پر تکیہ کرتے ہیں جس کے وضع کیے گئے انسانی حقوق میں سے کوئی بھی اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں اسی لئے اسلامی تعلیمات کے ہوتے ہوئے انسانی حقوق کے حصول کی جدوجہد کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اقوام متحدہ کے چارٹر میں دیئے گئے حقوق حتمی نہیں ہیں اس لئے کسی ملک کو اس سے زیادہ حقوق دینے پر پابندی نہیں بلکہ بہت سے ممالک نے اس چارٹر سے زیادہ حقوق اپنے شہریوں کو دے رکھے ہیں۔ سب سے اہم بات لوگوں کو شعور دینا ہے کہ یہ حقوق کیسے حاصل کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے احتجاج کا راستہ بھی اپنایا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حقوق کی فراہمی اور حصول کے لئے پالیسیاں بنانی چاہئیں اور اس کے لئے مسلسل توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمارا معاشرہ اونچ نیچ پر قائم ہے اور اس میں انسان کی تذلیل کے بہت زیادہ اسباب ہیں جبکہ مذہب اور جمہوریت سب انسانوں کو برابری کی سطح کا مقام دیتے ہیں۔ حقوق سے گریز کی شکل میں کوئی نظام اور کوئی کردار تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ امتیازی سلوک کی مثالوں میں گاؤں کا کنواں جہاں سے اقلیتیں پانی نہیں بھر سکتیں، خواتین کو مردوں کے مقابلے میں کم معاوضہ ملنا یا اسلامی جمہوریہ میں اعلیٰ ترین عہدہ اقلیتی افراد کو نہیں مل سکتا۔ اچھے اقدامات کا سراہنا اور ان کا اعادہ کرنا بھی ضروری ہے اس کے لئے معلومات ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہیں جن کے بغیر ہمیں اچھے اقدامات کا علم نہیں ہوگا۔ احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ آپ کی زندگی ہمیں بہت عزیز ہے۔ اگر آپ کسی واقعہ کی فیکٹ فائنڈنگ کے لئے بھی جاتے ہیں تو اکیلے کبھی نہ جائیں۔ اگر واقعہ خاتون کے متعلق ہو تو کسی خاتون کو ضرور ساتھ لے کر جائیں۔ علم کے ساتھ نیت اور استقلال کا ہونا ضروری ہے تب ہی ہماری حقوق کے حصول کی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔

سوال: اگر کوئی دولت مند باپ اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلواتا تو کیا وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے؟ (محمد زاہد ۔ تورغر)

جواب: سال 2010ء تک تعلیم کا حصول شہریوں کا حق نہیں تھا۔ حقوق کے اخلاقی تصور کے پیش نظر ریاست اپنے بچوں کو تعلیم نہ دلوانے سے صرف نظر کرسکتی تھی۔

سوال: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے فعال کارکنوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسائے جانے پر کیا کمیشن اپنے کارکنوں کی مدد کرے گا؟ (ایم اسلم ملک ۔ گھوٹکی)

جواب: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کا اپنا تنظیمی ڈھانچہ ہے۔ شکایت کی صورت میں علاقائی اور صوبائی سطح پر متاثرہ کارکن کی قانونی اور اخلاقی مدد کے لئے کاروائی کی جاتی

ہے۔آپ لوگوں کی زندگی ہمیں بہت عزیز ہے اس لئے آپ پر بھی لازم ہے کہ آپ احتیاط کا دامن ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑیں۔

شہریوں میں نابرابری کا سلوک

ڈاکٹر مہدی حسن (پروفیسر، بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی)

1958ء کے مارشل لاء کے خلاف کراچی کے طلباء کے علاوہ کسی نے احتجاج نہیں کیا۔موجودہ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا پاکستان نہیں بلکہ ضیاءالحق کا پاکستان ہے۔کسی حکومت نے 1973ء کے آئین کو اس کی روح کے مطابق نافذ نہیں کیا۔ مذہبی اور فرقہ وارانہ تفریق کا یہ عالم ہے کہ 70,000 افراد مذہب کے نام پر قتل ہو چکے ہیں خواتین کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے، ان کے برتن الگ ہوتے ہیں، گھر کے مرد افراد کے کھانا کھانے کے بعد ان کو روٹی دی جاتی ہے۔یہی سلوک غریب آدمی کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اسلام کے تناظر میں مساوات کا درس دیا جاتا ہے۔ ماضی میں جب بھی سیاسی مقاصد کے لئے مذہب کا استعمال کیا گیا اس کا نتیجہ تشدد کی شکل میں نکلا۔قائداعظم کی نظر اس مسئلہ پر تھی اس لئے انہوں نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ پاکستان کے ریاستی معاملات میں مذہب کا دخل نہیں ہوگا۔اس تقریر کو اسی دن سنسر کر کے مکمل متن شائع کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔جس شخص چوہدری محمد علی نے اس تقریر کو سنسر کیا اسے بعد میں پاکستان کا وزیراعظم بنایا گیا۔خواتین کے ساتھ زیادتی مذہب کے نام پر کی جاتی ہے۔ مذہب کے نام پر بینظیر بھٹو کے وزیراعظم بننے کی مخالفت کی گئی۔عزت اور وقار کے نام پر قتل ہونے والوں کی بہت زیادہ تعداد خواتین کی ہے۔کسی باپ نے کبھی اپنے بیٹے کو بدکاری کے الزام میں قتل نہیں کیا۔ہم خواتین اور اقلیتوں کو برابر کے حقوق نہیں دیتے۔جمہوریت ایسا نظام ہے جس میں حاکم نہیں ہوتے اور جہاں عوامی حمایت کا مطلب سوچ تبدیل کرنا ہے۔کوئی بھی مذہبی ریاست جمہوری نہیں ہو سکتی۔ہمارا معاشرہ تقسیم شدہ ہے جو کبھی جرات مند نہیں ہوسکتا۔پاکستان کے صدر کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور یہ آئین بتائے گا کہ آپ مسلمان ہیں یا نہیں۔جب بھی ریاستی مذہب کا اعلان کیا جاتا ہے تو اقلیتی افراد دوسرے درجے کے شہری بن جاتے ہیں۔زنان خانوں میں موجود خواتین دوسرے درجے کی خواتین بن جاتی ہیں۔نیپا میں خواتین کے حقوق پر لیکچر کے دوران خاتون پولیس آفیسر نے کہا کہ اگر خواتین اسلام میں دیئے گئے درجے پر راضی بہ رضا ہیں تو وہ دوسرے درجے کی شہری بن چکی ہیں۔معاشرتی نظام مردوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے اور اسلامی معاشرے میں ہم بھول جاتے ہیں کہ 1436 برس بعد آپ کی معاشی ضروریات بدل چکی ہیں اس لئے وقت کے ساتھ ساتھ مذہب کا فلسفہ بدلنا بھی ضروری ہے ورنہ بہت سے مسائل پیدا ہوں گے۔انسانی حقوق کا کارکن ہونے کی وجہ سے معاشرتی تفریق کے خلاف جدوجہد کرنا ہمارا فرض ہے۔

> ماضی میں جب بھی سیاسی مقاصد کے لئے مذہب کا استعمال کیا گیا اس کا نتیجہ تشدد کی شکل میں نکلا۔قائد اعظم کی نظر اس مسئلہ پر تھی اس لئے انہوں نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ پاکستان کے ریاستی معاملات میں مذہب کا دخل نہیں ہوگا۔اس تقریر کو اسی دن سنسر کر کے مکمل متن شائع کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔جس شخص چوہدری محمد علی نے اس تقریر کو سنسر کیا اسے بعد میں پاکستان کا وزیراعظم بنایا گیا۔خواتین کے ساتھ زیادتی مذہب کے نام پر کی جاتی ہے۔

سوال: قائداعظم کا پاکستان سیکولر کیسے ہوسکتا ہے؟

(حاجرہ پروین۔گلگت)

جواب: پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کے نعرے کے بارے قائداعظم نے کہا تھا کہ یہ مسلم لیگ کا نعرہ نہیں۔یہ نعرہ سیالکوٹ کے ایک شہری کی نظم کے مصرعے کے طور پر استعمال ہوا تھا۔تاریخی ریسرچ کے طور پر حصول پاکستان کو جلسے جلوس کے نعروں پر مبنی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

پاکستان کی جمہوری ترقی میں حائل رکاوٹیں

عاصمہ جہانگیر (سابق صدر، سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن)

کیا پاکستان فوج کے بغیر چل سکتا ہے؟ یہ سوال اکثر پوچھا جاتا ہے۔سیاسی پارٹیوں نے صوبوں کو اکٹھا رکھا ہوا ہے اور ہمارے سیاستدانوں کو عوامی حمایت حاصل ہوتی ہے حالانکہ ہمارے سیاستدان فرشتے نہیں ہیں۔ساٹھ سال کے فوجی تجربے سے معلوم ہوا کہ ہمارے لوگ کنفیوز ہو چکے ہیں اور دوست دشمن کی تمیز کھو چکے ہیں۔حکمران MQM کے ساتھ ہی بیٹھتے ہیں اور ان کو ہی ملک دشمن قرار دیتے ہیں۔سندھ کے قوم پرستوں کو ملک دشمن قرار دیا جاتا ہے اور ان سے روابط بھی بڑھائے جاتے ہیں۔پنجاب جہاں حب الوطنی کے بیج بوئے جاتے ہیں اسلام آباد میں مذہبی جماعتوں کے چند روزہ دھرنے کے دوران وزیراعظم اور ان کے خاندان کے افراد کے بارے جن الفاظ میں اظہار خیال کیا گیا اسے غنڈہ گردی ہی کہا جا سکتا ہے اور میں ان عناصر کو مولانا کہنے سے قاصر ہوں۔سلمان تاثیر کا قتل ہوا، عدالت نے سزا برقرار رکھی اور کچھ سرپھروں کے علاوہ عوامی ردعمل دیکھنے میں نہیں آیا۔پھر وہ کون سی قوت تھی جو مکھیوں کو شہد دینے کے حق میں تھی؟ یہ ایک لکھا ہوا سکرپٹ تھا جو سول حکومت کا نہیں تھا۔لاہور میں سانحہ گلشن اقبال کی لاشیں پڑی ہیں اور اسلام آباد میں ہُلڑ بازی ہو رہی ہے۔حکمرانوں نے فخر سے کہا کہ ہم نے انکے مطالبات مان لئے ہیں اور توہین مذہب کے قانون میں ترمیم نہیں لائیں گے۔اس قانون میں ترمیم نہیں لائیں گے جس قانون کو بھونڈے طریقے سے استعمال کیا گیا اور اس کا غلط استعمال کرنے والوں کو کھلی چھُٹی دے دی گئی۔

سانحہ گلشن اقبال پر احتجاج کرتے ہوئے لاہور کے تمام بازار بند رکھے گئے۔اس وقت جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ دہشت گردی کا علاج صرف فوج ہے ہم ان کے خلاف نہیں کیونکہ وہ لوگ آواز نہیں اٹھا سکتے جو اس لڑائی کا شکار ہو رہے ہیں۔کراچی سے ٹارگٹ کلنگ کی جو رپورٹیں آرہی ہیں ان کو توازن میں رکھنے کے لئے جمہوری لوگ تذبذب کا شکار نہ ہوں، ورنہ ہماری معیشت اور معاشرتی زندگی خطرے میں گھر جائے گی۔کسی فوجی کو سیاست کرنی نہیں آتی۔اگر ایک دم نیا رخ بدلا گیا اور ٹکراؤ کے نتیجے میں کوئی فوجی آگئے تو آپ کی معیشت بری طرح متاثر ہوگی۔ہم جس طرح سے پٹیں گے یہ سوچ کر میرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ان کی پالیسیاں اگر کسی جنگ میں الجھاتی ہیں تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔اگر تبدیلی لانی ہے تو آئین کے مطابق جمہوری طریقے سے آنی چاہئے۔جمہوریت آپ اور میں ہیں، یہ نہ نواز شریف ہے نہ آصف علی زرداری اور جمہوریت ہی میں ہماری بقاء ہے۔

سوال: پنجاب اسمبلی کے پاس شدہ تحفظ حقوق نسواں بل پر مذہبی حلقے سراپا احتجاج کیوں ہیں؟

(محمد صدیق شمشاد۔چمن)

جواب: پنجاب کا تحفظ حقوق نسواں بل ان خواتین کے تحفظ کے لئے بنایا گیا تھا جو بالعموم گھریلو تشدد کا نشانہ بنتی ہیں۔مذہبی سیاسی جماعتیں اس بل کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئی ہیں۔خیبر پختونخوا نے اسی طرح کے بل کا مسودہ پیش بندی کے طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کو بھجوایا تھا جسے کونسل کے رد کرنے پر صوبائی حکومت نے خاموشی اختیار کرلی۔

سوال: بلوچستان کے لوگ اپنے بنیادی حقوق کے لئے آواز اٹھاتے ہیں تو ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا ہے۔ممتاز قادری کی پھانسی پر احتجاج کرنے والوں نے ریڈ زون پر قبضہ کرکے پارلیمنٹ کو یرغمال بنا لیا اس پر حکومت کیوں خاموش ہے؟ (محمد سعید بلوچ۔نوشکی)

جواب: پنجاب جہاں حب الوطنی کے بیج بوئے جاتے ہیں اسلام آباد میں مذہبی جماعتوں کے چندروزہ دھرنے کے دوران وزیراعظم اوران کے خاندان کے افراد کے بارے جن الفاظ میں اظہار خیال کیا گیا اسے غنڈہ گردی ہی کہا جاسکتا ہے اور میں ان عناصر کو مولانا کہنے سے قاصر ہوں۔یہ ایک لکھا ہوا سکرپٹ تھا جو سول حکومت کا نہیں تھا۔

سوال: اگر فوج ٹھیک نہیں ہے اور سیاستدان قابل نہیں ہیں تو آپ جیسے لوگ سیاست میں کیوں نہیں آتے؟

(شاہد اللہ جان۔پشاور)

جواب: حقوق کی جدوجہد اور عام آدمی کی خدمت کے لئے سیاسی جماعتوں میں شامل ہونا ضروری نہیں۔

انتہاپسندی اور پاکستانی میڈیا

ڈاکٹر مہدی حسن (پروفیسر بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی)

موجودہ پاکستان قائداعظم کا پاکستان نہیں بلکہ یہ ضیاء الحق کا پاکستان ہے۔آپ روز سنتے ہیں کہ فوج تنہا حالات پر قابو نہیں پاسکتی۔عوام بندوق لے کر فوج کا ساتھ نہیں دے سکتے۔دہشت گرد قتل و غارت مذہب کے نام پر کرتے ہیں حالانکہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ہمارے ہاں مذہب گردی بہت بڑھ گئی ہے۔ضیاءالحق نے مذہب کے نام پر افغانستان میں دخل اندازی کی تھی جس کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔ہمارا میڈیا رائے عامہ ہموار کرنے کا کام کرتا ہے اور حکمرانوں کا کام پالیسیاں بنانا اور اوران پر عمل درآمد کرنا ہوتا ہے۔اس وقت پاکستان میں 136 پرائیویٹ چینلوں پر نشریات لوگوں تک پہنچ رہی ہیں اور ابھی تک عوام کی جانب سے میڈیا کے بارے کوئی سنجیدہ شکائت موصول نہیں ہوئی۔

میڈیا کی سب سے بڑی خرابی اس کی گیٹ کیپر کے فرائض سے کوتاہی ہے۔میڈیا بطور گیٹ کیپر فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی خبر لوگوں تک پہنچائی جانی چاہئے اور کون سی خبر روک دینی چاہئے۔پچھلے 25 سالوں سے میڈیا میں گیٹ کیپر کا ادارہ ختم ہوگیا ہے۔جنرل مشرف کے دور میں ان کی وردی اتارنے کا مسئلہ زیر بحث رہا اور ایک جنرل کی معرفت پرویز مشرف کے ملک سے باہر جانے کی خبر میڈیا کی زینت بنی مگر وہ نہ باہر گئے اور نہ ہی میڈیا نے غلط خبر دینے پر معذرت کی۔بدقسمتی سے ہم معاشرے کو جہاد کے ذریعے فتح کرنے والوں کو غازی بناتے ہیں۔سلمان تاثیر کے قتل کے تین روز بعد ایک چینل نے اپنے پروگرام میں میری گفتگو جامعۃ الازہر کے اساتذہ سے کرائی۔اُن کا کہنا تھا کہ ان کے خیال میں گورنر پنجاب کے قاتل کو تین دن میں پھانسی ہو جانی چاہئے تھی۔اگر بالفرض گورنر تاثیر نے توہین مذہب کا ارتکاب کیا تھا تو معاملہ عدالت میں جانا چاہئے تھا۔پاکستانی میڈیا پر انسانی حقوق کے بارے نہیں بتایا جاتا جبکہ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ ہر ملک کو اپنی مجموعی آمدنی کا کم از کم 4% بجٹ تعلیم کے لئے مختص کرنا چاہئے۔مجھ سمیت کچھ ساتھیوں کو بے نظیر بھٹو نے ملک کی پسماندگی دور کرنے کے لئے تجاویز دینے کے لئے بلایا اور جو رپورٹ ہم نے انہیں بنا کر دی اسے اہمیت ہی نہ دی گئی۔پنجاب حکومت کے موجودہ وزیراعلیٰ سے ملنے گئے تو ان سے کھلے عام دہشت گردی کو رد نہ کرنے کا گلہ کیا اور انہیں بتایا کہ نظریے کی اہمیت ہوتی ہے جبکہ پاکستان نظریاتی بنیاد کے بغیر چل رہا ہے۔ایک کالم نویس نے کہا کہ ان کی سوئی صرف ایک بات پر اٹکی ہوئی ہے اور وہ ہے اربوں روپے کے منصوبے۔میں نے مشورہ دیا کہ کم از کم قائداعظم کی 11 اگست کی غیر سنسر شدہ تقریر ہی چلا دیں مگر انہوں نے کھانا کھلنے کا اعلان کردیا۔

> موجودہ پاکستان قائداعظم کا پاکستان نہیں بلکہ یہ ضیاء الحق کا پاکستان ہے۔آپ روز سنتے ہیں کہ فوج تنہا حالات پر قابو نہیں پاسکتی۔عوام بندوق لے کر فوج کا ساتھ نہیں دے سکتے۔دہشت گرد قتل و غارت مذہب کے نام پر کرتے ہیں حالانکہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ہمارے ہاں مذہب گردی بہت بڑھ گئی ہے۔ضیاءالحق نے مذہب کے نام پر افغانستان میں دخل اندازی کی تھی جس کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔ہمارا میڈیا رائے عامہ ہموار کرنے کا کام کرتا ہے اور حکمرانوں کا کام پالیسیاں بنانا اور اوران پر عمل درآمد کرنا ہوتا ہے۔اس وقت پاکستان میں 136 پرائیویٹ چینلوں پر نشریات لوگوں تک پہنچ رہی ہیں اور ابھی تک عوام کی جانب سے میڈیا کے بارے کوئی سنجیدہ شکائت موصول نہیں ہوئی۔عدالت نے دو کیسوں کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ میڈیا فحاشی پھیلا رہا ہے اور جنرل ضیاء الحق کی پالیسی رائج کی جائے۔

لال مسجد کے واقعے میں ہنگامہ پروروں کو ہیرو اور غازی بنا کر پیش کیا گیا اس کے بعد مولانا عبدالعزیز کی اہلیہ ام حسان نے پریس کانفرنس کرکے بتایا کہ جس روز مدرسے پر ایکشن ہوا ہم نے مدرسے کے 180 طالب علموں کی لاشیں اٹھائیں۔وہ خبریں کہاں ہیں دکھادیں؟ یہ چیزیں گیٹ کیپنگ کی کمی کی وجہ سے ہوئیں کہ کم از کم تصدیق تو کرلی جاتی۔ہمارے میڈیا میں اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں کام کرنے والے بغیر تنخواہ کے کام کرتے ہیں نہ انہیں کسی تربیت کی ضرورت ہے اس لئے وہ اپنی پوزیشن بہتر بنانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ہمارا میڈیا بیانات پر مبنی صحافت کی زد میں ہے اور بری خبروں والا اخبار شوق سے پڑھا جاتا ہے۔خبر وہ ہے جو عام آدمی کے پاس نہیں ہوتی، خبر تو رپورٹر ڈھونڈ کر لاتا ہے۔بیان کو خبر کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہئے جبکہ ہمارے ہاں 87% بیانات خبر کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔اخبارات کے مالکان تحقیقاتی رپورٹنگ کے لئے بجٹ نہیں دیتے نہ وسائل مہیا کرتے ہیں اور نہ ہی تفتیشی رپورٹنگ کے لئے نامہ نگاروں کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔

ممتاز قادری کے چہلم پر احتجاج کے بعد جلوس ڈی چوک میں دھرنا دینے پہنچا جہاں حساس ادارے موجود ہیں۔فوج بلائی گئی مگر کوئی احتجاج کرنے والوں کو روکنے والا نہ تھا۔آج انتہاپسندی کے خاتمے کے لئے معذرت خواہانہ عمل رویہ اپنایا جارہا ہے۔رویت ہلال کے مولانا نے مجھے پوچھا کہ آپ

مذہب کے خلاف کیوں ہیں؟ میں نے کہا مجھے مذہب پر نہیں مذہبی مسائل پر اعتراض ہے۔اس کے حل کے لئے ہر چینل کے لئے نقی صاحب جیسا آدمی ضرور ہونا چاہئے۔ضابطہ اخلاق ورکنگ جرنلسٹ خود بناتے ہیں۔اخبارات کے لئے کوئی قانون نہیں بس ڈیکلریشن لینا ضروری ہے۔پھر بھی آپ جوتوں کی دکان کھول سکتے ہیں لیکن پرنٹنگ پریس نہیں لگا سکتے۔

سوال:احمدیوں کے بارے خبروں کے نشر ہونے کے بعد ان کا موقف کیوں نہیں سنا جاتا؟

(صدیق شمشاد)

جواب:سماجی نظام حالات کے مطابق بنتا ہے۔نظام فرسودہ ہوتے رہتے ہیں۔میڈیا کو روایت کا پابند ہونا چاہئے اور فریق ثانی کا موقف بھی دینا چاہئے۔

سوال:پرنٹ میڈیا کا اثر زیادہ ہے یا نہیں؟

(نرگس کاکڑ)

جواب:ماضی میں پرنٹ میڈیا کا اثر بہت زیادہ تھا مگر اب الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا اس میں حصہ دار بن گئے ہیں۔

انسانی حقوق کے نفاذ کے لئے معاشرے، ادیب، ادب اور فنون لطیفہ کا کردار

سلیمہ ہاشمی (پروفیسر بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی)

فنون لطیفہ کو صرف اٹھکیلیاں سمجھا جاتا ہے۔جب وقت ہو، سرمایہ ہو اور وسائل ہوں تو پھر بات کریں ادب کی یا موسیقی کی جن سے زندگی قدرے سہل ہو جائے۔جب معاشی مسائل زیادہ ہوں تو پھر فنون لطیفہ کی طرف دھیان کہاں جانا ہے۔جب انسان صرف شکاری تھا اور پیٹ بھرنے کی طرف توجہ دیتا تھا تب بھی وہ غاروں میں تصویریں بناتا تھا۔ہر بچہ فنکار ہی پیدا ہوتا ہے بس زندگی اکثر اس میں سے فنکار چھین لیتی ہے۔جب میں نے این سی اے میں داخلہ لیا تھا اس وقت کالج میں صرف 70 طلبہ تھے۔جب تیس سال پڑھانے کے بعد میں نے کالج چھوڑا اس وقت کایا پلٹ چکی تھی اور ہر کوئی کالج میں داخلہ لینا چاہتا تھا۔فن جادو کا نام ہے جو رنگ میں، آواز میں اور تصویروں میں دکھائی دیتا ہے۔اس سے ہمت بندھتی ہے، راہ نظر آتی ہے اور راہ متعین ہوتی ہے۔اسی لئے قدیم زمانے میں جادوگروں کو خاص مقام حاصل رہا

> برصغیر میں جب آزادی کی تحریک شروع ہوئی اس کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی طرف توجہ دلانے کے لئے ترقی پسندی کی تحریک شروع ہوئی جس نے بیسویں صدی کے مسائل کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی۔یہ نہ صرف شاعروں اور ادیبوں نے کیا بلکہ کلکتہ آرٹ سکول کے اساتذہ اور طلبہ نے انگریز کا مرتب کردہ نصاب پڑھنے سے انکار کر دیا۔روغنی رنگ کی بجائے آبی رنگوں سے فن پارے بنانے شروع کر دئے اور شانتی نکیتن میں اپنے فن کے مظاہر سامنے لائے۔چغتائی کو کھدر پہننے کے ساتھ آبی رنگ استعمال کرنے پڑے اور پاکستان میں ترقی پسندوں نے جیلوں میں جانے کو ترجیح دی۔معاشرے میں تبدیلی لانے کی امید موجود رہی جو ادیبوں، شاعروں اور فنکاروں میں بدرجہ اتم موجود تھی۔انسانوں کے حالات بدلنے کی خواہش ہمیشہ فنکار اور ادیب میں موجود رہتی ہے۔سوال یہ ہے کہ جب خواہش موجود ہے تو معاشرے میں تبدیلی جلد کیوں نہیں آسکتی؟ چاہئے یہ کہ فنکار میں فن اس قدر ہونا چاہئے کہ اس کے جذبات معاشرہ پوری توجہ سے سن سکے۔ایسے حالات پیدا ہونے چاہئیں جن سے امن قائم ہو، ناہمواری ختم ہو اور ہر شہری کی مادری زبان کو رتبہ دیا جائے جس سے وہ اپنے خیال کا اظہار کر سکے۔

ہے۔فن کار اور لکھاری ایک طرح سے اپنے معاشرے کی آگے آنے والی زندگی کا سہارا بن جاتے ہیں۔بیسویں صدی کی تحریکیں فرانس کی مدر ٹرنگوا کی تصویر سے متاثر ہوئیں۔آخر کیا چیز ہے جو شاعر کو، مصور کو ذمہ داری نبھانے پر مجبور کرتی ہے۔

برصغیر میں جب آزادی کی تحریک شروع ہوئی اس کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی طرف توجہ دلانے کے لئے ترقی پسندی کی تحریک شروع ہوئی جس نے بیسویں صدی کے مسائل کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی۔یہ نہ صرف شاعروں اور ادیبوں نے کیا بلکہ کلکتہ آرٹ سکول کے اساتذہ اور طلبہ نے انگریز کا مرتب کردہ نصاب پڑھنے سے انکار کر دیا۔روغنی رنگ کی بجائے آبی رنگوں سے فن پارے بنانے شروع کر دئے اور شانتی نکیتن میں اپنے فن کے مظاہر سامنے لائے۔چغتائی کو کھدر پہننے کے ساتھ آبی رنگ استعمال کرنے پڑے اور پاکستان میں ترقی پسندوں نے جیلوں میں جانے کو ترجیح دی۔معاشرے میں تبدیلی لانے کی آس موجود رہی جو ادیبوں ،شاعروں اور فنکاروں میں بدرجہ اتم موجود تھی۔انسانوں کے حالات بدلنے کی خواہش ہمیشہ فنکار اور ادیب میں موجود رہتی ہے۔سوال یہ ہے کہ جب خواہش موجود ہے تو معاشرے میں تبدیلی جلد کیوں نہیں ہوسکتی۔چاہئے یہ کہ فنکار میں فن اس قدر ہونا چاہئے کہ اس کے جذبات معاشرہ پوری توجہ سے سن سکے۔ایسے حالات پیدا ہونے چاہئیں جن سے امن قائم ہو، ناہمواری ختم ہو اور ہر شہری کی مادری زبان کو رتبہ دیا جائے جس سے وہ اپنے خیال کا اظہار کر سکے۔کسی کا علاقائی پس منظر اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہونا چاہئے۔ادیبوں میں سکت ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی توجہ حالات کی تبدیلی کی طرف کرا سکتے ہیں اور ان صورتوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جن سے زندگی میں آسائش مل سکے۔کبھی ایک نظم یا ایک گیت ذہنوں کو تبدیل کر دیتا ہے جو آگے کی طرف قدم بڑھانے پر مجبور کرسکتا ہے اور ایسے وقت میں اظہار کا طریقہ کھل جاتا ہے۔انسانی حقوق کے کارکن قبیلے کی مانند ہوتے ہیں۔آپ کو ایک لکھنے والا بھی چاہئے، مصور بھی ہو یا ایک بنی ہوئی فلم ہو، یہ سب انسانی معاشرے میں حقوق کی تحریک کے طور پر استعمال ہوسکتی ہیں۔لوگ محسوس کریں کہ آپ ان کے جذبات کی ترجمانی کر رہے ہیں پھر عام لوگ آپ کے ساتھی ہوں گے۔فنکار کا کام ہوتا ہے نشان دہی کرنا کہ آپ اس وقت کہاں کھڑے ہیں۔

سوال:ہنر اور آرٹ میں کیا فرق ہے؟

جواب:ہر شخص میں آرٹ کی حس ہوتی ہے۔کچھ سینہ بہ سینہ دستکار ہوتے ہیں جو اپنی نظر کو تسکین پہنچاتے ہیں اور دی ہوئی دستکاری میں نئی اُپج کا اضافہ کرتے ہیں انہیں فنکار کا مقام حاصل ہوتا ہے۔

سوال:فنون لطیفہ کو کس طرح انسانی حقوق کی جدوجہد میں شامل کریں؟

جواب:کنٹینر پر تصویریں بنا کر، فرقہ بندی اور نسل پرستی کے موضوع پر تصویری فن کا مظاہرہ، عورتوں کے حقوق پر فنکاروں کی تقریریں، سوچ کی قوت کے اظہار ذریعے۔

☆☆☆

انتہا پسندی کی روک تھام اور رواداری کے فروغ کے لیے منعقد تربیتی ورکشاپس کی رپورٹس

کشمور 17-18 اپریل

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی جانب سے انتہا پسندی کے خاتمے اور انسانیت دوست اقدار کے فروغ کے عنوان سے 17-18 اپریل 2016 کو تحصیل کشمور میں دوروزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔جن موضوعات پر تربیت کاروں نے لیکچر دیئے ان میں طرزفکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت، انتہا پسندی کیا ہے، اس کی مختلف اقسام، ہماری زندگیوں پر اثرات اور روک تھام کیلئے لائحہ عمل، میڈیا کیا ہے؟اس کی مختلف اقسام، بدلتے ہوئے رجحانات اور انتہا پسندی کے انسداد یا فروغ میں میڈیا کا کردار، انسانی حقوق کا فروغ،حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کیلئے حکمت عملی کی تشکیل اورعوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار اورانتہا پسندی کے انسداد میں ادب، ادیب اورفنون لطیفہ کا کردار شامل ہیں۔

سہولت کاروں میں جمیلہ منگی، ندیم عباس، احمد بخش چنہ، اسلم میر بحر، یاسین لاشاری، شامل تھے اور تربیتی ورکشاپ میں شریک ہونے والے شرکاء میں تحصیل کشمور کے مختلف علاقوں اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے 16 خواتین سمیت 30 لوگوں نے شرکت کی۔ا تربیتی ورکشاپ کے دوران شرکاء کو دستاویزی فلمیں جن میں ہم انسان اورلوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر دکھائی گئیں جنہیں شرکاء نے بے حد پسند کیا۔تربیتی ورکشاپ کے دوران گروپ ورک کے ذریعے ضلع کندھ کوٹ میں انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ بھی لیا گیا جس میں شرکاء نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

ورکشاپ کے اغراض ومقاصد

جمیلہ منگی ریجنل کوآرڈینیٹر (ایچ آرسی پی)

اس ورکشاپ میں شرکت کرنے پرایچ آرسی پی آپ سب کا شکر گزار ہے۔اس ورکشاپ کا مقصد پاکستان کو درپیش مسائل کا تجزیہ کرنا ہے تاکہ ان مسائل کا ممکنہ حل تلاش کیا جاسکے۔اس وقت پاکستان کو درپیش سب سے سنگین مسئلہ انتہا پسندی ہے جو دیمک کی طرح ہمارے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ایچ آرسی پی نے پاکستان کے مختلف اضلاع میں ورکشاپ منعقد کرنے کے بعد تعلقہ کی سطح پر بھی ورکشاپ کرنے کا کا فیصلہ کیا ہے تاکہ انتہا پسندی کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اثرات سے بچا جاسکے جو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کے لیے مہلک ہے۔ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی نے انسانی حقوق کی پامالی اور مذہبی اختلافات میں اضافہ کردیا ہے۔ہمیں اس وقت رواداری اور برداشت جیسے تصورات کو فروغ دینا چاہیے اور روشن خیال لوگ پیدا کرنے چاہئیں۔

تحصیل کشمور میں انسانی حقوق کی صورتحال اور علاقے کے بنیادی مسائل: تحصیل کشمور میں انسانی حقوق کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے۔یہاں پر صحت اور تعلیم کی ابتر صورتحال ہے اور تحصیل کشمور میں عورتوں اور بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی عام ہے جس میں کاروکاری، کم عمر بچیوں کی شادی، وٹہ سٹہ اورانہیں خون کے عوض میں دینا عام ہے۔سڑکیں اور دوسرے راستے خستہ حالت میں ہیں۔کندھ کوٹ میں وڈیرا شاہی نظام کی وجہ سے عام بندہ اپنی زندگی اپنی مرضی سے نہیں گزار پا رہا۔یہاں پر مذہبی اور سماجی انتہا پسندی بہت ہے۔

طرزفکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

ندیم عباس

اس موضوع کا دارومدار انتہا پسندی کے مضر اثرات پر ہے جس کی بنیاد لاشعوری طور پر تعلیمی نصاب میں رکھی جارہی ہے۔ہم سب جانتے ہیں کہ تعلیم دنیاوی ہو یا روحانی، علم کو رسماً کسی ادارے میں حاصل کیا جاتا ہے جس کے ساتھ تربیت کا عمل بھی شامل ہے۔انگریزی میں لفظ ایجوکیشن سے مراد صرف تعلیم نہیں بلکہ تعلیم و تربیت ہے۔اس لئے نصاب مرتب کرتے وقت دور، حالات، اورضرورتیں سامنے رکھتے ہوئے اہم نکات رکھے جاتے ہیں اور پھر کورس کو ترتیب دیا جاتا ہے اور وہی کورس تعلیم وتربیت کی صورت میں تعلیمی اداروں میں نئی نسل کی طرف منتقل کیا جاتا ہے جس سے نئی نسل کے ذہنوں میں درست رخ میں رہنمائی ہوسکے۔نصاب ترتیب دینے سے تعلیمی اداروں کا حشر کیسا ہے؟ہماری نئی نسل کی اخلاقیات کس قدر سدھر سکی ہے؟ایسے معاملوں کی جانچ پڑتال ہونی چاہئے کہ نہیں ؟ سرکار اس معاملے میں کتنی سنجیدہ ہے؟ جیسے سوالات کو چیک کرنے کا عمل بجا ہے۔اردو نصاب کے حوالے سے کچھ اسکالرز کی تنقیدی تحریریں منظر عام پرآئی ہیں جن کی خاص شکایت یہ ہے کہ نصابی کتابوں میں دیا ہوا مواد بچوں کو بنیادی معلومات دینے کے بجائے مذہب اور اخلاقی تبلیغ سے بھرا پڑا ہے۔ان کو یہ بھی شکایت ہے کہ جب اسلامیات ایک الگ مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے تو پھر دوسرے مضامین میں مذہبی تعلیم دینے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا ایسا کرنے سے اسلام کی خدمت ہوگی یا ایک قسم کی انتہا پسندی کو تقویت ملے گی؟ میری رائے کے مطابق کچے ذہنوں میں فکری سوچ کی تالا بندی ہورہی ہے اوران ذہنوں میں کسی نکتے پر فکری یا تنقیدی سوچ کا حوصلہ پیدا نہیں ہورہا۔آج تک محمد بن قاسم کو مجاہد اور راجاداہر کو کافر اور غاصب لکھا جارہا ہے۔کچے ذہنوں میں ایسی اختلافی سوچ پیدا کرنا اسلام کی کیسی خدمت ہے؟

انتہا پسندی کیا ہے؟ اس کی مختلف اقسام ہماری زندگیوں پراثرات اورروک تھام کیلئے لائحہ عمل

اسلم میر بحر

انتہا پسندی کا مطلب ہے کسی خیال یا عمل میں انتہا تک پہنچ جانا۔یعنی جو میں سوچتا ہوں بس وہی درست اور یہی سب پر مسلط کیا جائے۔یہی تو انتہا پسندی ہے۔کوئی بھی انسان انتہا پسندانہ روّیہ پیدائش کے ساتھ اپنے ہمراہ نہیں لاتا بلکہ وہ معاشرے اور موروثی عقائد سے سیکھتا ہے۔گھروں میں والدین کی ناچاقیاں۔غربت، بے روزگاری جہالت اورمرکزیت انتہا پسندی کی اہم وجوہات ہیں۔انتہا پسندانہ روّیوں کی جھلک معاشرے کے تمام طبقات اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں دیکھی جاسکتی ہے۔انتہا پسندی کی کئی اشکال ہیں جن کا اکثر ہم اپنی روزمرہ زندگی میں شکار ہورہے ہوتے ہیں۔یہ اشکال مذہبی انتہا پسندی، سماجی انتہا پسندی، سیاسی انتہا پسندی اورریاستی انتہا پسندی ہیں۔

مذہبی انتہا پسندی: اس کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ

عقیدے کی بنیاد پر انسانوں میں تفریق کرنا اور عقیدے کی بنیاد پر ان سے امتیازی سلوک کرنا۔ یہ انتہا پسندی کی خطرناک ترین شکل ہے اور آج کل پاکستان کو سب سے بڑا خطرہ بھی مذہبی انتہا پسندی سے ہے۔ یہ تمام انسانوں کا بنیادی حق ہے کہ وہ اپنے عقیدے کو برحق سمجھیں لیکن جب آپ اس خیال کو باقی افراد پر بزور طاقت نافذ کرنا چاہتے ہیں تو آپ انتہا پسندی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تمام عقائد انسانوں کی بہتری اور بھلائی کے لیے آتے ہیں۔ عقیدہ کبھی باطل نہیں ہوتا لیکن اسے کبھی بھی بزور طاقت نہیں منوایا جاسکتا۔

سماجی انتہا پسندی: ہمارے ہاں سماج نے عورت کے تمام تر حقوق پامال کر رکھے ہیں۔ ان کو اپنی مرضی سے شادی پر مجبور کرنا، ان کا احترام نہ کرنا، انکا پہناوا اپنی مرضی کے مطابق رکھنا، خواتین کو تعلیم کے حق سے محروم کرنا، غیرت کے نام پر ان کو قتل کرنا سب سماجی انتہا پسندی کے زمرے میں آتے ہیں۔ کاروکاری سماجی انتہا پسندی کی سب سے بنیادی مثال ہے۔ محض شک کی بنیاد پر ہم کسی انسان کی جان لے لیتے ہیں جبکہ جان لینے اور دینے کا اختیار تو صرف خدا کے پاس ہے۔ سماجی ضابطوں کی خلاف ورزی یقیناً قابل تعزیر ہے لیکن جرم اور سزا کی نوعیت کا تعین کرنے کے لیے جب سماجی ادارے موجود ہیں تو یہ اختیار کسی صورت ایک فرد کو نہیں دیا جاسکتا۔

سیاسی انتہا پسندی: بروز طاقت کسی کے ووٹ کا حق چھیننا یا کسی کے سیاسی نظریات پر قبضہ کرنا سیاسی انتہا پسندی کہلاتا ہے۔ ووٹ معاشرے کے ہر فرد کا جمہوری حق ہے اور جب کوئی سیاسی پارٹی عوام کو ڈرا دھمکا کر یا لالچ دے کر اس کے حق کو پامال کرتی ہے تو ملک سیاسی انتہا پسندی کا شکار ہوتا ہے۔

ریاستی انتہا پسندی: جب کوئی ریاست کسی خاص نظریے یا عقیدے کو اپنائے تو وہ انتہا پسندی کا شکار ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر اسرائیل نے اپنے آئین میں یہ طے کر دیا ہے کہ ہولوکاسٹ کی حقیقت پر سوال اٹھانے یا اس کے خلاف بات کرنے کو ملک سے غداری سمجھا جائے گا اور ایسے شخص کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔ یہ ریاستی انتہا پسندی کی مثال ہے۔

انتہا پسندی کی روک تھام کے لئے لائحہ عمل کے طور پر جمہوری روایات کو فروغ دیا جائے، تعلیم عام کی جائے، سماجی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور برداشت اور بھائی چارے کو فروغ دیا جائے۔

حق عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنیٰ ہیں درست، ٹھیک اور صحیح۔ گویا انسانی حقوق کا مسئلہ دراصل اخلاقیات سے تعلق رکھتا ہے۔ اصطلاحی معنوں میں انسانی حقوق سے مراد ایسے قوانین، اقدار اور ادارے ہیں جن پر تمام انسانوں حقوق کو یکساں استحقاق حاصل ہے۔ اس ضمن میں بنیادی شرط صرف انسان ہونا ہے۔ رنگ، نسل، مذہب، جنس، زبان، ثقافت، سماجی مقام، مالی حیثیت اور سیاسی خیالات کے فرق سے کسی فرد کے انسانی حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انسانی حقوق کی اخلاقی بنیاد سمجھنے کے لیے اخلاقیات کے دیگر نظاموں اور انسانی حقوق میں بنیادی فرق جاننا ضروری ہے۔ انسانی حقوق مستند کتابوں سے نہیں ڈھونڈے جاتے اور نہ انسانی حقوق کسی ادارے کی توثیق کے مرہون منت ہیں۔ انسانی حقوق انسانیت کے صدیوں پر محیط اجتماعی تجربات کا نچوڑ ہیں۔ انسانی معاشرہ ہر لحظہ جنم لیتی ہوئی نئی تبدیلی اور کبھی ختم نہ ہونے والے نئے امکانات کا رنگا رنگ مظہر ہے۔

میڈیا کیا ہے، اس کی مختلف اقسام، بدلتے ہوئے رجحانات اور انتہا پسندی کے انسداد یا فروغ میں میڈیا کا کردار:

یاسین لاشاری

میڈیا کا نام آتے ہی ذہن میں ایک بات ضرور آتی ہے کہ یہ کوئی نئیمعلومات دے گا۔ میڈ میں اخبارات، الیکٹرانک ٹی وی سمیت سوشل میڈیا میں فیس بک ٹوئیٹر، واٹس اپ یوٹیوب اور ریڈیو ایف ایم غیرہ آجاتے ہیں۔ کسی بھی ملک میں میڈیا پر لازم ہوتا ہے کہ اپنے ملک کی خیرخواہی اور اس کی سالمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح معلومات دے اور اصل حقائق سے عوام کو آگاہ کرے، جھوٹے اور منفی پروپیگنڈہ سے گریز کرے اور عوام کو اپنے حقوق کی آگاہی میں کردار ادا کرے۔ سرکاری میڈیا کا نام آتے ہی یہ بات ذہن میں آجاتی ہے کہ میڈیا سرکاری پالیسی سے باہر کوئی بات نہیں کرے گا۔ صرف سرکار کی خوشامدی کا پابند ہے، جبکہ پرائیوٹ میڈیا کھل کر سرکار کے ناجائز کاموں سمیت کرپشن، اور عوام کے مسائل کو اجاگر کرتا ہے۔ میڈیا سے منسلک لوگوں رپورٹر، سب ایڈیٹر، ایڈیٹر، پروڈیوسر کی اپنی اپنی ذمہ داریاں ہیں جس میں رپورٹر کا ہمیشہ ادارے میں کلیدی کردار ہوتا ہے جو پل پل کی اطلاعات اپنے ادارے کو دیتا رہتا ہے اور وہی ان اطلاعات کی سچائی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایڈیٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ آنیوالی ہر خبر کے مواد کو اچھے طریقے سے پڑھے اور سمجھے۔ ٹی وی پر دکھایا گیا مواد خاص طور پر حادثات اور قدرتی آفات کے مناظر اکثر دل کو دہلا دیتے ہیں اس لئے وہ مناظر بہت اثرانداز ہوتے ہیں۔ جبکہ اخبارات کا مواد پڑھنے سے محسوس کیا جاتا ہے مگر آنکھیں وہ مناظر نہیں دیکھتیں اس لئے وہ مواد یادگار ضرور ہوتے ہیں مگر اثرات بہت کم رکھتیں ہیں۔

میڈیا میں بہتری کیلئے پیمرا اور میڈیا تنظیمیں ویسے تو سب کچھ کرسکتی ہیں مگر ملکی مفاد کے لیے وہ کچھ بھی نہیں کرتیں۔ یہ واضع ہے کہ انتہا پسندی کی روک تھام پیمرا کرسکتا ہے اگر پیمرا اور میڈیا تنظیمیں اپنے مفادات کو زیادہ ترجیح نہ دیں۔ میڈیا کو چاہیے کہ ہمیشہ انتہا پسندی ختم کرنے کی جدوجہد کرے۔ وہ ایسے عناصر کی نشاندہی کے ساتھ ان انتہا پسندوں کی حوصلہ شکنی کرے اور ان کو بطور ہیرو پیش نہ کرے۔

انسانی حقوق کا فروغ، حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کیلئے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار:

احمد بخش چنہ

حق عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنیٰ ہیں درست، ٹھیک اور صحیح۔ گویا انسانی حقوق کا مسئلہ دراصل اخلاقیات سے تعلق رکھتا ہے۔ اصطلاحی معنوں میں انسانی حقوق سے مراد ایسے قوانین، اقدار اور ادارے ہیں جن پر تمام انسانوں حقوق کو یکساں استحقاق حاصل ہے۔ اس ضمن میں بنیادی شرط صرف انسان ہونا ہے۔ رنگ، نسل، مذہب، جنس، زبان، ثقافت، سماجی مقام، مالی حیثیت اور سیاسی خیالات کے فرق سے کسی فرد کے انسانی حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انسانی حقوق کی اخلاقی بنیاد سمجھنے کے لیے اخلاقیات کے دیگر نظاموں اور انسانی حقوق میں بنیادی فرق جاننا ضروری ہے۔ انسانی حقوق مستند کتابوں سے نہیں ڈھونڈے جاتے اور نہ انسانی حقوق کسی ادارے کی توثیق کے مرہون منت ہیں۔ انسانی حقوق انسانیت کے صدیوں پر محیط اجتماعی تجربات کا نچوڑ ہیں۔ انسانی معاشرہ ہر لحظہ جنم لیتی ہوئی نئی تبدیلی اور کبھی ختم نہ ہونے والے نئے امکانات کا رنگا رنگ مظہر ہے۔ انسان ہونے کے ناطے ہمارا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ تحفظ، انسانی ضرورت کی فراہمی، خوشیوں کے

حصول، پائیدار ترقی اور تخلیق قوت کے اعتبار سے اجتماعی معیار زندگی کو بہتر بنائے۔ انسانی معاشرے نے جنگل سے اپنے سفر کا آغاز کیا۔جنگل میں انسانی زندگی طرح طرح کے خطرات میں گھری تھی۔جنگل میں انسان پر تین خوفناک حقائق یعنی عدم تحفظ، لاعلمی اور خوف کے سائے بہت گہرے تھے۔ان تین عناصر نے قدیم انسان کی انفرادی اور اجتماعی نفسیات کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔انسانوں کے انفرادی اور اجتماعی افعال کا پیمانہ ایک سیدھا سادہ اصول قرار پایا یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔اس اصول کے نتیجے میں انسانی معاشرے میں بہت سی بنیادی نا انصافیوں نے جنم لیا۔معاشرے میں طاقتور افراد اور گروہوں نے اجتماعی انسانی وسائل پر اپنا غاصبانہ قبضہ برقرار رکھنے کے لیے انسانوں میں اونچ نیچ کے تصورات پیدا کئے۔رنگ، نسل اور جنس جیسی پیدائشی خصوصیات کو بنیاد کر انسانوں کے وسیع گروہوں کو بنیادی ضروریات سے محروم کیا گیا اور انہیں ترقی اور فیصلہ سازی کے عمل سے باہر رکھا گیا اور خود مرکزیت کی بنیاد رکھی۔خود مرکزیت سے مراد ایسا روّیہ ہے جس میں لوگ اپنے عقائد، نسل، ثقافت اور قوم کو دوسروں سے برتر سمجھتے ہیں اور دوسرے مذاہب، ثقافتوں اور اقوام کو اپنے پیمانے پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یکساں انسانی وقار اور تمام انسانوں کے نا قابل انتقال اور نا قابل تنسیخ حقوق کا تصور پندرہویں اور سولہویں صدی کے درمیانی عرصے میں پیدا ہوا۔ انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ قدیم عقائد، اخلاق اقدار، معیارات اور سماجی ڈھانچوں کی غیر جانبدارانہ جانچ شروع ہوئی۔انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی فلاح کے تمام تجزیات، نظریات اور اقدار اور سیاسی اصلاحات نے معاشرے میں عوام کی حاکمیت کی بنیادیں استوار کیں۔ اس اعظیم تبدیلی کے لیے درکار مادی ڈھانچہ سترہویں صدی میں صنعتی انقلاب نے مہیا کیا۔درحقیقت یہ تمام تبدیلیاں انسانی حقوق کی جدوجہد کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتی تھیں۔پاکستان ایک آزاد ملک کی حیثیت سے جس وقت دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا، اس سے 20 ماہ بعد اقوام متحدہ کے منشور پر دستخط ہوئے اور اس کا پہلا آئین بھی انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کی منظوری کے چند ماہ بعد بنا اس لئے اس جدید جمہوری ریاست کی لازمی خصوصیت یہ ہونا تھی کہ یہاں انسانی حقوق کا احترام کیا جاتا۔پاکستان کے ابتدائی حکمرانوں کے ذہن میں بھی پاکستان کا تصور اس سے زیادہ مختلف نہیں تھا۔ہم دیکھتے ہیں کہ 1949ء سے 1973ء تک کے عرصہ میں بنیادی انسانی حقوق کا تعین کرنے اور اس کے دائرہ کو بڑھانے کی کوشش ہوتی رہی۔1979ء کے مارشل لاء کے بعد انحطاط کا ایک طویل دور شروع ہوا۔اسلامائزیشن پر زور دینے اور نظریہ پاکستان کی من مانی تعبیر کو ریاست پر ٹھونسنے کی وجہ سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔اس کے بعد آنے والی جمہوری حکومتیں ایک طرف انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور اور پاکستان کے آئین میں دی گئی انسان دشمن ترمیموں کے تضاد کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان ان ملکوں کی فہرست میں شامل ہوگیا ہے جہاں انسانی حقوق کی ترقی کا سفر رکا ہوا ہے اور لوگوں کو وہ حقوق حاصل کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن سے ریاست انکار نہیں کرتی اور جو پاکستان کے آئین میں شامل ہیں۔

انتہاپسندی کے انسداد میں ادب ادیب اور فنونِ لطیفہ کا کردار

امداد کھوسو

ادب عربی زبان کا لفظ ہے اور مختلف النوع مفہوم کا حامل ہے۔ظہور اسلام سے قبل عربی زبان میں ضیافت اور مہمانی کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔بعد میں ایک اور مفہوم بھی شامل ہوا جسے ہم مجموعی لحاظ سے شائستگی کہہ سکتے ہیں۔عربوں کے نزدیک مہمان نوازی لازماً شرافت سمجھی جاتی ہے۔چنانچہ شائستگی، سلیقہ اور حسن سلوک بھی ادب کے معنوں میں داخل ہوئے۔جو مہمان داری میں شائستہ ہوگا وہ عام زندگی میں بھی شائستہ ہوگا۔اس طرح سے ادب کے لفظ میں شائستگی بھی آ گئی اور اس میں خوش بیانی بھی شامل ہے۔اسلام سے قبل خوش بیانی کو اعلی ادب کہا جاتا تھا۔گھلاوٹ گداز، نرمی اور شائستگی یہ سب چیزیں ادب کا جزو بن گئیں۔بنوامیہ کے زمانے میں بصرے اور کوفے میں زبان کے سرمایہ تحریر کو مزید فروغ حاصل ہوا۔اسی زمانے میں گرامر اور صرف ونحو کی کتب لکھی گئیں تا کہ ادب میں صحت بیان قائم رہے۔جدید دور میں ادب کے معنی مخصوص قرار دئے گئے ہیں اور اب ادب کے لیے ضروری ہے کہ اس میں تخیل اور جذبات ہوں ورنہ ہر تحریری کارنامہ ادب کہلا سکتا ہے۔خواہش تخلیق انسان کی فطرت ہے اور اسکی جبلی خواہش سے آرٹ پیدا ہوتا ہے۔آرٹ اور دوسرے علوم میں یہی فرق ہے کہ اس میں کوئی مادی نفع مقصد نہیں ہوتا۔یہ بے غرض مسرت ہے۔ادب آرٹ کی ایک شاخ ہے جسے فن لطیف بھی کہہ سکتے ہیں۔میتھو آرنلڈ کے نزدیک وہ تمام علم جو کتب کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے وہ ادب کہلاتا ہے۔کارڈینل نیومین کہتا ہے انسانی افکار، خیالات اور احساسات کا اظہار زبان اور الفاظ کے ذریعے ادب کہلاتا ہے۔نارمن جودک کہتا ہے کہ ادب سے مراد ہے وہ تمام سرمایہء خیالات واحساسات جو تحریر میں آچکا ہے اور جسے اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کو مسرت حاصل ہوتی ہے۔

انتہاپسندی کے انسداد میں فنون لطیفہ کا کردار: انتہاپسندی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا ہے کہ اس کے نتیجے میں سوچ پر پردہ آجاتا ہے، لوگ سوچنے سے محروم ہوجاتے ہیں اور ان کی عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے، پھر فیصلہ نہیں کرپاتے۔فنونِ لطیفہ اس سوچ کے عمل کو روکتا ہے۔فنکار کے پاس انسانی ذات کے ہر گروہ اور طبقہ کے جذبات محفوظ ہیں۔جب وہ چاہے اپنے فن کے ذریعے لوگوں کو رلا سکتا ہے، ہنسا کر خوش کرسکتا ہے اور انسان کے اندر ایسی کیفیت اور جذبات پیدا کرکے معاشرے کی بہتری کے لئے عمل کرواسکتا ہے

ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے اور گروپ فوٹو لی گئی۔شرکاء نے ایچ آر سی پی کی ایسی تربیتی ورکشاپ کو سراہا اور کہا کہ ان کی تحصیل میں ایسی ورکشاپ کی ضرورت تھی جس میں انہیں اپنے حقوق کی آگاہی ملی اور ان کے ملک میں بڑھتی ہوئی انتہاپسندی کے نقصانات کا پتا چلا۔انہوں نے اعادہ کیا کہ وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے اس پیغام کو اپنی کمیونٹی اور اپنے محلے تک ضرور پہنچائینگے۔

مورو 10,09 اپریل 2016

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی جانب سے انتہا پسندی کے خاتمے اور انسانیت دوست اقدار کے فروغ کے موضوع پر 9 اور 10 اپریل 2016 کو تحصیل مورو ضلع نوشہروفیروز میں 2 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں درج ذیل موضوعات پر تبادلہ خیال ہوا: حقوق کے فروغ، حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار، طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری روّیوں کے فروغ کیلئے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت، انتہاپسندی کیا ہے، اس کی مختلف اقسام، ہماری زندگیوں پر اثرات اور روک تھام کیلئے لائحہ عمل، جمہوریت، انسانی حقوق انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق۔ سہولت کاروں میں جمیلہ منگی، ندیم عباس، توفیق احمد اور خادم حسین شامل تھے۔تربیتی ورکشاپ میں آٹھ خواتین سمیت

تحصیل مورو کے مختلف علاقوں اور طبقات سے تعلق رکھنے والے 31 افراد نے شرکت کی۔ تربیتی ورکشاپ کے دوران شرکاء کو ایچ آر سی پی کی جدو جہد پر مبنی دستاویزی فلمیں ہم انسان اور لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر دکھائی گئیں جنھیں شرکاء نے بے حد پسند کیا۔ تربیتی ورکشاپ کے دوران گروپ ورک کے ذریعے ضلع کندھ کوٹ میں انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ بھی لیا گیا جس میں شرکاء نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

> جدید دور میں ادب کے معنی مخصوص قرار دئے گئے ہیں اور اب ادب کے لیے ضروری ہے کہ اس میں تخیل اور جذبات ہوں ورنہ ہر تحریری کارنامہ ادب کہلا سکتا ہے۔ خواہش تخلیق انسان کی فطرت ہے اور اسکی جبلی خواہش سے آرٹ پیدا ہوتا ہے۔ آرٹ اور دوسرے علوم میں یہی فرق ہے کہ اس میں کوئی مادی نفع مقصد نہیں ہوتا۔ یہ بے غرض مسرت ہے۔ ادب آرٹ کی ایک شاخ ہے جسے فن لطیف بھی کہہ سکتے ہیں۔ میتھو آرنلڈ کے نزدیک وہ تمام علم جو کتب کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے وہ ادب کہلاتا ہے۔ کارڈینل نیومین کہتا ہے انسانی افکار، خیالات اور احساسات کا اظہار زبان اور الفاظ کے ذریعے ادب کہلاتا ہے۔ نارمن جودک کہتا ہے کہ ادب سے مراد ہے وہ تمام سرمایہء خیالات و احساسات جو تحریر میں آ چکا ہے اور جسے اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کو مسرت حاصل ہوتی ہے۔

ورکشاپ کے اغراض و مقاصد

جمیلہ منگی ریجنل کوآرڈینیٹر (ایچ آر سی پی)

اس ورکشاپ میں شرکت کرنے پر ایچ آر سی پی آپ سب کا شکر گزار ہے۔ اس ورکشاپ کا مقصد پاکستان کو درپیش مسائل کا تجزیہ کرنا ہے تاکہ ان مسائل کا ممکنہ حل تلاش کیا جاسکے۔ اس وقت پاکستان کو درپیش سب سے سنگین مسئلہ انتہا پسندی ہے جو دیمک کی طرح ہمارے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ ایچ آر سی پی نے پاکستان کے مختلف اضلاع میں ورکشاپ منعقد کرنے کے بعد تعلقہ کی سطح پر بھی ورکشاپ کرنے کا کا فیصلہ کیا ہے تاکہ انتہا پسندی کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اثرات سے بچا جاسکے جو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کے لیے مہلک ہے۔ ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی نے انسانی حقوق کی پامالی میں اضافہ کر دیا ہے۔ ہمیں اس وقت رواداری اور برداشت جیسے تصورات کو فروغ دینا چاہیے اور روشن خیال لوگ پیدا کرنے چاہئیں۔

تحصیل مورو میں انسانی حقوق کی صورتحال اور علاقے کے بنیادی مسائل:

تحصیل مورو میں انسانی حقوق کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے۔ یہاں پر صحت اور تعلیم کی صورتحال ابتر ہے۔ تحصیل مورو میں عورتوں اور بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی عام ہے۔ کاروکاری، کم عمر بچیوں کی شادی اور قتل کے عوض وٹہ سٹہ واقعات عام ہیں۔ یہاں پر مذہبی، سماجی اور سیاسی انتہا پسندی بھی بہت ہے۔

حقوق کے فروغ، حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار:

شہزادو کاندھرا

انسانی حقوق کی جب بھی بات ہوتی ہے تو کچھ سوالات ذہن میں گردش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے اس بات کا تعین کریں گے کہ انسانی حقوق کون کون سے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں چند باتوں پر ہی انسانی حقوق کی بحث کو ختم کیا جاتا ہے کیونکہ معاشرے میں انسانی حقوق کی آگاہی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ انسان کو تمام بنیادی حقوق، رہائش، روزگار، تعلیم صحت، قانونی تحفظ، قومی، ثقافتی، مذہبی حقوق حاصل ہیں جن کا تحفظ ضروری ہے۔ پاکستان کے آئین مجریہ 1973ء کے اندر انسانی حقوق کے تحفظ کی ضمانت موجود ہے جس میں آزادانہ زندگی بسر کرنے، صحت، صفائی، تعلیم، روزگار، رہائش، قانونی حق، اظہار رائے کی آزادی، مذہبی آزادی، سیاسی آزادی اور دیگر بنیادی حقوق شامل ہیں۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں آگاہی نہیں ہے کہ ہمارے ملک کے قانون کے اندر کون کون سے حقوق شامل ہیں۔ جب ہم اپنے ملک کے آئین کے تحت حاصل انسانی حقوق سے بہرہ ور ہوں گے تو پھر اس آئین کے تحت حاصل حقوق سے محرومی کی تلافی بھی ہوگی۔ جب تک ہمیں حقوق کا پتہ ہی نہیں ہوگا تو اپنے ہم حقوق کی بات کس طرح کرینگے۔ 10 دسمبر 1948ء کو عالمی سطح پر انسانی حقوق کے نظام کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا جس کی 30 دفعات ہیں۔

سوال:۔ جب ہمیں آئین کے مطابق حقوق قانونی صورت میں دیئے گئے ہیں تو ان کا اطلاق کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب:۔ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں جن میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور حکومت کی دلچسپی نہ ہونا شامل ہیں۔ سب سے بڑی وجہ ہماری قانونی حقوق سے لاعلمی ہے جس کی وجہ سے حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اگر سب لوگوں کی ان حقوق کی آگاہی ہو تو ان کی خلاف ورزیاں ختم ہوجائیں گی۔

سوال:۔ ہم معاشرے میں اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کرتے ہیں مگر پھر بھی نہیں ملتے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

جواب:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشرے میں موجود کچھ افراد ہی آواز بلند کرتے ہیں باقی خاموش رہتے ہیں جس کے باعث جو آواز بلند کرتے ہیں ان کا اتنا اثر نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر مورو کا ہر فرد ہر شہری چاہے وہ کسی بھی گروہ، مذہب یا ذات سے ہو، مل کر اگر آواز بلند کریں گے تو ایک دن ان خلاف ورزیوں کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔

انسانی حقوق کی تحریک ایک مسلسل عمل ہے اور کسی بھی تحریک کے لئے حکمت عملی اور اس کو مستحکم کرنا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر جب ہم انسانی حقوق کے فروغ کی بات کرتے ہیں تو اس تحریک میں ہر فرد کی شمولیت خاص طور پر معاشرے کے ان لوگوں، تنظیموں اور گروہوں کی جن کا کام عام لوگوں سے رابطہ رکھنا اور ان کی رہنمائی کرنا ہو۔ یہ وہ افراد ہیں جو سول سوسائٹی کا اہم ستون ہیں۔ ان کی مسلسل جدو جہد اور کوششوں سے ہم معاشرے میں انسانی حقوق کی تحریک کو کامیاب کر سکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو انسانی حقوق کے فروغ اور ان کی خلاف ورزیوں کے لئے آواز بلند کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے قانونی جنگ لڑنے کی آگاہی بہتر طریقے سے دے سکتے ہیں۔ اس عمل کو آگے تک رسائی کے لئے ایسے گروپ بنائے جائیں جو اس عمل پر عمل پیرا ہوں تو معاشرے میں تبدیلی آئیگی۔

جمہوریت اور انسانی حقوق انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق:

خادم حسین

ہم اپنی زندگی میں روز ایک لفظ سنتے ہیں، اخبارات میں لوگوں سے یا سیاسی بحث میں اس کا اکثر استعمال ہوتا ہے۔ وہ لفظ ہے جمہوریت۔ انسان کی اوائل اور فطری زندگی میں عقل، فہم، سوچ اور منطق کا کوئی منظم اور مربوط نظام نہیں تھا بس انسان فطری قوتوں

کے رحم کرم پر تھا۔ آہستہ آہستہ انسان اپنے ارتقاء کے مدارج طے کر کے ایک منظم زندگی میں داخل ہوا تا کہ آقا اور غلام کے سماج، حاکم اور محکوم کے سماج، جاگیردارانہ اور بادشاہی کے سماج سے نکل آئے۔ آج ہم تاریخ کے جس عہد میں رہ رہے ہیں اس کو جمہوریت کہتے ہیں۔ جمہوریت کے معنیٰ ہیں عوام کی حکومت، عوام کی مرضی سے اور عوام کے لئے۔ مطلب ایک ایسا نظام سیاست جس میں عوام کی مرضی کو فوقیت حاصل ہو اسے جمہوریت کہتے ہیں۔

جمہوریت کی خصوصیات:

1) باہمی اور متفقہ آئین کی حاکمیت جو دستور پسندی، قانونی حکمرانی اور تمام افراد کے بنیادی شہری اور سماجی حقوق کی فراہمی کو بغیر کسی تفریق کے یقینی بنائے۔

2) جمہوریت میں تمام ریاستی ادارے عوام کو جوابدہ ہونگے

3) جمہوریت میں ہر شہری کو اپنی معیار زندگی بہتر کرنے کا موقع ملتا ہے۔

انسانی حقوق: حق کیا ہے؟

وہ چیز جو صحیح ہو، جو ضروری ہو یا جو غلط کا ضد ہو اسے حق کہہ سکتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا ایک عالمی منشور منظور کیا جس کو یونیورسل ڈکلیریشن آف ہیومن رائٹس (UDHR) کہتے ہیں۔ یعنی انسانی حقوق کا عالمی منشور جس میں انسان وہ تمام حقوق میسر ہیں جو انسان کی فلاح و بہبود کی ضمانت دیتے ہیں۔ جس میں تعلیم، صحت کا حق، آزادانہ ثقافتی اظہار کا حق، زبان اور مذہب کی آزادی کا حق شامل ہے۔ ایک پر وقار جمہوری معاشرہ ہی انسانی حقوق کا ضامن ہوتا ہے کیونکہ آئینی جمہوری ریاست کا دستور عوام کی خواہشات اور ضرورتوں کو سامنے رکھ کر بنایا جاتا ہے۔

کسی بھی جمہوری معاشرے میں ہر شہری کو مساوی حیثیت ہوتی ہے اور کوئی بھی اپنے انسانی حقوق کے حوالے سے برتر نہیں ہوتا۔ اس لئے معاشی ترقی کے لئے جو منصوبہ بندی ہوتی ہے اس میں مساوی بنیاد پر ہر کسی کی مرضی شامل کی جاتی ہے۔ جب منصوبہ بندی سب کی مرضی کی ہوگی تو وہ معاشرے کے ہر طبقے کی ہوگی۔ جو منصوبہ بندی معاشرے کے ہر طبقے کو ملائے وہ مجموعی معاشرتی ترقی کو مضبوط کرتی ہے۔ ایک جمہوری معاشرے میں ترقی کے عمل میں نمائندگی ہر طبقے کو برابری کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔

انتہا پسندی کیا ہے، اس کے مختلف اقسام ہماری زندگیوں پر اثرات اور روک تھام کیلئے لائحہ عمل

عبدالرزاق

انتہا پسندی کا معنیٰ ہے کسی بھی کام میں حد سے گزر جانا۔ انتہا پسندی ایک ذہنی رویہ ہے جو مسائل کے غیر موزوں حل کے حصول پر زور دیتا ہے۔ انتہا پسند اپنی قوت بازو سے حالات کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آج پاکستان انتہا پسند کاروائیوں اور سرگرمیوں کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ شاید کوئی دن ایسا ہو جس دن انتہا پسند کاروائیاں نہ کرتے ہوں۔ انتہا پسندی کی کئی اقسام ہیں۔

سماجی انتہا پسندی: جس میں ماں باپ اور بھائی بہن بچیوں کی شادی و تعلیم کے فیصلے ان کی مرضی یا خواہش کے مطابق نہ کریں۔ کم آمدنی والے لوگوں کو کم تر سمجھنا بھی سماجی انتہا پسندی کی ایک قسم ہے۔

معاشی انتہا پسندی: اس میں ایک گروہ یا طبقہ، قوم یا کسی مخصوص علاقے میں جاری معاشی سرگرمیوں سے دیگر اقوام یا قبائل کو بے دخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مذہبی انتہا پسندی: مذہبی انتہا پسندی میں ایک عقیدے سے تعلق رکھنے والے لوگ یا گروہ خود کو اور اپنے عقیدے کو دوسروں سے اعلیٰ اور معتبر سمجھتے ہیں۔

سیاسی انتہا پسندی: اس میں خاص سیاسی مفادات اور فکر و نظریات کے لوگوں کو دیگر نظریہ رکھنے والوں سے برتر سمجھا جاتا ہے۔

طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری روّیوں کے فروغ کیلئے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

ندیم عباس

اس موضوع کا دار و مدار انتہا پسندی کے مضر اثرات پر ہے جس کی بنیاد تعلیمی نصاب میں رکھی جارہی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ تعلیم سے مراد کیا ہے۔ تعلیم دنیاوی ہو یا روحانی علم، رسمی طور پر کسی ادارے میں حاصل کی جاتی ہے جس کے ساتھ تربیت کا عمل بھی شامل ہے۔ لفظ ایجوکیشن جس سے مراد صرف تعلیم نہیں بلکہ تعلیم و تربیت ہے۔ اس لیے نصاب تشکیل دیتے وقت دور حاضر کے حالات اور ضرورتیں سامنے رکھتے ہوئے اہم نکات رکھے جاتے ہیں اور پھر کورس ترتیب دیا جاتا ہے اور وہی کورس تعلیم و تربیت کی صورت میں تعلیمی اداروں کی معرفت نئی نسل کی طرف منتقل کیا جاتا ہے تا کہ نئی نسل کے ذہنوں کی درست رخ میں آبیاری کی جا سکے۔ نصاب سے تعلیمی اداروں کا حشر کیسا ہے؟ ہماری نئی نسل کی اخلاقیات کس قدر سدھر سکتی ہیں؟ ایسے معاملات پر تحقیق ہونی چاہئے کہ سرکار اس معاملے میں کتنی سنجیدہ ہے؟

اردو نصاب کے حوالے سے کچھ اسکالرز کی تنقیدی تحریریں منظر عام پر آئی ہیں جن کی خاص شکایت یہ ہے کہ نصاب کی کتابوں میں دیا ہوا مواد بچوں کو بنیادی معلومات دینے کی بجائے مذہب اور اخلاق کی تبلیغ سے بھرا پڑا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسلامیات ایک الگ مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے تو پھر دوسرے مضامین میں اسلامی سبق دینے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا ایسا کرنے سے اسلام کی خدمت ہوگی یا ایک قسم کی انتہا پسندی کو تقویت ملے گی۔ میری رائے کے مطابق بچوں کے کچے ذہنوں میں فکری سوچ کی تالا بندی ہو رہی ہے۔

☆☆☆

کسی بھی جمہوری معاشرے میں ہر شہری کو مساوی حیثیت ہوتی ہے اور کوئی بھی فرد انسانی حقوق کے حوالے سے برتر یا کمتر نہیں ہوتا۔ اس لئے معاشی ترقی کے لئے جو منصوبہ بندی ہوتی ہے اس میں مساوی بنیاد پر ہر شہری کی مرضی شامل کی جاتی ہے۔ جب منصوبہ بندی سب کی مرضی کی ہوگی تو وہ معاشرے کے ہر طبقے کی ہوگی۔ جو منصوبہ بندی معاشرے کے ہر طبقے کو ملائے وہ مجموعی معاشرتی ترقی کو مضبوط کرتی ہے۔ ایک جمہوری معاشرے میں ترقی کے عمل میں نمائندگی ہر طبقے کو برابری کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔

وہ چیز جو صحیح ہو، جو ضروری ہو یا جو غلط کا ضد ہو اسے حق کہہ سکتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا ایک عالمی منشور منظور کیا جس کو یونیورسل ڈکلیریشن آف ہیومن رائٹس (UDHR) کہتے ہیں۔ یعنی انسانی حقوق کا عالمی منشور جس میں انسان وہ تمام حقوق میسر ہیں جو انسان کی فلاح و بہبود کی ضمانت دیتے ہیں۔ جس میں تعلیم، صحت کا حق، آزادانہ ثقافتی اظہار کا حق، زبان اور مذہب کی آزادی کا حق شامل ہے۔ ایک پر وقار جمہوری معاشرہ ہی انسانی حقوق کا ضامن ہوتا ہے کیونکہ آئینی جمہوری ریاست کا دستور عوام کی خواہشات اور ضرورتوں کو سامنے رکھ کر بنایا جاتا ہے۔

خودکشی کے واقعات

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہدحق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹوں کے مطابق **22** مارچ سے **24** اپریل کے دوران ملک بھر میں **182** افراد نے خودکشی کرلی۔خودکشی کرنے والوں میں **68** خواتین شامل تھیں۔**25** فروری سے **24** اپریل کے دوران **146** افراد نے خودکشی کرنے کی کوشش کی جنہیں بروقت طبی امداد کے ذریعے بچالیا گیا۔اقدام خودکشی کرنے والوں میں **64** خواتین شامل ہیں۔اعداد وشمار کے مطابق خودکشی کرنے والوں میں **100** افراد نے گھریلو جھگڑوں ومسائل سے تنگ آ کراور **21** نے معاشی تنگدستی سے مجبور ہوکر خودکشی کرلی۔خودکشی کے واقعات میں **86** نے زہر کھا/پی کر، **25** نے خودکو گولی مارکراور **47** نے گلے میں پھندا ڈال کر جان دے دی۔خودکشی اور اقدام خودکشی کے **328** واقعات میں سے صرف **30** واقعات کی ایف آئی آر درج ہوئی۔

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
22مارچ	سمیرا	خاتون	۔	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بستی عاربی،شاہ جمال	۔	روزنامہ دنیا
22مارچ	خضرحیات	مرد	۔	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	بستی مدینہ چوک،قائم پور	۔	روزنامہ دنیا
22مارچ	عارف ربانی	مرد	۔	۔	۔	۔	خودکوگولی مارکر	بنوں	۔	روزنامہ دنیا
22مارچ	لیاقت چاچڑ	مرد	۔	30برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	کندھ کوٹ،کشمور	۔	روزنامہ کاوش
22مارچ	گل شیر پنہور	مرد	۔	۔	۔	غربت سے تنگ آکر	زہرخورانی	ٹھل،جیکب آباد	۔	روزنامہ کاوش
22مارچ	عارف ربانی	مرد	۔	۔	۔	۔	خودکوگولی مارکر	سرکٹ ہاؤس،بنوں	درج	روزنامہ ایکسپریس
22مارچ	۔	خاتون	۔	۔	۔	۔	زہرخورانی	ضلع بنوں	درج	روزنامہ ایکسپریس
22مارچ	۔	مرد	۔	۔	۔	۔	زہرخورانی	ضلع بنوں	درج	روزنامہ ایکسپریس
22مارچ	غلام عباس	مرد	۔	۔	۔	ذہنی معذوری	زہرخورانی	تاجی کلہ،بنوں	درج	روزنامہ ایکسپریس
23مارچ	زہراں	خاتون	۔	۔	شادی شدہ	طلاق سے دلبرداشتہ	نہرمیں کودکر	پل ڈینگر،فیصل آباد	۔	روزنامہ جنگ
23مارچ	شریمتی مانی	خاتون	۔	۔	شادی شدہ	غربت سے تنگ آکر	زہرخورانی	گوٹھ سعید خان لغاری،بدین	۔	روزنامہ کاوش
20مارچ	شگن کولہی	مرد	۔	۔	شادی شدہ	غربت سے تنگ آکر	پھندالےکر	گوٹھ راجہ جی ماڑی،بدین	۔	روزنامہ کاوش
20مارچ	سادوبھگت	مرد	۔	30برس	غیرشادی شدہ	۔	پھندالےکر	سلام کوٹ،تھرپارکر	۔	روزنامہ کاوش
23مارچ	محمدادریس	مرد	۔	۔	۔	گھریلو جھگڑا	نہرمیں کودکر	امیرکالونی،اوکاڑہ	۔	روزنامہ جنگ
24مارچ	محمدطارق	مرد	۔	28برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک109/1ایل،رحیم یارخان	۔	روزنامہ دنیا
24مارچ	رانارفیق	مرد	۔	۔	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	چک45جنوبی،سرگودھا	۔	روزنامہ ایکسپریس
24مارچ	نذیرقریشی	مرد	۔	25برس	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	محلّہ احمدآباد،کندیاں	۔	روزنامہ ایکسپریس
24مارچ	محمدجمن	مرد	۔	75برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ٹرین تلےآکر	موہن جودڑو،لاڑکانہ	۔	روزنامہ کاوش
24مارچ	ارشدخاصخیلی	مرد	۔	22برس	غیرشادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	پھندالےکر	گوٹھ آدم خاصخیلی،گھارو،ٹھٹھہ	۔	روزنامہ کاوش
26مارچ	غلام مصطفیٰ	مرد	۔	۔	۔	۔	ٹرین تلےآکر	رانی پور،خیرپور	۔	روزنامہ کاوش
26مارچ	کنکوکولہی	خاتون	۔	20برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ غلام رسول شاہ،میرپورخاص	۔	روزنامہ کاوش
27مارچ	اصغرمیمن	مرد	۔	۔	۔	دوست سے جھگڑا	خودکوگولی مارکر	سجاول،حیدرآباد	۔	ایکسپریس ٹریبیون
27مارچ	حمزہ	مرد	۔	30برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کوٹ یوسف،گجراں والا	۔	روزنامہ جنگ
27مارچ	اعظم	مرد	۔	50برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	ٹرین تلےآکر	انوالی،منڈی بہاؤالدین	۔	روزنامہ جنگ
27مارچ	ب	خاتون	۔	۔	۔	۔	زہرخورانی	کلی درگئی کدیزی،لورالائی	۔	روزنامہ دنیا
27مارچ	سمندری میگھواڑ	خاتون	۔	30برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	گوٹھ بدمجی ڈپنی،تھرپارکر	۔	روزنامہ کاوش
27مارچ	شیریں بی بی	خاتون	۔	۔	شادی شدہ	۔	زہرخورانی	عزیزآباد،چکدرہ،ملاکنڈ	درج	روزنامہ آج
28مارچ	س	خاتون	۔	۔	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	فیروزوالا	۔	روزنامہ نوائے وقت
29مارچ	صالح کپری	مرد	۔	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	گوٹھ فقیرعبداللہ،عمرکوٹ	۔	روزنامہ کاوش
29مارچ	شوکت علی مگسی	مرد	۔	22برس	غیرشادی شدہ	۔	پھندالےکر	کندکوٹ	۔	روزنامہ کاوش

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
29مارچ	ماکیداللہ	مرد	-	16برس	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	میرداد خیل،لنڈی کوتل،خیبرایجنسی	درج	روزنامہ آج
29مارچ	کوثر بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	غربت سے تنگ آکر	خودکوجلاکر	پیرسکندر، بہاول نگر	-	روزنامہ ایکسپریس
29مارچ	عمران	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فاروق آباد، شیخوپورہ	-	روزنامہ جنگ
31مارچ	احسان	مرد	-	17برس	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	مانسہرہ	-	پشاورچیپٹرآفس
31مارچ	عبدالرشید	مرد	-	45برس	شادی شدہ	ذہنی معذوری	پھندالےکر	نصرپور، ٹنڈوالہیار	-	روزنامہ کاوش
31مارچ	ساجدہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	پھندالےکر	39ڈی، اوکاڑہ	-	روزنامہ جنگ
31مارچ	ثمینہ بی بی	خاتون	-	18برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	457 گ ب، کنجوانی	-	روزنامہ جنگ
31مارچ	اورنگ زیب	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ڈیوا ملاح، چنیوٹ	-	روزنامہ جنگ
یکم اپریل	طفیل	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	امتحان میں فیل ہونے پر	خودکوگولی مارکر	گاؤں سرد چینہ، صوابی	درج	روزنامہ ایکسپریس
یکم اپریل	عرفان	مرد	-	40برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوجلاکر	لوہاری گیٹ، لاہور	-	روزنامہ ڈان
یکم اپریل	عریش	خاتون	-	35برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شادباغ، لاہور	-	روزنامہ نئی بات
یکم اپریل	ثوبیہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	لاہوریاں والی بمبی، اوکاڑہ	-	روزنامہ نئی بات
یکم اپریل	سہیل	مرد	-	35برس	-	گھریلو جھگڑا	ٹرین تلے آکر	محلہ فیض مدینہ، کامونکی	-	روزنامہ جنگ
2اپریل	علی احمد	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	20کے بی، عارف والا	-	روزنامہ دنیا
2اپریل	کلثوم بی بی	خاتون	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جیون شاہ، عارف والا	-	روزنامہ دنیا
2اپریل	انیلہ بی بی	خاتون	-	14برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ نظام آباد، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
2اپریل	پروین بی بی	خاتون	-	45برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فتح پور، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
2اپریل	کاجل	خاتون		14برس	غیرشادی شدہ	-	پھندالےکر	موضع شروتا، ظفروال، پسرور	-	روزنامہ دنیا
2اپریل	راز احمد	مرد		50برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گجراں والا	-	روزنامہ جنگ
2اپریل	گلزاراحمد	مرد	-	40برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	مسلم گنج، کامونکی	-	روزنامہ جنگ
2اپریل	اعجازاحمد	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	ہربنس پورہ، لاہور	-	روزنامہ جنگ
2اپریل	آسیہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	جوہرپور، قلعہ دیدارسنگھ	-	روزنامہ نوائے وقت
2اپریل	عالمگیر	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	انصاف نہ ملنے پر	خودکوگولی مارکر	گوجرخان	-	روزنامہ نوائے وقت
3اپریل	محمد عثمان	بچہ		12برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	موضع ارونگ آباد، نارووال	-	روزنامہ خبریں
3اپریل	فاطمہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک نمبر775 گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ	-	روزنامہ ڈان
4اپریل	راشد	مرد	-	45برس	-	مالی حالات سے دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	مصری شاہ، لاہور	-	روزنامہ نیوز
4اپریل	زبیرمیمن	مرد	-	25برس	-	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	خیرپورناتھن شاہ، دادو	-	روزنامہ کاوش
4اپریل	حنیف سومرو	مرد	-	-	-	غربت سے تنگ آکر	زہرخورانی	میرپورساکرو، ٹھٹھہ	-	روزنامہ کاوش
4اپریل	نورزمان	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ جان محمد وسان، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش
4اپریل	لکاڈینو خاصخیلی	مرد	-	20برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ قاسم خاصخیلی، عمرکوٹ	-	روزنامہ کاوش
4اپریل	نسیماں بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	بادامی باغ، لاہور	-	روزنامہ دنیا
4اپریل	امدادعلی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	میرپورماتھیلو	-	روزنامہ دنیا
4اپریل	فرزانہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بستی بوہڑ، تونسہ	-	روزنامہ دنیا
4اپریل	ثمینہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	غربت سے تنگ آکر	پھندالےکر	حسینی چوک، اوچ شریف	-	روزنامہ دنیا
4اپریل	صائمہ	خاتون	-	18برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کوٹ سمابہ، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
4اپریل	ف	خاتون	-	27برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	ماڈل ٹاؤن، ملتان	-	روزنامہ دنیا

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
4اپریل	نور بیگم	خاتون	ـ	26برس	ـ	ـ	پھندا لے کر	کچی آباد، سائٹ اے، کراچی	ـ	روزنامہ دنیا
4اپریل	بلال	مرد	ـ	21برس	غیر شادی شدہ	ـ	زہر خورانی	کانجو، سوات	ـ	روزنامہ دنیا
4اپریل	ـ	خاتون	ـ	20برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ماسٹر کالونی، کوئٹہ	ـ	راولپنڈی نیوز
4اپریل	رشیدہ	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	بادامی باغ، لاہور	ـ	روزنامہ ایکسپریس
4اپریل	ساجد	مرد	ـ	25برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	امان کوٹ، کرک	درج	روزنامہ ایکسپریس
5اپریل	شیرو	مرد	ـ	25برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوٹھ مٹھن ڈیری، سانگھڑ	ـ	روزنامہ کاوش
5اپریل	نازک رحمان	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	پھندا لے کر	دلہ زاک روڈ، پشاور	درج	روزنامہ ایکسپریس
5اپریل	روبینہ	خاتون	ـ	40برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	غازی روڈ، لاہور	ـ	روزنامہ ایکسپریس
5اپریل	ریحانہ کوثر	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	چک 213ای بی، لکومنڈی	ـ	روزنامہ ایکسپریس
5اپریل	ندیم شیخ	مرد	ـ	20برس	غیر شادی شدہ	محبت میں ناکامی	پھندا لے کر	گاؤں 183ای بی، لکومنڈی	ـ	روزنامہ نئی بات
6اپریل	راجا حسنین	مرد	ـ	22برس	شادی شدہ	ـ	خود کو گولی مار کر	تحصیل پنڈوری، دینہ	ـ	روزنامہ جنگ
7اپریل	رخسانہ	خاتون	ـ	23برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	سندر، لاہور	ـ	روزنامہ جنگ
7اپریل	زبیدہ	خاتون	ـ	60برس	ـ	ذہنی معذوری	چھت سے کود کر	جناح ہسپتال، لاہور	ـ	روزنامہ جنگ
7اپریل	ریحانہ مغیری	خاتون	ـ	20برس	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خود کو گولی مار کر	گوٹھ غڑھی غلام علی، قمبر	ـ	روزنامہ کاوش
7اپریل	ولی محمد	مرد	ـ	40برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوٹھ حاجی میرانی، خانپور	ـ	روزنامہ کاوش
7اپریل	عظمیٰ ڈیتھو	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوٹھ علی خان ڈیتھو، شہداد پور	ـ	روزنامہ کاوش
8اپریل	امانت	مرد	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	راجہ جنگ، قصور	ـ	روزنامہ نوائے وقت
8اپریل	طارق	مرد	ـ	ـ		معاشی حالات سے دلبرداشتہ	نہر میں کود کر	محلہ درس والا، فاروق آباد	ـ	روزنامہ نوائے وقت
8اپریل	ـ	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	زہر خورانی	محلہ رحمان پورہ، نارووال	ـ	روزنامہ جنگ
8اپریل	گڈی سولنگی	خاتون	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوٹھ بادل سولنگی، نوشہرو فیروز	ـ	روزنامہ کاوش
8اپریل	فرزانہ	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	جوہی، دادو	ـ	روزنامہ کاوش
8اپریل	پٹھان	مرد	ـ	18برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	جھڈو، میرپور خاص	ـ	روزنامہ کاوش
8اپریل	آشنہ ملاح	بچی	ـ	12برس	غیر شادی شدہ	پیسے نہ ملنے پر	پھندا لے کر	ضلع سجاول	ـ	روزنامہ کاوش
8اپریل	صباء	خاتون	ـ	20برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ہربنس پورہ، لاہور	ـ	روزنامہ نئی بات
9اپریل	جمعین بھیل	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو تشدد سے تنگ آ کر	کنویں میں کود کر	گوٹھ ڈاھلی، چھاچھرو، تھرپارکر	ـ	روزنامہ کاوش
9اپریل	اربیلو حاجیو	مرد	ـ	22برس	ـ	ذہنی معذوری	خود کو گولی مار کر	گڑھی خیرو، گھوٹکی	درج	روزنامہ کاوش
9اپریل	حاجی محمد علی	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	خود کو گولی مار کر	حلیم زئی، مہمند ایجنسی	درج	روزنامہ آج
9اپریل	کلثوم بی بی	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ڈیرہ جھاں والا، آدھی کوٹ	ـ	روزنامہ نئی بات
9اپریل	شفیق	مرد	ـ	23برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	محلہ اقبال پورہ، سانگلہ ہل	ـ	روزنامہ نئی بات
9اپریل	ملک محمد علی	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	خود کو گولی مار کر	غلانئی، خیبر پختونخوا	ـ	روزنامہ نیشن
9اپریل	رفیق احمد	مرد	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	مانہ بنگلہ، کوٹ چھٹہ	ـ	روزنامہ دنیا
9اپریل	شیخ محمد ارشد	مرد	ـ	ـ	ـ	کاروبار میں نقصان	زہر خورانی	محلہ جامعہ مسجد، لالیاں، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نیوز
10اپریل	مہتاب	مرد	ـ	18برس	غیر شادی شدہ	ـ	خود کو گولی مار کر	وانڈہ اورنگزیب، لکی مروت	درج	روزنامہ آج
10اپریل	رضیہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	محلہ محمد پورہ، نارنگ منڈی	ـ	روزنامہ دنیا
10اپریل	نذیراں بی بی	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گرڈ روڈ، نارنگ منڈی	ـ	روزنامہ دنیا
10اپریل	نسیم	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	غربت سے تنگ آ کر	زہر خورانی	رحیم یار خان	ـ	روزنامہ دنیا

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
10اپریل	کلثوم بی بی	خاتون	-	60برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	بہادرپور، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
10اپریل	سلمیٰ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چوک شبیر، پاکپتن	-	روزنامہ دنیا
10اپریل	آفتاب	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	خودکوچھری مارکر	محلّہ پٹھاناں، گجراں والا	-	روزنامہ نئی بات
11اپریل	عدنان	مرد	-	24برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	چاہ خمیسے والا، ڈیرہ اسمٰعیل خان	-	روزنامہ جنگ
11اپریل	ہیرا	خاتون	-	18برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلّہ فیروزآباد، گجرات	-	روزنامہ خبریں
11اپریل	فائقہ	خاتون	-	20برس	غیرشادی شدہ	گھریلو حالات سے تنگ آکر	زہرخورانی	مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
11اپریل	نویداحمد	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	پسند کارشتہ نہ ہونے پر	زہرخورانی	جمال دین والی، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
11اپریل	اکرم	مرد	-	23برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	چک 10/1 تھل، اٹھارہ ہزاری	-	روزنامہ نوائے وقت
11اپریل	عدنان	مرد	-	24برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	داخلی گوڑھا اوتم، دینہ	درج	روزنامہ نوائے وقت
11اپریل	گھنشام بھیل	مرد	-	-	شادی شدہ	دوسری شادی نہ ہونے پر	پھندالے کر	نبی روڈ، عمرکوٹ	-	روزنامہ کاوش
11اپریل	محمدعدنان	مرد	-	24برس	غیرشادی شدہ	-	پھندالے کر	چاہ خمیسے، ڈی آئی خان	درج	روزنامہ ایکسپریس
12اپریل	وقارمگسی	مرد	-	17برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش
12اپریل	صغراں بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	بیماری سے تنگ آکر	زہرخورانی	ضیاءآباد کالونی، کالاشاہ کاکو	-	روزنامہ جنگ
12اپریل	ناز	خاتون	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	-	چناب نگر	-	روزنامہ جنگ
12اپریل	ارشد	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلّہ جامعہ مسجد، لالیاں	-	روزنامہ جنگ
12اپریل	عبدالباسط	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	-	خودکوجلاکر	کراچی	-	روزنامہ نوائے وقت
13اپریل	عبدالکریم	مرد	-	20برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	نواب شاہ	-	روزنامہ کاوش
13اپریل	نصیباں	خاتون	-	45برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ پھوگی، فیض گنج، خیرپور	-	روزنامہ کاوش
14اپریل	محمدحنیف ماچھی	مرد	-	20برس	غیرشادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	گوٹھ محمد ماچھی، نوشہروفیروز	-	روزنامہ کاوش
14اپریل	احمدبھٹو	مرد	-	27برس	-	ذہنی معذوری	کنویں میں کودکر	رتوڈیرو، لاڑکانہ	-	روزنامہ عوامی آواز
14اپریل	سیارخان	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	سردریاب، چارسدہ	درج	روزنامہ آج
14اپریل	-	خاتون	-	30برس	-	-	زہرخورانی	اچھرہ، لاہور	-	روزنامہ ایکسپریس
16اپریل	محمدافضل	مرد	-	45برس	-	-	زہرخورانی	الیاس پارک، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
16اپریل	ف	خاتون	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو حالات سے تنگ آکر	-	موضع مردوال، وادی سون	-	روزنامہ نوائے وقت
16اپریل	محمدعلی	مرد	-	19برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	ساہیوال	-	روزنامہ نوائے وقت
16اپریل	علقمہ	خاتون	-	-	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	ساہیوال	-	روزنامہ نوائے وقت
16اپریل	لاریب	خاتون	-	16برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	چھت سے کودکر	ایجرٹن روڈ، لاہور	-	روزنامہ خبریں
16اپریل	اویس احمد	مرد	-	18برس	غیرشادی شدہ	-	زہرخورانی	جھگیاں ناگراں، نواں کوٹ، لاہور	-	روزنامہ ایکسپریس
16اپریل	اسماء	خاتون	-	18برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	ٹنڈوجام، حیدرآباد	-	روزنامہ کاوش
17اپریل	افضال احمد	مرد	-	25برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سادھاں والی، علی پورچٹھہ	-	روزنامہ خبریں
17اپریل	راشدہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	ممتازآباد، ملتان	-	روزنامہ نیوز
18اپریل	محمدآصف	مرد	-	30برس	شادی شدہ	غربت سے تنگ آکر	پھندالے کر	مناواں، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
18اپریل	اقراء	خاتون	-	20برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	103/9ایل، ساہیوال	-	روزنامہ خبریں
18اپریل	محمدعارف	مرد	-	40برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 60، ساہیوال	-	روزنامہ خبریں
18اپریل	ارشاداحمد	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جمال چوک، ساہیوال	-	روزنامہ خبریں
18اپریل	رجب علی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بصیرپور، اوکاڑہ	-	روزنامہ ایکسپریس

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
18اپریل	غلام یاسین	مرد	ـ	40برس	شادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	خودکو گولی مار کر	گوٹھ ڈتی، دادو	ـ	روزنامہ کاوش
18اپریل	نیلا میگھواڑ	خاتون	ـ	23برس	شادی شدہ	بیماری سے دلبرداشتہ	پھندا لے کر	گوٹھ ساکری، تھرپارکر	ـ	روزنامہ کاوش
18اپریل	محمد عمر	مرد	ـ	22برس	ـ	ـ	ٹرین تلے آکر	چک سانگھڑ، نواب شاہ	ـ	روزنامہ کاوش
19اپریل	شاہد	مرد	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	پھندا لے کر	محمود بوٹی، شالامار، لاہور	ـ	روزنامہ نوائے وقت
19اپریل	رانا محمد جمیل	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ رام گڑھ، شیخوپورہ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
19اپریل	عمر دراز	مرد	ـ	20برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	انوار شہید کالونی، رینالہ خورد	ـ	روزنامہ نوائے وقت
19اپریل	محمد احمد	مرد	ـ	17برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	صادق آباد، رحیم یار خان	ـ	روزنامہ دنیا
19اپریل	عبدالرحمان	مرد	ـ	25برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	قمبر	ـ	روزنامہ کاوش
19اپریل	نازیہ میمن	خاتون	ـ	22برس	شادی شدہ	ذہنی معذوری	پھندا لے کر	گابر حسن، باڈھ، لاڑکانہ	ـ	روزنامہ کاوش
19اپریل	زینب	خاتون	ـ	50برس	ـ	ذہنی معذوری	ـ	سیٹلائٹ ٹاؤن، میرپورخاص	ـ	روزنامہ کاوش
19اپریل	ممتاز علی	مرد	ـ	25برس	ـ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	گوٹھ چھتو خاصخیلی، بدین	ـ	روزنامہ کاوش
19اپریل	رضیہ	خاتون	ـ	55برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	محلہ جلال نو، ننکانہ	ـ	روزنامہ نئی بات
20اپریل	لاکو کولہی	مرد	ـ	ـ	ـ	بے روزگاری سے تنگ آکر	پھندا لے کر	گوٹھ میر جوکوٹ، بدین	ـ	روزنامہ کاوش
20اپریل	سکو	خاتون	ـ	18برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	گوٹھ شیر محمد خاصخیلی، میرپورخاص	ـ	روزنامہ کاوش
20اپریل	چودھری دینار خاور	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	پھندا لے کر	گجرات	ـ	روزنامہ جنگ
20اپریل	پھول الدین	مرد	ـ	70برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ٹرین تلے آکر	باندی، خیرپور	ـ	روزنامہ کاوش
21اپریل	لچھی کولہی	خاتون	ـ	23برس	شادی شدہ	قرض سے تنگ آکر	پھندا لے کر	میرپورخاص	ـ	روزنامہ کاوش
21اپریل	پپو بھیل	مرد	ـ	21برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کنری، عمرکوٹ	ـ	روزنامہ کاوش
21اپریل	چترو کولہی	مرد	ـ	20برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	گوٹھ جانی بوزدار، بدین	ـ	روزنامہ کاوش
21اپریل	مومن ملک	مرد	ـ	18برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورنی	ڈہرکی، گھوٹکی	ـ	روزنامہ کاوش
21اپریل	پوری بھیل	خاتون	ـ	18برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شہدادپور، سانگھڑ	ـ	روزنامہ کاوش
21اپریل	عمران	مرد	ـ	16برس	غیرشادی شدہ	تنخواہ نہ ملنے پر	زہرخورانی	مشن چوک، ساہیوال	ـ	روزنامہ دنیا
21اپریل	صفدر حسین	مرد	ـ	21برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	چوک سویترا، رحیم یار خان	ـ	روزنامہ دنیا
21اپریل	مومن علی	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ڈہرکی	ـ	روزنامہ دنیا
21اپریل	محمد شفیق	مرد	ـ	25برس	ـ	ـ	زہرخورانی	پرانا ڈاک خانہ بازار، رحیم یار خان	ـ	روزنامہ دنیا
21اپریل	غلام فاطمہ	خاتون	ـ	19برس	غیرشادی شدہ	ذہنی معذوری	خودکو گولی مار کر	جندارن کلاں، اوکاڑہ	ـ	روزنامہ جنگ
22اپریل	صدی احمد	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	پھندا لے کر	سنٹرل جیل، فیصل آباد	درج	روزنامہ ایکسپریس
22اپریل	حافظ طارق	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	محلہ احمد نگر، پتوکی، قصور	ـ	روزنامہ ایکسپریس
22اپریل	محمد فیاض	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	محلہ مظفر آباد، قبولہ	ـ	روزنامہ ایکسپریس
22اپریل	میر حنان	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	خودکو گولی مار کر	غوبوالا، بنوں	ـ	روزنامہ جنگ
22اپریل	شوکت علی	مرد	ـ	60برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مار کر	گاؤں ہزارہ، سرائے عالمگیر	درج	روزنامہ جنگ
22اپریل	فیاض احمد	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	ـ	موہال، دینہ	ـ	روزنامہ جنگ
22اپریل	سعید	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	پھندا لے کر	فیڈرل بی ایریا، کراچی	ـ	روزنامہ نوائے وقت
22اپریل	ہریش	بچہ	ـ	8برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	مکانی شریف، بدین	ـ	روزنامہ کاوش
22اپریل	رنگو میگھواڑ	خاتون	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	کنویں میں کود کر	گوٹھ کیتاری، تھرپارکر	ـ	روزنامہ کاوش
22اپریل	وسیم اللہ	مرد	ـ	24برس	غیرشادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا لے کر	کراچی	ـ	روزنامہ ڈان

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
23اپریل	نذیر احمد	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	خود کو جلا کر	ایلیٹ فورس ٹریننگ سنٹر، نوشہرہ	درج	روزنامہ آج
23اپریل	محمد اکرم	مرد	ـ	22برس	ـ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	لالہ کلے، چمکنی، پشاور	درج	روزنامہ ایکسپریس
23اپریل	کاشف تیلی	مرد	ـ	27برس	شادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آ کر	زہر خورانی	ڈوھرو نارو، عمرکوٹ	ـ	روزنامہ کاوش
23اپریل	راشد جسکانی	مرد	ـ	19برس	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خود کو گولی مار کر	گوٹھ جسکانی علی، سکھر	ـ	عوامی آواز
24اپریل	شبانہ جتوئی	بچی	ـ	11برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	گلزار کالونی، دادو	ـ	روزنامہ کاوش
24اپریل	پیر شفیع مہر	مرد	ـ	32برس	ـ	بے روزگاری سے تنگ آ کر	پھندا لے کر	دادو	ـ	روزنامہ کاوش
24اپریل	گلزاری	خاتون	ـ	36برس	شادی شدہ	غربت سے تنگ آ کر	پھندا لے کر	گوٹھ عبداللہ چاوڑو، جامشورو	ـ	روزنامہ کاوش

اقدام خودکشی:

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
25فروری	تنویر شاہ	مرد	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آ کر	خود کو گولی مار کر	گاؤں ملوال، جوہر آباد	درج	روزنامہ نئی بات
28فروری	علی دوست	مرد	ـ	25برس	ـ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گوٹھ بھلائی پتافی، جیکب آباد	ـ	روزنامہ کاوش
29فروری	راشدہ	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	پل بازار، ساہیوال	ـ	روزنامہ ایکسپریس
29فروری	محمد وقاص	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	سلاخوں سے سر مار کر	تھانہ سٹی، سمندری	درج	روزنامہ نئی بات
29فروری	اکبری	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	بیٹے کی گرفتاری پر	خود کو جلا کر	انصاری چوک، ملتان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
29فروری	اللہ دتہ	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	سنٹرل جیل ملتان	درج	روزنامہ خبریں ملتان
کیم مارچ	معراج الدین	مرد	ـ	70برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	100/12ایل، ساہیوال	ـ	روزنامہ ایکسپریس
کیم مارچ	محمد اکرم	مرد	ـ	45برس	شادی شدہ	غربت سے تنگ آ کر	ـ	گوٹھ خدا بخش بروہی، شکارپور	ـ	روزنامہ کاوش
کیم مارچ	نسیم	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	نیامت ٹاؤن، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
کیم مارچ	کلثوم	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	اعوان والا، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
کیم مارچ	حسین	مرد	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	غریب آباد، پشاور	درج	روزنامہ ایکسپریس
کیم مارچ	ارم	خاتون	ـ	18برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ماڈل بازار جھنگ روڈ، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
2مارچ	رضیہ بی بی	خاتون	ـ	25برس	ـ	ـ	ـ	فتح پور کمال، رحیم یار خان	ـ	روزنامہ دنیا
2مارچ	ریاض	مرد	ـ	16برس	غیر شادی شدہ	ـ	ـ	حبیب کالونی، رحیم یار خان	ـ	روزنامہ دنیا
2 مارچ	نور محمد	مرد	ـ	25برس	ـ	ـ	ـ	میر پور ماتھیلو	ـ	روزنامہ دنیا
2مارچ	ـ	خاتون	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	محبت میں ناکامی پر	زہر خورانی	مغل پورہ، لاہور	ـ	روزنامہ دنیا
3مارچ	افضل خاصخیلی	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	تھانہ بولا خان، جامشورو	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	نادر شیخ	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	زہر خورانی	کندکوٹ	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	نادر شیخ	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوٹھ بڑدی، کندھ کوٹ، کشمور	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	لالو نصیرانی	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کندھ کوٹ، کشمور	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	عزت چانڈیو	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	لاڑکانہ	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	آمنہ	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	لاڑکانہ	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	خیراں	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	لاڑکانہ	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	ظہیر احمد	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	خود کو گولی مار کر	شیر گڑھ، مردان	ـ	ایکسپریس ٹریبیون

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
4مارچ	مریم	خاتون	-	17برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	اڈاگلبرگ، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
4مارچ	علی رضا	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	رول نمبر سلپ نہ ملنے پر	کلائیاں کاٹ کر	خانیوال	-	روزنامہ نئی بات
4مارچ	سعداللہ	مرد	-	-	شادی شدہ	-	شہ رگ کاٹ کر	گاؤں ٹھٹھہ نہرا، چناب نگر	-	روزنامہ نئی بات
5مارچ	س	خاتون	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو جلاکر	ڈسکہ	-	روزنامہ نئی بات
5مارچ	پوری کوہلی	خاتون	-	26برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چمبڑ، ٹنڈوالہیار	-	روزنامہ کاوش
5مارچ	گوہرام لغاری	مرد	-	45برس	شادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	زہرخورانی	ٹنڈوغلام حیدر، ٹنڈومحمدخان	-	روزنامہ کاوش
5مارچ	فوزیہ	خاتون	-		شادی شدہ	-	خودکو جلاکر	محلہ شیخوپورہ، مظفرگڑھ	درج	روزنامہ خبریں ملتان
6مارچ	امیراوڈ	مرد	-	20برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ٹنڈوآدم، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش
6مارچ	پروین خاتوں	خاتون	-	22برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رانی پور، خیرپورمیرس	-	روزنامہ کاوش
6مارچ	مجاہد	بچہ	-	13برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بستی لودھرا لوکرانی، بہاولپور	-	خواجہ اسداللہ
7مارچ	الیشبا	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو جلاکر	بوہڑگیٹ، بہاولپور	-	روزنامہ نیوز
7مارچ	سکینہ بی بی	خاتون	-	27برس	شادی شدہ	معاشی حالات سے تنگ آکر	-	خان پور، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	ریحانہ بی بی	خاتون	-	15برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	-	مدگامن، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	کلثوم بی بی	خاتون	-	26برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	-	میرپور ماتھیلو، سندھ	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	نادیہ بی بی	خاتون	-	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	نواں کوٹ، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	شمشاد	مرد	-	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	خان پور، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	بلال احمد	مرد	-	19برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	میانوالی قریشیاں، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	وقاص شاہ	مرد	-	17برس	غیرشادی شدہ	-	-	موضع پلوشا، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	محمد اسد	مرد	-	17برس	غیرشادی شدہ	-	-	موضع تھلواڑی، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	عافیہ بی بی	خاتون	-	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	حبیب کالونی، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	عنصر	مرد	-	18برس	غیرشادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	زہرخورانی	موضع بیگووالا، ڈسکہ	-	روزنامہ دنیا
7مارچ-	-	مرد	-	-	-	-	پول سے ٹکریں مارکر	ٹبی دیال سنگھ، چھانگامانگا	-	روزنامہ دنیا
8مارچ	انیس	مرد	-	-	-	چالان پر دلبرداشتہ	شیشے کی بوتل مارکر	سیالکوٹ بائی پاس، گجرانوالہ	-	روزنامہ نیوز
9مارچ	وحیدہ انجم	خاتون	-	-	-	پولیس کے رویے سے دلبرداشتہ	گردن پر بلیڈ پھیرکر	سی پی او آفس، گجرانوالہ	-	روزنامہ ایکسپریس
10مارچ	غلام محمد جونیجو	مرد	-	-	-	بے روزگاری سے تنگ آکر	زہرخورانی	مدیجی، لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش
11مارچ	مبین یوسف	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو جلاکر	اچھرہ مین بازار، لاہور	-	روزنامہ خبریں
11مارچ	عائشہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو جلاکر	اچھرہ مین بازار، لاہور	-	روزنامہ خبریں
11مارچ	اعجاز	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	گوٹھ بہاول ببر، جوہی، دادو	-	روزنامہ کاوش
11مارچ	محرم ببر	مرد	-	22برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جوہی، دادو	-	روزنامہ کاوش
11مارچ	عاشق ساند	مرد	-	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ جانی ساند، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش
11مارچ	حمیرا بی بی	بچی	-	13برس	غیرشادی شدہ	-	-	راجن پور	-	روزنامہ خبریں ملتان
11مارچ	شہناز بی بی	خاتون	-	18برس	غیرشادی شدہ	-	-	بسم اللہ موڑ، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
11مارچ	شازیہ بی بی	خاتون	-	25برس	-	-	-	چک نمبر103، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
11مارچ	سراج بی بی	خاتون	-	18برس	-	-	-	کوٹ مٹھن، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
11مارچ	عبدالرزاق	مرد	-	30برس			-	لیاقت پور، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
12مارچ	اختر تبسم	مرد	-	-	-	پولیس کے رویے سے دلبرداشتہ	بلیڈمارکر	ملتان	درج	روزنامہ خبریں ملتان

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
12مارچ	ساجد علی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	تیز دھار آلے سے	چک 23 ڈبلیو بی، وہاڑی	-	روزنامہ نیوز
12مارچ	کاشف	مرد	-	-	-	-	زہر خورانی	چک 71 ڈبلیو بی، وہاڑی	-	روزنامہ نیوز
13مارچ	گل خان	مرد	-	-	-	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	چشتیاں	-	روزنامہ خبریں ملتان
13مارچ	صائمہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	چشتیاں	-	روزنامہ خبریں ملتان
13مارچ	محمد فیصل	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	چشتیاں	-	روزنامہ خبریں ملتان
14مارچ	منیبہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	موضع فتو چک، سمبڑیال	-	روزنامہ دنیا
14مارچ	ن	خاتون	-	26 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	محلہ رضا آباد، کاموکے	-	روزنامہ دنیا
14مارچ	روبینہ	خاتون	-	25 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	سٹیزن کالونی، حیدرآباد	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	عمران علی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گمبٹ، خیرپور	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	عمران ناریجو	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوٹھ آدم ناریجو، گمبٹ	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	دلبر لاشاری	مرد	-		شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	سوبھو دیرو، خیرپور میرس	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	محمد بلال	مرد	-	-	-	-	بلیڈ مار کر	اٹک جیل	-	روزنامہ نوائے وقت
15مارچ	آصف	مرد	-	-	-	-	-	سنٹرل جیل پشاور	درج	روزنامہ آج
15مارچ	احمد	مرد	-	-	-	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	موضع کھوکھراں، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
15مارچ	آصف	مرد	-	-	-	-	نبض کاٹ کر	سنٹرل جیل پشاور	درج	پشاور چیپٹر آفس
16مارچ	موبل مائی	خاتون	-	28 برس	-	-	-	آباد پور، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	رانی مائی	خاتون	-	25 برس	-	-	-	امن گڑھ، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	رابعہ بی بی	خاتون	-	25 برس	-	-	-	نورے والی، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	سائرہ بی بی	خاتون	-	28 برس	-	-	-	موضع بندور، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	اللہ دتہ	مرد	-	30 برس	-	-	-	جمال دین والی، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	محمد حنیف	مرد	-	-	-	-	بلیڈ مار کر	اٹک جیل	-	روزنامہ نوائے وقت
16مارچ	طارق محمود	مرد	-	-	-	-	بلیڈ مار کر	اٹک جیل	-	روزنامہ نوائے وقت
17مارچ	شگفتہ بی بی	خاتون	-	15 برس	غیر شادی شدہ	-	-	رحیم یار خان	-	روزنامہ ایکسپریس
17مارچ	صائمہ بی بی	خاتون	-	16 برس	غیر شادی شدہ	-	-	رحیم یار خان	-	روزنامہ ایکسپریس
17مارچ	ثناء بی بی	خاتون	-	19 برس	غیر شادی شدہ	-	-	چک 107 پی، رحیم یار خان	-	روزنامہ ایکسپریس
17مارچ	وجے کماراوڈ	مرد	-	15 برس	غیر شادی شدہ	جنسی زیادتی پر دلبرداشتہ	عمارت سے کود کر	نیو دیرو، لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش
17مارچ	محمد طارق	مرد	-	28 برس	-	-	-	109/1 ایل، رحیم یار خان	-	روزنامہ ایکسپریس
18مارچ	امین	مرد	-	-	-	-	-	تھانہ صدر، بورے والا	-	روزنامہ ایکسپریس
20مارچ	کوثر بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	موضع قمر دین ہانس، بہاولپور	-	روزنامہ خبریں
20مارچ	نادیہ قیصر	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	چک 112 علی آباد، سانگلہ ہل	-	روزنامہ خبریں
20مارچ	فائزہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	تھانہ صادق آباد، راولپنڈی	-	روزنامہ ایکسپریس
20مارچ	عابد جسکانی	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	جوہی، دادو	-	روزنامہ کاوش
21مارچ	عرفان برہمانی	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	خود کو گولی مار کر	دادو	-	روزنامہ کاوش
23مارچ	گرمکھ داس	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	ٹھل، جیکب آباد	-	روزنامہ کاوش
24مارچ	نذیر احمد	مرد	-	35 برس	-	-	زہر خورانی	چک 55 پی، رحیم یار خان	-	روزنامہ دنیا
24مارچ	محمد عامر	مرد	-	-	-	-	زہر خورانی	ٹھل خیرپور، رحیم یار خان	-	روزنامہ دنیا

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
24مارچ	آسیہ بی بی	خاتون	–	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	گکھڑ منڈی	–	روزنامہ دنیا
25مارچ	آسیہ بی بی	خاتون		–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	گاؤں ہینکہ چیمہ، گکھڑ منڈی	–	نوائے وقت
26مارچ	محمد سلیم	مرد	–	25برس	–	ذہنی معذوری	زہر خورانی	گوٹھ علی مراد لنڈ، بدین	–	روزنامہ کاوش
25مارچ	صفیہ	خاتون	–	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	بورڈ کالونی، پشاور	درج	روزنامہ ایکسپریس
26مارچ	رخسانہ	خاتون	–	45برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	باغبانپورہ، لاہور	درج	روزنامہ خبریں
28مارچ	نسرین	خاتون	–	–	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	رشکئی رسالپور، مردان	درج	روزنامہ آج
28مارچ	عمران	مرد	–	–	–	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	فیروز والا	–	روزنامہ نوائے وقت
28مارچ	اسماعیل	مرد	–	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	ڈھاوے والا، کوٹ چھٹہ	–	روزنامہ دنیا
یکم اپریل	زبیر احمد	مرد	–	18برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	پنو عاقل، سکھر	–	روزنامہ عوامی آواز
یکم اپریل	فضیلت بی بی	خاتون	–	–	–	–	خود کو گولی مار کر	ناصر باغ، پشاور	–	روزنامہ مشرق
یکم اپریل	ذکر حسن تبول	مرد	–	19برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	روہڑی، سکھر	–	روزنامہ کاوش
2اپریل	حافظ ثناءاللہ	مرد	–	25برس	–	–	تندور میں کود کر	سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خان	–	روزنامہ نوائے وقت
3اپریل	فوزیہ	خاتون	–	17برس	–	–	زہر خورانی	لالو لاشاری، حیدر آباد	–	روزنامہ کاوش
3اپریل	شازیہ بی بی	خاتون	–	–	شادی شدہ	گھریلو حالات سے تنگ آ کر	خود کو گولی مار کر	گاؤں عبدالخیل، ڈی آئی خان	درج	روزنامہ ایکسپریس
4اپریل	چوگی	خاتون	–	25برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	گاؤں مجید بانڈری، ٹنڈو آدم	–	ابراہیم خلجی
4اپریل	شیدو	مرد	–	25برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گاؤں مٹھن ڈیرو، ٹنڈو آدم	–	ابراہیم خلجی
5اپریل	جام یوسف	مرد	–	–	غیر شادی شدہ	امتحان میں ناکامی	چھت سے کود کر	ملتان	–	روزنامہ نئی بات
7اپریل	اسد	مرد	–	–	–	–	–	سنٹرل جیل پشاور	درج	روزنامہ ایکسپریس
8اپریل	وسیم شر	مرد	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوٹھ ستدا لوشر، خیر پور	–	روزنامہ کاوش
8اپریل	ز	خاتون	–	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ڈسکہ	–	روزنامہ نئی بات
9اپریل	واجد شاہ	مرد	–	–	–	–	زہر خورانی	گاؤں ترناب، پشاور	درج	روزنامہ آج
9اپریل	زبیدہ	خاتون	–	16برس	–	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ٹنڈو آدم، سانگھڑ	–	روزنامہ کاوش
10اپریل	خاور	مرد	–	–	–	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ماڈل ٹاؤن، گجراں والا	–	روزنامہ نئی بات
10اپریل	ع	خاتون	–	18برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گلہ کوثر فین والا، گجراں والا	–	روزنامہ نئی بات
10اپریل	س	خاتون	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	موضع کوٹ جنڈو، ڈسکہ	–	روزنامہ نئی بات
11اپریل	شمیم	خاتون	–	–	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	نہر میں کود کر	پنجاری نہی، حیدر آباد	–	روزنامہ کاوش
13اپریل	مریم بی بی	خاتون	–	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	لٹن روڈ، لاہور	–	روزنامہ خبریں
14اپریل	زین خاصخیلی	مرد	–	–	–	کالج سے نکالے جانے پر	–	ڈیفنس کالج، لاڑکانہ	–	عوامی آواز
16اپریل	ن	خاتون	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ڈسکہ	–	روزنامہ نئی بات
16اپریل	فواد بھنڈ	مرد	–	22برس	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	قاسم آباد، حیدر آباد	–	روزنامہ کاوش
16اپریل	–	خاتون	–	–	–	کیس خارج ہونے پر	خود کو جلا کر	کسووال، چیچہ وطنی	–	روزنامہ نوائے وقت
17اپریل	نبن شاہ	مرد	–	–	–	–	بجلی کے کھمبے پر چڑھ کر	درگاہ عالی شاہ، سانگھڑ	–	روزنامہ کاوش
18اپریل	عمران	مرد	–	16برس	غیر شادی شدہ	فاقوں سے تنگ آ کر	زہر خورانی	40 چک، جڑاں والا	–	روزنامہ خبریں
18اپریل	ریاض	مرد	–	30برس	–	غربت سے تنگ آ کر	خود کو جلا کر	چک 238 گ ب، جڑاں والا	–	روزنامہ خبریں
18اپریل	اورنگزیب	مرد	–	–	غیر شادی شدہ	لڑکی کے دوستی سے انکار پر	خود کو گولی مار کر	گلہ والا، بڈھ بیر، پشاور	درج	روزنامہ آج
18اپریل	لشکر	مرد				مطالبات پورے نہ ہونے پر	تیز دھار آلے سے	سنٹرل جیل ساہیوال	درج	روزنامہ ایکسپریس

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
18اپریل	ش	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	موترہ، ڈسکہ	-	روزنامہ نئی بات
20اپریل	فضیلت سومرو	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ بھاول ببر، جوہی، دادو	-	روزنامہ کاوش
20اپریل	میراں باگڑی	خاتون	-	18برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	ہیرآباد، ٹنڈوالہیار	-	روزنامہ کاوش
21اپریل	رابیل	بچی	-	12برس	غیرشادی شدہ	-	-	سنجرپور، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
21اپریل	آمنہ	خاتون	-	18برس	-	-	-	ایئرپورٹ روڈ، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
21اپریل	پروین	خاتون	-	21برس	-	-	-	چک 121/1ایل، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
21اپریل	تنویراحمد	مرد	-	15برس	غیرشادی شدہ	-	-	محمدپور، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
21اپریل	عبدالہادی	بچہ	-	12برس	غیرشادی شدہ	-	-	کوٹ سمابہ، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
21اپریل	نجیب احمد	مرد	-	18برس	غیرشادی شدہ	-	-	بہادرپور، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
21اپریل	شریف احمد	مرد	-	22برس	غیرشادی شدہ	-	-	ترنڈہ سوائے خان، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
21اپریل	اجمل	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	کرم آباد، اسلام آباد	درج	ایکسپریس ٹریبیون
22اپریل	گجراں بی بی	خاتون	-	25برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ڈھورکوٹ، پاکپتن	-	روزنامہ نیوز
22اپریل	سہراب بلوچ	مرد	-	25برس	غیرشادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	-	مکلی، ٹھٹھہ	-	روزنامہ کاوش
23اپریل	زوہیب ملاح	مرد	-	25برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کنڈیارو، نوشہروفیروز	-	روزنامہ کاوش
25فروری	تنویرشاہ	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	خودکوگولی مارکر	گاؤں ملوال، جوہرآباد	درج	روزنامہ نئی بات
28فروری	علی دوست	مرد	-	25برس	-	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	گوٹھ بھلائی پتافی، جیکب آباد	-	روزنامہ کاوش
29فروری	راشدہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کودکر	پل بازار، ساہیوال	-	روزنامہ ایکسپریس
29فروری	محمد وقاص	مرد	-	-	-	-	سلاخوں سے سرمارکر	تھانہ سٹی، سمندری	درج	روزنامہ نئی بات
29فروری	اکبری	خاتون	-	-	شادی شدہ	بیٹے کی گرفتاری پر	خودکوجلاکر	انصاری چوک، ملتان	-	روزنامہ خبریں ملتان
29فروری	اللہ دتہ	مرد	-	-	-	-	-	سنٹرل جیل ملتان	درج	روزنامہ خبریں ملتان
یکم مارچ	معراج الدین	مرد	-	70برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوجلاکر	100/12ایل، ساہیوال	-	روزنامہ ایکسپریس
یکم مارچ	محمد اکرم	مرد	-	45برس	شادی شدہ	غربت سے تنگ آکر	-	گوٹھ خدابخش بروہی، شکارپور	-	روزنامہ کاوش
یکم مارچ	نسیم	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	نیامت ٹاؤن، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
یکم مارچ	کلثوم	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	اعوان والا، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
یکم مارچ	حسین	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	غریب آباد، پشاور	درج	روزنامہ ایکسپریس
یکم مارچ	ارم	خاتون	-	18برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ماڈل بازار جھنگ روڈ، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
2مارچ	رضیہ بی بی	خاتون	-	25برس	-	-	-	فتح پورکمال، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
2مارچ	ریاض	مرد	-	16برس	غیرشادی شدہ	-	-	حبیب کالونی، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
2 مارچ	نورمحمد	مرد	-	25برس	-	-	-	میرپورماتھیلو	-	روزنامہ دنیا
2مارچ	-	خاتون	-	-	غیرشادی شدہ	محبت میں ناکامی پر	زہرخورانی	مغل پورہ، لاہور	-	روزنامہ دنیا
3مارچ	افضل خاصخیلی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	تھانہ بولاخان، جامشورو	-	روزنامہ کاوش
3مارچ	نادرشیخ	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	کندکوٹ	-	روزنامہ کاوش
3مارچ	نادرشیخ	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ بڑدی، کندھ کوٹ، کشمور	-	روزنامہ کاوش
3مارچ	لالو نصیرانی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کندھ کوٹ، کشمور	-	روزنامہ کاوش
3مارچ	عزت چانڈیو	مرد	-	-	-	-	-	لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش
3مارچ	آمنہ	خاتون	-	-	-	-	-	لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش

تاریخ	نام	جنس		عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
3مارچ	خیراں	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	لاڑکانہ	ـ	روزنامہ کاوش
3مارچ	ظہیراحمد	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	خودکوگولی مارکر	شیرگڑھ، مردان	ـ	ایکسپریس ٹریبیون
4مارچ	مریم	خاتون	ـ	17برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	اڈاگلبرگ، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
4مارچ	علی رضا	مرد	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	رول نمبرسلپ نہ ملنے پر	کلائیاں کاٹ کر	خانیوال	ـ	روزنامہ نئی بات
4مارچ	سعداللہ	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	شہ رگ کاٹ کر	گاؤں ٹھٹھہ نہرا، چناب نگر	ـ	روزنامہ نئی بات
5مارچ	س	خاتون	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوجلاکر	ڈسکہ	ـ	روزنامہ نئی بات
5مارچ	پوری کولہی	خاتون	ـ	26برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چمبڑ، ٹنڈوالہیار	ـ	روزنامہ کاوش
5مارچ	گوہرام لغاری	مرد	ـ	45برس	شادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	زہرخورانی	ٹنڈوغلام حیدر، ٹنڈومحمد خان	ـ	روزنامہ کاوش
5مارچ	فوزیہ	خاتون	ـ		شادی شدہ	ـ	خودکوجلاکر	محلہ شیخوپورہ، مظفرگڑھ	درج	روزنامہ خبریں ملتان
6مارچ	امیراوڈ	مرد	ـ	20برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ٹنڈوآدم، سانگھڑ	ـ	روزنامہ کاوش
6مارچ	پروین خاتوں	خاتون	ـ	22برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رانی پور، خیرپورمیرس	ـ	روزنامہ کاوش
6مارچ	مجاہد	بچہ	ـ	13برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بستی لودھرالوکرانی، بہاولپور	ـ	خواجہ اسداللہ
7مارچ	الیشبا	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوجلاکر	بوہڑگیٹ، بہاولپور	ـ	روزنامہ نیوز
7مارچ	سکینہ بی بی	خاتون	ـ	27برس	شادی شدہ	معاشی حالات سے تنگ آکر	ـ	خان پور، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	ریحانہ بی بی	خاتون	ـ	15برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	ـ	مدگامن، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	کلثوم بی بی	خاتون	ـ	26برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	ـ	میرپورماتھیلو، سندھ	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	نادیہ بی بی	خاتون	ـ	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	نواں کوٹ، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	شمشاد	مرد	ـ	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	خان پور، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	بلال احمد	مرد	ـ	19برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	میانوالی قریشیاں، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	وقاص شاہ	مرد	ـ	17برس	غیرشادی شدہ	ـ	ـ	موضع پلوشا، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	محمد اسد	مرد	ـ	17برس	غیرشادی شدہ	ـ	ـ	موضع تھلواڑی، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	عافیہ بی بی	خاتون	ـ	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	حبیب کالونی، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
7مارچ	عنصر	مرد	ـ	18برس	غیرشادی شدہ	بے روزگاری سے تنگ آکر	زہرخورانی	موضع بیگووالا، ڈسکہ	ـ	روزنامہ دنیا
7مارچ	ـ	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	پول سے ٹکریں مارکر	ٹبی دیال سنگھ، چھانگا مانگا	ـ	روزنامہ دنیا
8مارچ	انیس	مرد	ـ	ـ	ـ	چالان پردلبرداشتہ	شیشے کی بوتل مارکر	سیالکوٹ بائی پاس، گجراں ولا	ـ	روزنامہ نیوز
9مارچ	وحیدہ انجم	خاتون	ـ	ـ	ـ	پولیس کے رویے سے دلبرداشتہ	گردن پربلیڈ پھیرکر	سی پی او آفس، گجراں والا	ـ	روزنامہ ایکسپریس
10مارچ	غلام محمد جونیجو	مرد	ـ	ـ	ـ	بے روزگاری سے تنگ آکر	زہرخورانی	مدیجی، لاڑکانہ	ـ	روزنامہ کاوش
11مارچ	مبین یوسف	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوجلاکر	اچھرہ مین بازار، لاہور	ـ	روزنامہ خبریں
11مارچ	عائشہ	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوجلاکر	اچھرہ مین بازار، لاہور	ـ	روزنامہ خبریں
11مارچ	اعجاز	مرد	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	گوٹھ بہاول ببر، جوہی، دادو	ـ	روزنامہ کاوش
11مارچ	محرم ببر	مرد	ـ	22برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جوہی، دادو	ـ	روزنامہ کاوش
11مارچ	عاشق ساند	مرد	ـ	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ جانی ساند، سانگھڑ	ـ	روزنامہ کاوش
11مارچ	حمیرابی بی	بچی	ـ	13برس	غیرشادی شدہ	ـ	ـ	راجن پور	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
11مارچ	شہناز بی بی	خاتون	ـ	18برس	غیرشادی شدہ	ـ	ـ	بسم اللہ موڑ، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
11مارچ	شازیہ بی بی	خاتون	ـ	25برس	ـ	ـ	ـ	چک نمبر103، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان
11مارچ	سراج بی بی	خاتون	ـ	18برس	ـ	وجہ	ـ	کوٹ مٹھن، رحیم یارخان	ـ	روزنامہ خبریں ملتان

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
11مارچ	عبدالرزاق	مرد	-	30برس	-	-	-	لیاقت پور، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
12مارچ	اختر تبسم	مرد	-	-	-	پولیس کے رویے سے دلبرداشتہ	بلیڈ مارکر	ملتان	درج	روزنامہ خبریں ملتان
12مارچ	ساجد علی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	تیز دھار آلے سے	چک 23 ڈبلیو بی، وہاڑی	-	روزنامہ نیوز
12مارچ	کاشف	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	چک 71 ڈبلیو بی، وہاڑی	-	روزنامہ نیوز
13مارچ	گل خان	مرد	-	-	-	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چشتیاں	-	روزنامہ خبریں ملتان
13مارچ	صائمہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چشتیاں	-	روزنامہ خبریں ملتان
13مارچ	محمد فیصل	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چشتیاں	-	روزنامہ خبریں ملتان
14مارچ	منیبہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	موضع فتو چک، سمبڑیال	-	روزنامہ دنیا
14مارچ	ن	خاتون	-	26برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ رضا آباد، کاموکے	-	روزنامہ دنیا
14مارچ	روبینہ	خاتون	-	25برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سٹیزن کالونی، حیدرآباد	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	عمران علی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گمبٹ، خیرپور	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	عمران ناریجو	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوٹھ آدم ناریجو، گمبٹ	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	دلبر لاشاری	مرد	-		شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سوبھو دیرو، خیرپور میرس	-	روزنامہ کاوش
14مارچ	محمد بلال	مرد	-	-	-	-	بلیڈ مارکر	اٹک جیل	-	روزنامہ نوائے وقت
15مارچ	آصف	مرد	-	-	-	-	-	سنٹرل جیل پشاور	درج	روزنامہ آج
15مارچ	احمد	مرد	-	-	-	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	موضع کھوکھراں، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
15مارچ	آصف	مرد	-	-	-	-	نبض کاٹ کر	سنٹرل جیل پشاور	درج	پشاور چیپٹر آفس
16مارچ	موہل مائی	خاتون	-	28برس	-	-	-	آبادپور، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	رانی مائی	خاتون	-	25برس	-	-	-	امن گڑھ، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	رابعہ بی بی	خاتون	-	25برس	-	-	-	نورے والی، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	سائرہ بی بی	خاتون	-	28برس	-	-	-	موضع بندور، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	اللہ دتہ	مرد	-	30برس	-	-	-	جمال دین والی، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
16مارچ	محمد حنیف	مرد	-	-	-	-	بلیڈ مارکر	اٹک جیل	-	روزنامہ نوائے وقت
16مارچ	طارق محمود	مرد	-			-	بلیڈ مارکر	اٹک جیل	-	روزنامہ نوائے وقت
17مارچ	شگفتہ بی بی	خاتون	-	15برس	غیر شادی شدہ	-	-	رحیم یارخان	-	روزنامہ ایکسپریس
17مارچ	صائمہ بی بی	خاتون	-	16برس	غیر شادی شدہ	-	-	رحیم یارخان	-	روزنامہ ایکسپریس
17مارچ	ثناء بی بی	خاتون	-	19برس	غیر شادی شدہ	-	-	چک 107 پی، رحیم یارخان	-	روزنامہ ایکسپریس
17مارچ	وجے کماراوڈ	مرد	-	15برس	غیر شادی شدہ	جنسی زیادتی پر دلبرداشتہ	عمارت سے کود کر	نیو دیرو، لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش
17مارچ	محمد طارق	مرد	-	28برس	-	-	-	109/1 ایل، رحیم یارخان	-	روزنامہ ایکسپریس
18مارچ	امین	مرد	-	-	-	-	-	تھانہ صدر، بورے والا	-	روزنامہ ایکسپریس
20مارچ	کوثر بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	موضع قمر دین ہانس، بہاولپور	-	روزنامہ خبریں
20مارچ	نادیہ قیصر	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	چک 112 علی آباد، سانگلہ ہل	-	روزنامہ خبریں
20مارچ	فائزہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	تھانہ صادق آباد، راولپنڈی	-	روزنامہ ایکسپریس
20مارچ	عابد جسکانی	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جوہی، دادو	-	روزنامہ کاوش
21مارچ	عرفان برہمانی	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	خود کو گولی مار کر	دادو	-	روزنامہ کاوش
23مارچ	گرمکھ داس	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	ٹھل، جیکب آباد	-	روزنامہ کاوش
24مارچ	نذیر احمد	مرد	-	35برس	-	-	زہرخورانی	چک 55 پی، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
24مارچ	محمد عامر	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	ٹھل خیرپور، رحیم یارخان	-	روزنامہ دنیا
24مارچ	آسیہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو جلا کر	گکھڑ منڈی	-	روزنامہ دنیا

جہد حق پڑھنے والوں کے خطوط

نرسیں 4 ماہ کے وظیفے سے محروم

حیدرآباد لیاقت میڈیکل ہسپتال کے نرسنگ سکول کی سیکڑوں نرسوں نے وظیفہ نہ دیئے جانے، جبری رات کی ڈیوٹی لگانے، ہسپتال، ہاسٹل اور سکول میں بنیادی سہولتوں کے فقدان اور رشوت طلب کرنے کے خلاف چھ روز سے کلاسوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔منگل کو نرسنگ سکول سے ریلی نکالی گئی جسے انتظامیہ نے سکول کے گیٹ پر تالا لگا کر اندر ہی روک دیا۔تاہم میڈیا اور ایچ آر سی پی کے پہنچنے پر نرسوں نے مرکزی دروازے کا تالا توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کی جس دوران مظاہرین اور عملے میں جھڑپ ہوگئی۔مگروہ تالا توڑ کر باہر نکل آئیں اور لسں روڈ پر احتجاج شروع کردیا۔ارم، یثرب، ریحانہ، ثمینہ سمیت دیگر نے بتایا کہ چار ماہ سے ان کا وظیفہ بند ہے اس کے باوجود ان سے ہر ماہ رشوت طلب کی جارہی ہے جبکہ اسکول، ہسپتال اور ہاسٹل میں بنیادی سہولتوں کا بھی فقدان ہے۔ یہاں تک کہ پینے کا پانی باہر سے خریدنا پڑتا ہے۔کھانا بھی غیر معیاری دیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایسا کہیں بھی نہیں ہوتا لیکن لمس میں ہم سے سال کے 365 دن رات کی ڈیوٹیاں جبری طور پر کرائی جاتی ہیں۔نرسنگ قانون کے مطابق سال میں دو ماہ رات کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ڈیوٹی کے انکار پر دھمکیاں دینے کے ساتھ ہمارے خلاف شوکاز نوٹس نکالا جاتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ احتجاج چھ روز سے جاری ہے مگر کوئی سننے والا نہیں۔انہوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے وظیفہ دیا جائے۔

(لالہ عبدالحلیم)

بنیادی سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ

شہداد کوٹ 2 اپریل کو شہریوں کی طرف سے تحصیل قمبر علی خان پور سے شہداد کوٹ ضلع کی تحصیلوں میرو خان، وارہ، قبو سعید خان، سجاول جونیجو اور نصیر آباد میں انسانوں کو بنیادی انسانی حقوق نہ ملنے، گیس کا پریشر کم کرنے، گیس اور بجلی کی لوڈشیڈنگ، صحت اور صفائی کی سہولیات نہ ہونے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔مظاہرین کے ہاتھوں میں پلے کارڈز اور بینرز تھے جن پر، 'ہم انسانوں کو اپنے بنیادی حقوق دیئے جائیں، پانی دو، صحت دو، تعلیم دو' جیسے نعرے درج تھے۔اس موقع پر سول سوسائٹی کی تنظیموں اور شہریوں، سماجی سدھارک افتخار حسین منگی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں لوگ بنیادی حقوق سے محروم ہیں، انہیں ریاست کی طرف سے بنیادی حقوق ملنے چاہئیں جن پر ان کا حق ہے۔اس موقع پر سماج سدھارک، وقار حیدر منگی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کو کھیل، تعلیم، صحت، روزگار کا حق دیا جائے۔

(ندیم جاوید)

مردم شماری میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے

چمن افغان قومی موومنٹ کے زیر اہتمام ایک تقریب سے سربراہ احمد خان اچکزئی اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مردم شماری میں تاخیر حرب ملک وصوبے اور مختلف قوموں کے استحصال اور محرومی کا سبب بن رہے ہیں۔اس لیے مردم شماری صرف آئینی تقاضا نہیں بلکہ پشتون قوم کی ضرورت ہے۔گزشتہ 1998 کی مردم شماری کے بائیکاٹ کی وجہ سے پشتون بیلٹ خاص کر جنوبی پشتونخوا مردم شماری سے محروم ہے۔جس کی وجہ سے نہ صرف پشتونوں کی افرادی قوت کے اعداد وشمار کا تخمینہ گزشتہ 27 برس پہلے کے اعداد وشمار کے مطابق لگایا جارہا ہے۔بلکہ ان کے دیگر وسائل بھی پرانے اعداد وشمار کے مطابق دوسری قوموں کے ہاتھوں استعمال ہورہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ بعض عناصر مردم شماری کو سیاسی مصلحت کا شکار بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں جو پشتونوں اور بلوچ اقوام کی تباہی کا سبب بنے گی۔ 1998ء کی مردم شماری سے پشتون قوم کا نہ صرف استحصال ہوا ہے بلکہ پسماندگی اور تباہی ان کا مقدر بن گئی ہے۔مردم شماری ملک کے تمام قوموں کی افرادی قوت سماجی اور معاشی اور دیگر اعداد وشمار کے لیے ناگزیر ہے۔انہوں نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے پرزور اپیل کی کہ مردم شماری کرانے میں تاخیر سے کام نہ لیا جائے۔اور جلد از جلد مردم شماری کا عمل مکمل کیا جائے۔

(نامہ نگار)

جبری غائب شدہ نوجوان کی بازیابی کا مطالبہ

شہداد کوٹ قوم پرست رہنما سہیل رضا بھٹی کی بازیابی کے لیے شہری تنظیموں کی طرف سے 22 اپریل کو ان کی بازیابی کے لیے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔مظاہرین کے ہاتھوں میں پلے کارڈ اور بینرز تھے جن پر' قوم پرست رہنما سہیل رضا بھٹی کو رہا کرو' جیسے نعرے درج تھے۔اس موقع پر مغوی سہیل بھٹی کے والد علی نواز بھٹی، ایوب شیخ، اصغر علی مگسی، وسیع علی بھٹی نے میڈیا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے کہا کہ آج 250 دن ہوگئے ہیں کہ ریاستی اداروں کی طرف سے بغیر کسی مقدمے کے اغواء کرکے غائب کئے جانے والے سہیل رضا بھٹی کی کوئی معلومات نہیں، انہوں نے کہا کہ دیگر قوم پرست رہنماؤں کی طرح وہ سہیل رضا کو بھی قتل کردیں گے۔انہوں نے سہیل رضا بھٹی کی رہائی تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

(ندیم جاوید)

قبائلیوں کی بازیابی کا مطالبہ

پارا چنار اپر کرم ایجنسی سے تعلق رکھنے والے چار افراد صابر، نصیر، سید جلال اور ساجد ایجنسی میں یوریا کھاد نہ ہونے کے باعث صوبہ پکتیا کے شہر نوسٹی جارہے تھے کہ مرکزی شاہراہ سے چاروں کو اغواء کرلیا گیا جو تیسرے دن تک بھی بازیاب نہیں کرائے جاسکے۔اغواء کاروں نے چار کروڑ روپے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔افغانستان کی حکومت سے پاکستانی حکومت اور طوری بنگش قبائل نے مغویان کی بازیابی کی اپیل کی ہے۔یاد رہے کہ اگر ان چاروں قبائلیوں کو نقصان پہنچا تو کرم ایجنسی کے پاک افغان تجارت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

(عظمت علی)

دیپک راج کی رہائی کے لیے سول سوسائٹی کا مظاہرہ

حیدرآباد سندھ سول سوسائٹی فورم کے تحت دیپک راج کی رہائی کے لیے اولڈ کیمپس سے پریس کلب تک احتجاجی ریلی نکالی گئی اور شرکاء نے علامتی بھوک ہڑتال کی جس میں پنہل ساریو، معشوق قمبرانی، آسی اختر بھٹو و دیگر شامل تھے۔مظاہرین نے کہا کہ ایک سال قبل 10 اپریل کو حیدرآباد پولیس نے جعلی مقابلے میں شریف پنہور کے نام پر دیپک راج کو گولیاں مار کر زخمی کردیا تھا جس کے باعث اس کی ٹانگیں متاثر ہوئیں اور وہ تاحال قید ہے۔انہوں نے حکومت سندھ، عدلیہ اور آئی جی سندھ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں اور دیپک کو انصاف فراہم کریں۔

(نامہ نگار)

Invoking anti-terror measures to deter peasants is a bad idea

That the labour movement in Pakistan has had to put up with some rather difficult times would be an understatement. Their struggle for rights, resistance of draconian laws and action in regimes both military and democratically elected has been a beacon.

Pakistani youths might not have any direct recollection of what the trade unions had to face in decades past, but some events in the last few weeks might give them at least some idea of what went down. The events in April concern the Anjuman Muzareen Punjab (AMP), which has been striving for ownership rights for farmers who have been tilling for generations agriculture land in Okara. The land had been leased to the military after the country's creation but that lease had ended more than 20 years ago. The peasants have faced threats, criminal cases, including many under the Anti-terrorism Act and injuries and deaths, all aimed at pressurising them to leave the land but they have remained steadfast in their demand.

The AMP planned a peasants' convention in a village in Okara, on International Peasants' Day on April 17, in a bid to jointly raise their issues. The administration responded to the announcement for the convention by banning assembly of five or more people.

The AMP secretary general was arrested and detained in Okara central jail for 30 days, a day before the peasant convention. The administration said that the convention was being held in violation of Section 144, imposed across revenue limits of the district.

HRCP expressed serious concern over the administration denying the peasants their right to peaceful protest and holding a convention and called it a ploy aimed at clamping down on dissent and to prevent the peasants from joining hands to raise their issues. The commission also noted the beating and arrest of demonstrators protesting against the barring of the convention and arrest of the AMP office-bearers.

The Commission said: "Employing strong-arm tactics and using the National Action Plan (NAP) against terrorism to crack down on the peasants pressing for land rights and a fairer distribution of agricultural resources appears to be aimed at pushing the peasants against the wall for demanding their rights.

HRCP has strongly advised the government against employing harsh and authoritarian actions, and throwing the book at the peasants. It has called upon the authorities to engage the peasants in constructive talks to find a solution to the prolonged wrangling between the AMP peasants and the military, which claims entitlement to the land AMP peasants have been tilling for generations. In any case, HRCP strongly urges the authorities not to deal with the peasants under the anti-terrorism framework. The authorities must also respect the right to peaceful protest and the freedom of assembly not only of the people associated with the AMP, but indeed all citizens. Curbs on either of these entitlements must be in line with the international standards, for the shortest duration possible and must be a rare exception, not the norm.

> The scandal in Malir district has highlighted the importance of regularising the goths in Karachi, which house tens of thousands of people, and underscored the value of the work done by the Orangi Pilot Project, particularly its former head Parveen Rahman, from 2006 until her murder in 2013, to document and strive for regularization of the goths.

at hushing things up. HRCP emphasises that the forum investigating the scandal should be easily accessible to the affected population and must make a genuine effort to understand and document their experience and plight."

For obvious reasons, a particular matter of urgent inquiry was the reported collusion of the police and political parties with the real estate developer to cheat the goth residents out of the land they had lived on for over a century in some instances.

The scandal in Malir district has highlighted the importance of regularising the goths, which house tens of thousands of people, and where lack of a formal title and lack of recognition of customary land right seem to have emboldened the real estate developers preying on poor goth dwellers. It also underscores the value of the work done by the Orangi Pilot Project, and particularly its former head Parveen Rahman, from 2006 until her murder in 2013, to document and strive for regularization of the goths.

HRCP has not in any way suggested that unethical and illegal practices in land acquisition were confined to any one real estate developer, in Karachi or elsewhere in the country. That was why it has emphasized that safeguards and state regulation are all the more important to check the land mafia and real estate developers from making money by targeting the poor.

In its statement, HRCP maintained: "The state's inability, and to a great extent, its lack of interest in addressing the housing needs for the poor is already well established. It would be a tragedy if it turns out that it is outsourcing its muscle to grab land to be developed for housing the affluent at the cost of local residents' ruin and displacement.

Residents' lodgings in a Malir goth.

The sordid affair should train the spotlight on the state's supposed role as a regulator that should watch out for citizens' interest. The available complaint and redress mechanism must also be looked at to understand why illegal practices that were not entirely a secret until a newspaper 'broke' the story went on unchecked.

Housing development practices: citizens pay for state's slumber

Even by official count, the population of Pakistan needs several millions more residential units than are currently available to meet the housing needs. The shortfall increases by roughly 300,000 houses annually.

The bulk of development of residential facilities has been taken over by the private sector, which caters predominantly to the rich or middle-income segments. The poor are largely left to fend for themselves, living either in villages or urban slums that lack the facilities associated with cities.

The real estate development by private actors is largely devoid of any real oversight or effective regulation from official quarters.

In April, a media report by the Dawn newspaper, titled 'Bahria Town Karachi: Greed unlimited', drew attention to the land acquisition practices in Karachi, by the largest real estate developers in the country. The Human Rights Commission of Pakistan (HRCP) expressed particular concern over the reported use of the state's coercive powers to deprive rightful owners of their land.

Stating that the report seemed to corroborate previous accounts that HRCP had heard of forcible takeover of land, arm-twisting and downright blackmail in a bid to acquire land from the poor residents in dozens of goths of Malir district of Karachi by the country's largest real estate developer, HRCP demanded an urgent and thorough investigation.

The media report described grabbing of communal and other land in the goths, displacement of residents, as well as practices that could only be described as kidnapping for ransom, and the use of the administration's coercive authority and police raids to evict poor goth residents, to persuade them to abandon their land or to sign it away for a pittance, and forcible takeover of collectively owned spaces.

Unethical and illegal practices in land acquisition are not confined to any one real estate developer. That is why HRCP emphasizes that safeguards and state regulation are all the more important to check the land mafia and real estate developers from making money by targeting the poor.

In a statement issued to the media, HRCP said: “These are very serious charges, which HRCP hopes and expects would be thoroughly investigated immediately, not least because of the alleged role of the police and of individuals linked to the political party in power in Sindh. It is important to stress that the probe must be more than a fig leaf aimed

- In October, three members of an Ahmadi family were shot at in a suspected faith-based targeted attack in Karachi. A man was returning home with his two nephews, aged 17 and 20, after offering evening prayers when they were attacked by two unidentified motorcyclists outside their house. The three men were hospitalised in a critical condition. The police reported it as an incident of robbery. Later, an extremist group claimed responsibility.

- In November, two unidentified pillion riders opened fire on an Ahmadi in Karachi in a suspected faith-based targeted attack, wounding him. The victim managed to reach his home and was subsequently taken to a hospital. He made a full recovery after treatment.

- In December, an Ahmadi doctor who worked at Mayo Hospital Lahore was attacked with acid in a suspected faith-based incident when he was walking towards his car in the hospital parking lot. The doctor received severe burn injuries, particularly to his face.

Even though this is a brief glance at violence against and intimidation of just one religious minority community over the course of the last one year, it encapsulate the faith-based challenges of the citizen from religious minority communities. These cases alone should suffice to aid an understanding of the issues faced by the Ahmadi community. In an incident that occurred in March 2016, the Punjab Housing and Town Planning Agency (PHTPA) auctioned residential and commercial plots across low-income housing schemes in Chenab Nigar, district Chiniot. The advert of the auction clearly barred members of the Ahmadi community from participating in the scheme. The advertisement also required all participants to file an affidavit certifying their unqualified belief in the finality of Prophethood and another certified affidavit stating that they had no relation to Ahmadis. It also stipulated that the participants must submit an undertaking that they will not sell the property or transfer its ownership to anyone belonging to the Ahmadi community and the plot of anyone violating the undertaking would be cancelled. A spokesperson for the Ahmadi community said that the land on which plots for the scheme were located was originally owned by the Ahmadis, which had been taken from them under pressure from some clerics in 1976. Since then, a court case over the ownership of the land had been pending and the Lahore High Court (LHC) had issued a stay order. LHC dismissed the petition last year after which the community took the matter to the Supreme Court, where the appeal was pending a hearing.

As is the case with citizens belonging to any faith, Ahmadis too have the right to participate in the auction of any property under the Constitution but time and again they have been subjected to faith-based discrimination. On the one hand, the authorities say that they are encouraging tolerance and harmonious co-existence under the National Action Plan to counter terrorism and extremism, and on the other, discrimination against religious minority communities is apparent from the list of cases outlined above. Media reports state that incidents like the Jhelum factory arson force members of the Ahmadi community to leave Pakistan for safer ground. The state, duty-bound to protect the fundamental rights of all citizens, has adopted a policy of selective action and seems to lack the will and a comprehensive strategy to fight faith-based violence against the religious minorities. There is a general realization that religious intolerance has spawned many of the problems that Pakistan is grappling with today but what is needed is a strong resolve to eliminate the scourge of intolerance and faith-based violence in all its forms, without exception.

The data presented in the table is not disaggregated by religious minorities. Some of the attacks on the Ahmadi community, based on monitoring and documentation from the communities themselves, representative of the trends in the country during the course of the last year demonstrate that no region has been immune to faith-based violence. Some of these incidents deserve focus to be put under the spotlight, particularly those that did not receive due media attention.

- In January, a young man apparently tried to torch an Ahmadi place of worship in Attock. The offender set ablaze a shop next to the place of worship and an adjacent clinic, which was owned by an Ahmadi doctor. A watchman alerted the authorities and the firefighters extinguished the fire. Two days later, another attempt was made to set the Ahmadi place of worship on fire but this time the perpetrator was caught by the watchman and handed over to the police.

- In January 2015, the tombstones in an Ahmadi graveyard were damaged when some students from a madrassa in Rabwa pelted stones at the graves.

- In February last, unidentified individuals hung banners in numerous places in Lalian town, in district Chiniot, stating that the principal of a public school was an Ahmadi and that she must be sacked. An officer of Special Branch of the police inquired into the matter and apparently concluded after meeting the community members that they did not have any issue with the principal, except that she was an Ahmadi and that she must be removed from the office.

- In July, two unidentified armed men tried to attack an Ahmadi place of worship in Taunsa Sharif, in district Dera Ghazi Khan early in the morning. After disarming the policeman on duty, the assailants shot him twice, but were unable to harm the Ahmadis inside the place of worship. The policeman was hospitalised and recovered. There were no arrests.

- In August, an Ahmadi man's murder in a suspected faith-based targeted attack was reported from Dera Ghazi Khan. Ikramullah died after four unidentified armed men shot him multiple times at his pharmacy in Taunsa Sharif city on August 19. The perpetrators were riding two motorbikes and escaped after shooting the victim. The police registered a case against unidentified assailants. In Taunsa Sharif, the Ahmadi community enjoyed a somewhat better economic status compared to the other communities and Ahmadis also had a prominent place in the pharmacy business. They were also known to financially support some people, which had been interpreted by some in the locality as a way of preaching their faith. Around three months earlier, an Ahmadi place of worship had been attacked in Taunsa Sharif and a guard stationed outside killed. The targeted killing of Ikramullah was seen as a continuation of anti-Ahmadi sentiment in the area.

- In September, a lawyer submitted an application to police in district Kasur, requesting the authorities to demolish the minarets of an Ahmadi place of worship and remove the Quranic verses displayed outside the shops and homes of Ahmadis in the area. Five uniformed policemen, along with others in plain clothes, removed Quranic verses from shops and demolished the minarets of the place of worship.

Matters of faith and the state's obligation to protect citizens

The sufferings of the religious minorities in Pakistan, particularly the Ahmadis, have not been confined only to faith-based violence and discrimination, harassment in educational institutions and the workplace, or destruction of property, but entire generations have been forced to stay imprisoned within their mental recesses. Much has been said about the negative or passive role of the media towards the religious minorities, including accusations of airing hate speech against them that can, and have, provoked murder of citizens on account of their faith. Despite apparent shift in the policy through the National Action Plan 2014, the rights of the religious minorities are infringed upon as evidenced by incidents of intimidation and faith-based violence that remained rampant throughout 2015.

The year 2015 witnessed a number of horrific cases of faith-based violence against the Ahmadi community, some of which were covered in the national media while others slipped under the radar. One of the most prominent cases occurred in November, in Jhelum district of Punjab, when an enraged mob burnt a chip-making factory owned by an Ahmadi after someone apparently went to a cleric and claimed that pages of the Holy Quran had been thrown in the factory furnace. This was followed by provocative announcements on mosque loudspeakers that led to the formation of a violent mob, which plundered the factory before setting it on fire. The following day, a mob broke through a police cordon established to protect an Ahmadi place of worship in Jhelum and torched it.

In another incident, in December, a number of shopkeepers at Hafeez Centre Lahore had displayed posters and stickers at the entrance of their shops that contained hateful remarks against the Ahmadi community. Senior police officers took notice of the posters and ordered the suspects' arrest. A police team raided the shops and removed the posters. A case was lodged under Section 16 of the Maintenance of Public Order (MPO) Ordinance and Section 295-A (deliberate and malicious acts intended to outrage feelings of any class by insulting its religious beliefs) of the Pakistan Penal Code (PPC). A shopkeeper was arrested. Subsequently, scores of shopkeepers gathered outside Hafeez Centre and chanted slogans against the arrest of the shopkeeper. Following his release, the shopkeeper was garlanded and welcomed by the traders.

The incidents serve to demonstrate the government's selective action. While the Jhelum incident saw a failure of police to the extent that military had to be deployed to quell the disturbance, the Hafeez Centre incident came about as a pleasant surprise largely because it was a departure from the usual inaction of the authorities, particularly regarding hate speech against the Ahmadis.

Some of the incidents of faith-based violence, based on HRCP's focused monitoring in around 60 districts across six regions of Pakistan, are briefly detailed in the table below.

Attacks on religious minorities in selected districts across six regions-2015

Region	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Total
Balochistan	0	2	0	1	3	0	3	1	0	1	0	0	11
Sindh	2	1	2	0	2	0	3	0	3	4	1	1	19
Khyber Pakhtunkhwa	1	1	0	0	1	0	1	0	0	0	0	1	5
South Punjab	0	0	0	0	0	0	0	1	0	0	0	0	1
FATA	1	0	0	0	0	0	1	0	0	0	0	1	3
Gilgit Baltistan	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
Total	4	4	2	1	6	0	8	2	3	5	1	3	39

During the Tehrik-e-Taliban's domination of the country's northern parts over the last decade, they had established what they called 'Sharia courts' and were even appeased by the Government of Pakistan through the Nizam-e-Adl Regulation [2009]. For years, people continued to flock to Miranshah, North Waziristan in FATA to seek justice and settle disputes from an infamous Taliban 'judge'. The fact that many happily made the arduous journey to and back from the illegal 'court', not daring to ignore the summons, is a reflection of the prevalent belief of militant-backed justice being superior to its state-back counterpart. It could also be interpreted as a lack of confidence in the state's ability to protect citizens from reprisal if the militants' 'summons' were ignored. The 'mufti' was also not confined by trivial issues such as jurisdiction in the traditional sense and decided on cases in Karachi as well. However, after developments on different fronts, the armed forces took charge in these troubled parts and such unsanctioned courts were uprooted after a series of military operations were conducted in the region.

Policy-makers need to realize that the writ of the state and indeed power of the non-state actors is not based in the traditional definitions of territory or jurisdiction; it is entrenched in the minds of the people.

In a recent case of a so-called Sharia court set up by a controversial religious cum social welfare organization in Lahore, capital of the country's most powerful and populous province, thousands of cases had been decided. All this while senior law enforcement officials claimed to have “no knowledge” in this regard. It was only after a property developer, who had received 'summons' and threatening phone calls from the aforementioned organization, moved the Lahore High Court that the authorities were asked to look into the matter and notices were issued. The organization, which is not proscribed in Pakistan, but considered as a 'foreign terrorist' internationally, has asserted that it is “…not a parallel court” but rather, an “arbitrary council”, and that it has complete faith in the country's judicial system.

It is only by overhauling the legal system, promoting tolerance and eliminating feudalism that the issue may be tackled in an effective manner.

While the much-touted National Action Plan (NAP) on countering terrorism and extremism does not expressly refer to 'parallel justice systems', the same document refers to the protection of minorities, elimination of religious extremism and the disbanding of armed militias. If it did not lack the political will, the government could interpret these policies in the manner required to deal with the situation, or could fashion a new policy altogether. Policy-makers should understand that the writ of such non-state actors is not based in the traditional definitions of territory and/or jurisdiction; it is entrenched in the minds of the people. It is only by overhauling the legal system, promoting tolerance and by eliminating the last vestiges of feudalism that this issue may be tackled in an effective manner.

The harsh and arbitrary Taliban practices in the name of administration of justice in Malakand and in parts of the Federally Administered Tribal Areas (FATA) are etched in the memory of the nation.

A justice system that is perceived to be inefficient, tardy, inaccessible, expensive, or politicized, or where even one of these attributes is seen to have taken root, is likely to attract stopgap measures from both the state and society.

Alternative methods for settling disputes continue to remain popular even in less troubled areas, with people often favoring jirgas and panchayats over the conventional court system due to the latter's high cost, prolonged delays and a general perception that it is ineffective, inefficient and/or unfair. The frustration with the formal justice machinery has only multiplied with the ever rising backlog of cases and a lack of meaningful reforms within the lower and superior judiciary in all parts of the country.

It is largely acknowledged that all unofficial delivery of justice tramples upon the established tenets of due process and the rule of law and hence, violates the citizens' fundamental rights that the state has promised to uphold, promote and protect not only through acknowledgment in the 1973 Constitution but also by virtue of the key international human rights instruments that Pakistan has ratified. Already disempowered segments of society, including women, children and religious and ethnic minorities are more vulnerable when they are exposed to informal, irregular or parallel 'justice' systems. That has been particularly the case in instances where militant extremist groups have sought to further their goals by imposing what, according to their own interpretations or arguments, was a justice system ordained by religion and which they professed was to be an anti-thesis of the regular judicial system. This was made possible, in no small part, by the inept and slow official justice system that was largely perceived to be corrupt and inadequate to the needs of the people.

The 'shadow-justice system' unveiled by the militant extremist outfits reveals how these groups have evolved from a somewhat distant and contained nuisance attempting to challenge the writ of the state to out-governing it; few places illustrate how the “no-go areas” undermine the Government of Pakistan's writ better than the physical or jurisdictional enclaves created by non-state actors under the veneer of religion.

It is largely acknowledged that unofficial delivery of justice tramples upon the established tenets of due process and the rule of law and violates fundamental rights that the state has promised to uphold not only through acknowledgment in the 1973 Constitution but also through ratification of international human rights treaties.

'Parallel justice': implications for rule of law

Even though informal methods of adjudicating disputes and dispensing arbitrary justice have long existed on the fringes in Pakistan, our notoriously slow legal system seems to now have ceded enough space to radical non-state actors to allow inroads into matters over which the government had traditionally enjoyed a monopoly. While it had once acknowledged and endorsed, more than half a centure ago, the setting up of alternative quasi-judical or justice dispensation forums such as jirgas and panchayats, the government adopted the System of Sardari (Abolition) Act, 1976, describing the same as "…the worst remnant of the oppressive feudal and tribal system which, being derogatory to human dignity and freedom, is repugnant to the spirit of democracy …". India chose to formalize the panchayat, installing it as the local government of its rural areas in 1992. The way in which feudalism is weaved into the social and ethnic fabric of South Asian society, and the tremendous resistance to change, cannot be ignored while examining parallel justice systems in the region.

It is only natural that a litany of interest groups seek to fill power vacuums as quickly as possible and it can be argued that Pakistan's legal system is no exception. A justice dispensation system that is perceived to be inefficient, tardy, inaccessible, expensive, or politicized, or where even one of these attributes is seen to have taken root, is likely to attract stopgap measures from both the state and society – the former in the shape of military courts and the latter in the form of parallel justice mechanisms.

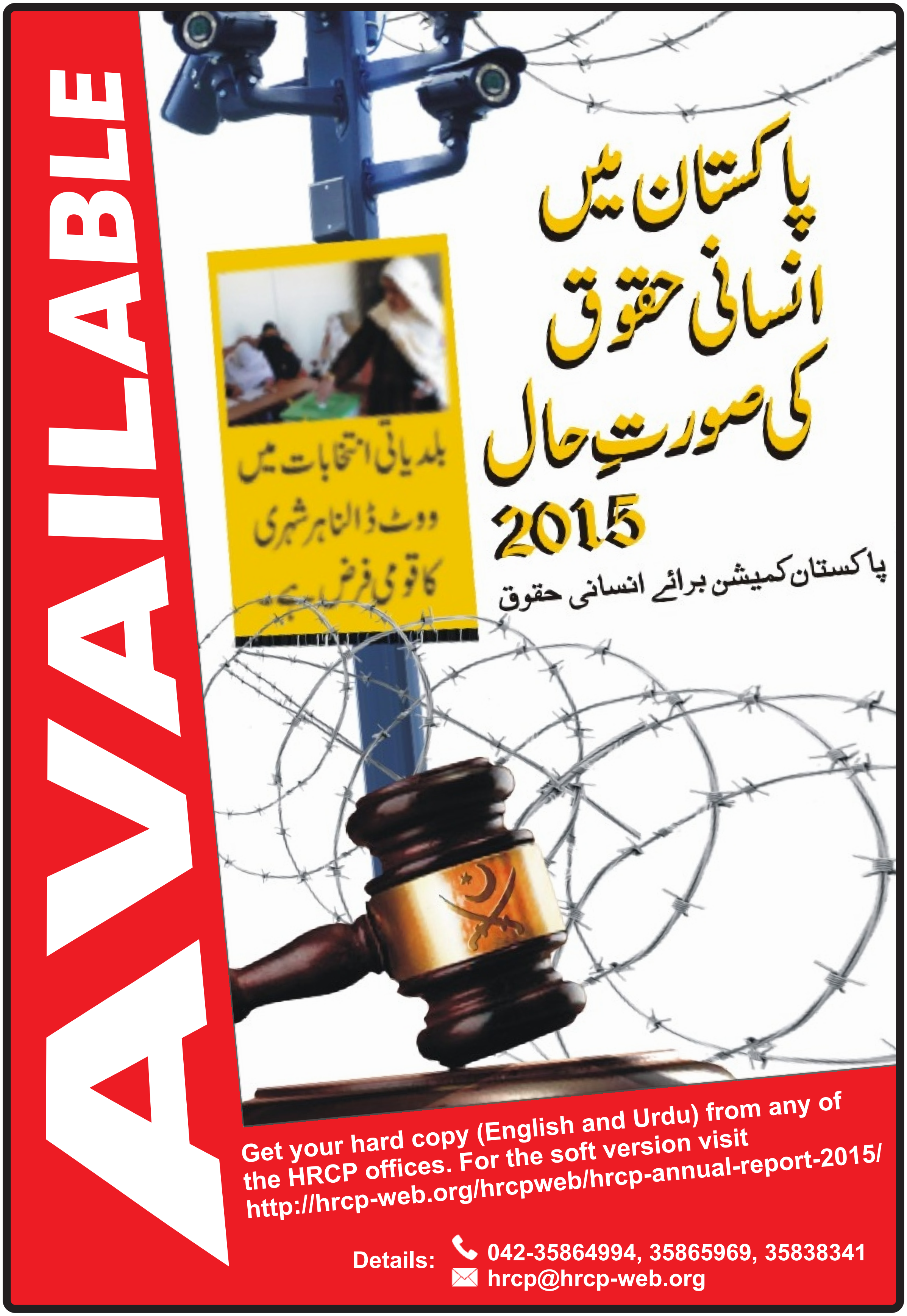
AVAILABLE
بلدیاتی انتخابات میں
ووٹ ڈالنا ہر شہری
کا قومی فرض
پاکستان میں
انسانی حقوق
کی صورتِ حال
2015
پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
Get your hard copy (English and Urdu) from any of the HRCP offices. For the soft version visit http://hrcp-web.org/hrcpweb/hrcp-annual-report-2015/
Details: 042-35864994, 35865969, 35838341
hrcp@hrcp-web.org

Workplace stress is a health and safety issue

In a fast urbanizing world where the cost of making ends meet is on an upward spiral, many workers face greater pressure to meet the demands of modern working life. According to the International Labour Organisation (ILO), psychosocial risks such as increased competition, higher expectations on performance and longer working hours are contributing to the workplace becoming an ever more stressful environment.

ILO notes that "with the pace of work dictated by instant communications and high levels of global competition, the lines separating work from life are becoming more and more difficult to identify."

The state of the national economy, weakening of the labour movement, impediments to the formation and functioning of trade unions, dilution of the notion of collective bargaining, challenges brought forth by the state siding appeasing businesses and industry while abandoning worker welfare, reduced work opportunities, increasing precarious work, the fear of losing jobs, and decreased financial stability all have with serious consequences for workers' mental health and well-being.

'Workplace stress: a collective challenge' was the theme of the campaign for the World Day for Safety and Health at Work (April 28) this year. The theme aimed to draw attention to current global trends on work-related stress and its impact.

Unfortunately, Pakistan has a far from envious record when it comes the safety and health of its workforce. Some of the most dangerous sectors include road transport, construction, agriculture, ship-breaking, mining, and work on electricity and water and sewerage-related infrastructure.

In recent years, researchers, practitioners and policymakers worldwide have paid growing attention to the impact of psychosocial risks and work-related stress. According to ILO, "Work-related stress is now generally acknowledged as [a] global issue affecting all countries, all professions and all workers both in developed and developing countries. In this complex context, the workplace is at the same time an important source of psychosocial risks and the ideal venue to address them in order to protect the health and well-being of workers."

It is high time, we in Pakistan pay attention to finding ways to alleviate work-related stress, through making changes in the legislation and practice, wherever necessary.

Decisive steps towards that might not materialize without the active engagement and monitoring of civil society, particularly the trade unions, in promoting occupational safety and health.

Backtitle courtesy: International Labour Organisation

Human Rights Commission of Pakistan
جہدحق Monthly JEHD-E-HAQ

Monthly JEHD-E-HAQ - May 2016 - Registered No. CPL-13
جلد نمبر 23...... شمارہ نمبر 5 ......مئی2016..... قیمت 5روپے

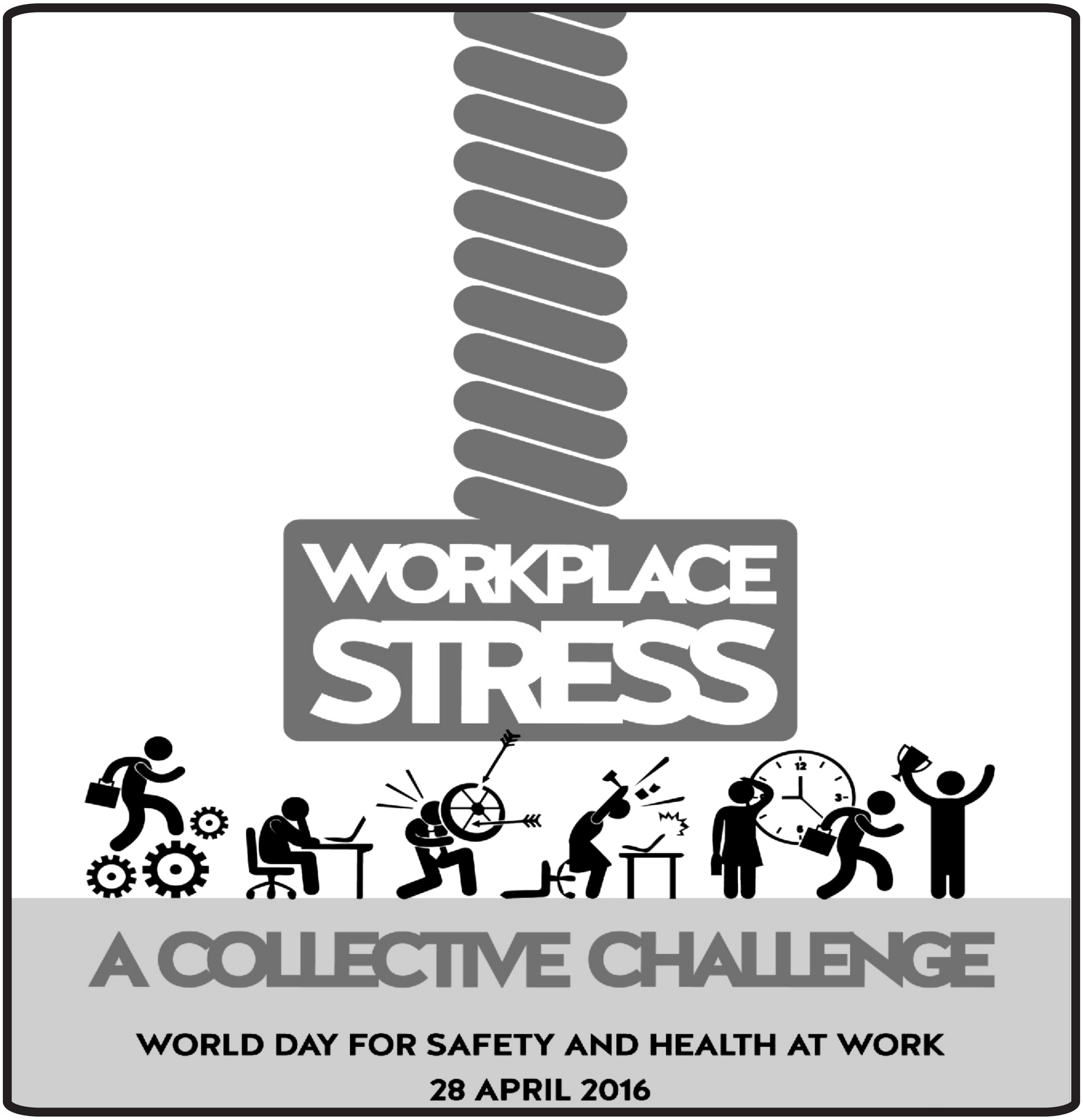

پبلشر: ندیم فاضل: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
”ایوان جمہور“ 107۔ ٹیپو بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور
فون : 35838341-35864994 فیکس : 35883582
ای میل hrcp@hrcp-web.org ویب سائٹ : www.hrcp-web.org
پرنٹر : مکتبہ جدیدپریس، 14ایمپرس، لاہور Registered No. LRL-15